شِفَاءُ العَلِیل

اردو ترجمہ

اَلقَولُ الجَمِیل

تالیف

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ARABIC SECTION
PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

اقبال اکیڈمی

ظفر منزل تاج پورہ لاہور

...ت عہ روپیہ

محصول ڈاک ۳ ر

Marfat.com

UNIVERSITY LIBRARY
19609
SECTION
DATA ... ED

۱۹۴۶

اتحاد پریس ٹمپل روڈ۔ لاہور میں باہتمام
سید محمد شاہ صاحب ایم اے طبع ہوئی اور دفتر اقبال اکیڈمی
ظفر منزل تاج پورہ لاہور سے شائع ہوئی۔

Marfat.com

فہرست مضامین

حالات مولانا ارشاد دہلی [illegible] از
مولانا عبیداللہ سندھی [illegible]
[illegible] ۱۶

فصل اوّل

[illegible] لال بیعت ۲۲

دوسری فصل

[illegible] [illegible]
[illegible] ۲۸
[illegible] ۲۹
[illegible] ۳۰
[illegible] ۳
[illegible] ۳۳
[illegible] ۳۳
[illegible] ۳۳
[illegible] ۳۴

بیعت صوفیہ کی اقسام ۳۵
تجدید بیعت ۳۰

تیسری فصل

[illegible] ۴۲
[illegible] ۴۲
[illegible] ۴۵
[illegible] ۴۸
[illegible]

چوتھی فصل

[illegible] ۵۱
[illegible] ۵۲
[illegible] ۵۱
[illegible] ۵۵
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

اقسامِ مراقبہ قرآنیہ	۵۸
مراقبہ فنا	۵۹
انتشارِ ارواح	۶۲
حصولِ امورِ مشکلہ	۶۳
انشراحِ خاطر و ردِّ بلیات	۶۴
شفائے مریض	۶۴
پانچویں فصل	
خاندانِ چشتیہ کے اذکار	۶۵
ذکر جلی	۶۷
پاسِ انفاس	۶۸
مراقبہ چشتیہ	۷۰
شرائط چلہ کشی	۷۰
کشفِ قبور	۷۲
صلوٰۃ معکوس	۷۳
صلوٰۃ کن فیکون	۷۳
چھٹی فصل	
خاندانِ نقشبندیہ کے اذکار	۷۵
طریقہ نفی و اثبات	۷۵
ذکر اثبات مجرد	۷۷
مراقبہ	۷۸
پیر سے اعتقادِ کامل	۷۹
اصطلاحاتِ نقشبندیہ	۸۳
ہوش در دم	۸۴
نظر بر قدم	۸۵
سفر در وطن	۸۶
خلوت در انجمن	۸۷
یاد کرد	۸۸
بازگشت	۸۹
نگاہ داشت	۹۰
یادداشت	۹۱
وقوفِ زمانی	۹۱
وقوفِ عددی	۹۲
وقوفِ قلبی	۹۲
تصرفاتِ نقشبندیہ	۹۳

Marfat.com

توجہ دینے کا طریقہ	۹۲	[illegible]	۱۰۱
حقیقت ہمت	۹۴	برائے [illegible]	[illegible]
طلب مرض	۹۵	برائے رفع [illegible]	[illegible]
طریقہ [illegible]	۹۶	برائے [illegible]	[illegible]
طریقہ تصرف قلوب	۹۶	برائے حفظ اطفال	[illegible]
نسبت اولیاء اللہ سے مطلع ہونا	۹۷	برائے حفظ [illegible]	[illegible]
طریقہ [illegible] خواطر	۹۷	[illegible]	۱۱[illegible]
طریقہ کشف وقائع آئندہ	۹۸	[illegible]	۱۱[illegible]
طریقہ رد بلا	۹۹	[illegible]	[illegible]
اشغال طریقہ مجددیہ	۹۹	[illegible]	[illegible]
ساتویں فصل		[illegible]	[illegible]
حقیقت نسبت	۱۰۳	[illegible]	[illegible]
[illegible] صالحہ	۱۰۶	[illegible]	[illegible]
آٹھویں فصل		[illegible]	[illegible]
معاملہ [illegible] و باطنی	۱۱۱	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۱[illegible]	برائے [illegible]	[illegible]
برائے [illegible]		[illegible]	[illegible]

برائے فرزندان ذکور	۱۲۷
برائے مرض مسان	۱۲۸
برائے نظر ڈائن و ساحرہ	۱۲۹
برائے نظرِ بد	۱۳۰
برائے مسحور و مریض مایوس العلاج	۱۳۱
برائے دستیابیٔ گم شدہ	۱۳۲
برائے شناختن دزد	۱۳۳
برائے بردہ گریختہ	۱۳۴
برائے قضائے حاجت	۱۳۵
استخارہ کا طریقہ	۱۳۶
بخار سے شفایابی کے لئے	۱۳۷
برائے خنازیر	۱۳۸
برائے سرخبادہ	۱۳۹
برائے ضعفِ بصر	۱۴۰

نویں فصل

عالم ربانی کے آداب و خصائص	۱۴۱

دسویں فصل

آداب تذکیر و موعظت	۱۵۷
واعظ کی صفات	۱۵۸
وعظ گوئی کا طریقہ	۱۵۹
وعظ کا مقصد و غایت	۱۶۲
وعظ کے ارکان	۱۶۳
سامعین کے آداب	۱۶۴
واعظین کے نقائص	۱۶۵

گیارھویں فصل

مصنف کے سلاسل طریقت	۱۶۸
سلسلہ قادریہ کی سند	۱۷۲
علوم ظاہری کی تحصیل	۱۷۵

Marfat.com

تعارف

مولانا شاہ ولی اللہ الدہلوی مصنف کتاب ہذا

سلسلہ نسب :-

حسب [illegible] سلسلہ نسب [illegible]

[illegible] ہے۔

ولی اللہ بن مولانا شاہ عبدالرحیم بن [illegible]

محمود بن قاضی قوام الدین بن قاضی [illegible]

الملک بن قاضی قطب الدین بن [illegible]

[illegible] بن [illegible] الفتح [illegible]

محمد بن شہریار بن عثمان بن ہامان بن [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

آپ کے تمام آبائے کرام مسلسل شرافت و تقدم کے سرمایہ دار رہے اور ہمیشہ علم وفضل ان سے وابستہ رہا یا شجاعت وسخاوت اور حکومت کا مرتبہ متعلق رہا۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے جو صاحب وارد ہندوستان ہوئے وہ آپ کے تیرھویں دادا شیخ شمس الدین مفتی تھے جنھوں نے شہر رہتک کو اپنی قیام گاہ اور وطنیت کا شرف بخشا جو ہندوستان کے دارالسلطنت دہلی سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس زمانہ میں یہ شہر آبادی و معموری کی حیثیت سے نہایت ترقی پر تھا۔ آپ بھی نامور زاہد اور نہایت متقی و پرہیزگار شخصیت کے مالک تھے یہاں آپ نے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی اور آپ کی کوشش سے اسلام کی کافی اشاعت ہوئی یہاں کے باشندے بھی آپ سے ہمیشہ مانوس و مسرور رہے پھر آپ دینی، قضائی اور اداری معاملات کے حاکم ہونے کے بعد بمنزلۂ حاکم شہر کے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد میں یہ حکومت کا سلسلہ شیخ عبدالملک تک جاری رہا۔ آپ ہی کے زمانہ میں قضائیت کے کام نے رسمی طور پر جاری ہونے کی صورت اختیار کی اور آپ کو یہ مرتبہ تفویض کیا گیا۔ آپ کی اولاد میں یہ قضاء کا سلسلہ بھی شیخ محمود بن قوام الدین تک متوارث رہا اس کے بعد شیخ محمود مذکور نے عسکریت کی زندگی اختیار کر لی اور غزوات وجہاد میں اپنی عمر پوری کی۔ اس دور کا وجود بھی آپ کے خاندان میں شیخ وجیہہ الدین شہید تک قائم رہا جو سلطان محی الدین محمد عالمگیر کے زمانہ میں جو ہندوستان

کے سلاطین اسلام میں سب سے بہتر تھا۔ درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اور اپنے اخلاف میں تین صاحبزادے شیخ ابوالرضا محمد، شیخ عبدالحکیم، شیخ عبدالرحیم یادگار چھوڑے جو سب اپنے خاندانی اثر کے تحت علم و فضل کے سرمایہ دار بنے۔

مولانا شاہ عبدالرحیم ؒ:۔

آپ مصنف کے والد بزرگوار ۱۰۵۴ھ میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم، صرف و نحو اور فنون عقلیہ و نقلیہ کے مبادیات کو اپنے بھائی شیخ ابوالرضا محمد سے حاصل کیا۔ اس کے بعد علامہ میرزا محمد زاہد ہروی جیسے مشہور کی جانب متوجہ ہوئے، علوم عقلیہ و نقلیہ میں سرآمد روزگار ہو کر درس دینے لگے۔ نیز آپ نے دہلی میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا جس کا نام اپنے نام پر مدرسہ رحیمیہ تجویز کیا۔ زاہد پرہیزگار، متواضع، علوم قرآن و سنت اور تصوف میں نہایت مشہور ہو چکے تھے۔ شہنشاہ عالمگیر نے فتاوی عالمگیری کی تنقیح اور [illegible] کے لئے منتخب کیا تھا اور آپ نے نہایت مستعدی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اس کو انجام دیا اور عالمگیر اس سلسلہ میں آپ کا بے حد ممنون و مشکور ہوا۔

آپ کی ایک تصنیف [illegible] اللہ [illegible] کی [illegible] اتفاقات آپ [illegible] سے [illegible] تھے جو آپ کے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] تھے اور [illegible] نہایت [illegible]

ائمہ فنون پر آپ کو سبقت حاصل ہے آپ نے بغیر تفسیر کی معاونت کے درس قرآن کا آغاز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو شرف مقبولیت عطا فرمایا۔ اور آپ کی اس سنت کو آنے والوں میں جاری فرمایا۔ سنہ ۱۱۳۱ھ میں آپ نے وفات فرمائی شیخ ابراہیم کردی کی مانند آپ اس بات کے مستحق ہیں کہ تیرھویں صدی کے مجددین میں آپ کا شمار کیا جائے۔

ولادت مصنف ؒ:۔

چہار شنبہ کے دن ۴۔ شوال سنہ ۱۱۴ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کے والد نے قطب الدین احمد ولی اللہ نام تجویز فرمایا۔ آپ کی ولادت سے پہلے آپ کے والد کو بشارت دی گئی تھی کہ ایک نیا لڑکا پیدا ہوگا جس کا ذکر آفاق میں عام ہو جائے گا چنانچہ جیسی بشارت دی گئی تھی ویسا ہی ہوا۔ اپنے والد کے زیر سایہ ہی آپ نے زمانہ طفولیت ختم کیا۔ اور تعلیم و تربیت کا آپ کے لئے بہترین انتظام تھا۔ آپ کے والد چونکہ اقتصادی حیثیت سے بھی متوسط اور اعتدالی درجہ پر تھے اس لئے آپ فکر معاش وغیرہ سے بھی بے نیاز تھے علم کی طرف فطری طور پر طبیعت کا رجحان واقع ہوا تھا۔ نہایت ذکی اور فہیم تھے سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ فرما لیا تھا اس کے بعد ایک سال میں ادبیات فارسی سے فارغ ہو کر عربی کی طرف متوجہ ہوئے اور دس سال کی عمر میں اس سے بھی فراغت حاصل کر لی پھر علوم عقلیہ و دینیہ کا آغاز کیا تو اس نصاب کو جو

Marfat.com

اس وقت مروّج تھا اور عالمیت کے درجہ کا معیار رکھتا تھا پندرہ سال کی عمر میں مکمل کر لیا اور زیادہ تر مشغولی اپنے والد کی جانب ہی رہی پھر شیخ محمد افضل سیالکوٹی سے اکتساب کیا تحصیل کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد اپنے والد کی وفات تک علمی تحقیقات اور عبادت میں مشغول رہے ان کے بعد تعلیم و ارشاد میں ان کے خلیفہ ہوئے بارہ سال تک تفسیر حدیث فقہ اصول و تمام علوم دینیہ و عقلیہ کا درس دے کر ان علوم میں تبحر حاصل کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے سینہ کو قرآن حکیم سنت مطہرہ اسرار شریعت اور دین کے مقاصد سمجھنے کیلئے کشادہ فرما دیا تھا پھر آپ کو زیارت حرمین و مشاعر اور فریضہ حج کی ادائیگی کا شوق دامنگیر ہوا ۱۱۴۳ھ میں آپ نے اس فریضہ سے سبکدوشی حاصل کی اور تقریباً دو سال حرمین شریفین میں قیام پذیر رہے ان دونوں مقامات کے مشہور علما خصوصاً شیخ ابو طاہر مدنی سے استفادہ کر کے اپنے وطن واپس ہوئے اور ہمیشہ تعلیم و ارشاد، درس و تالیف اور عبادت الٰہی میں مصروف رہے ۱۱۷۶ھ میں آپ نے دار آخرت کا سفر اختیار کیا۔

اخلاق و آداب :-

آپ بڑے متقی پرہیزگار زاہد اور ان چیزوں سے جو لوگوں کے نزدیک وافتخار میں ہیں بالکل بے نیاز تھے نہایت منکسر المزاج علما طلبا اور صالحین سے محبت رکھنے والے نہایت حق گو اور [illegible]

حق کرنے والے حق پر عامل تھے خدا کے دین میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتے تھے تعلیم وارشاد درس وتدریس تصنیف وتالیف اور اسلامیین کی خدمت آپ کا مشغلہ تھا۔

مسلک :۔

معقول ومنقول اور فقہاء ومحدثین کے طریقہ کے درمیان جمع کرنا اور اعتدال ومیانہ روی آپ کے مدنظر رہتی تھی نیز جس پر اہل علم کی اکثریت متفق ہو اور اہل علم کے اختلاف کے موقعہ پر زیادہ صحیح بات کو آپ اختیار فرماتے تھے۔ فتوے میں فتویٰ پوچھنے والوں کے مذہب کی رعایت نظر انداز نہ فرماتے تھے۔

علمی مرتبہ :۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی۔ علوم دینیہ میں امام اور مجتہد مطلق کے رتبہ پر فائز تھے۔ مذہب حنفی وشافعی میں نسبت رکھتے تھے۔ اور دونوں مذہبوں کا درس دیتے تھے۔ اور بعض حالات میں ان ائمہ کے مشابہ تھے جنکو مستقل بالاجتہاد مرتبہ حاصل تھا۔ ہندوستان میں آپ سنتِ نبوی کی سند اور اس کو زندہ کرنے والے تھے اور تمام علمائے حدیث کی اسانید کا سلسلہ آپ ہی جانب پہنچتا ہے۔

آپ کے اساتذہ :۔

Marfat.com

(۱) علامہ شیخ عبدالرحیم آپ کے والد۔ آپ نے ان سے بہت کچھ حاصل کیا یہاں تک کہ آپ کا علم ان سے فوقیت لے گیا۔ انہوں نے آپ کے اندر فہم اور تدبر فی القرآن کا ایسا ملکہ راسخ فرمایا جو فلسفہ اور اسرائیلی روایات سے پاک تھا اور اس بارے میں تحقیق کرنے کے طریقہ کی تعلیم دی۔

(۲) شیخ محمد افضل سیالکوٹی۔ یہ شیخ عبداللہ ابن سالم مکی کے شاگرد تھے ان سے آپ نے کتب احادیث کی تکمیل کی۔

(۳) شیخ ابوطاہر کردی مدنی۔ ابن علامہ کبیر شیخ ابراہیم کردی مدنی۔ ان سے آپ نے صحیح بخاری مکمل فرمائی۔ اور کچھ حصہ تمام کتب احادیث میں سے پڑھا جب تک وہ مدینہ منورہ میں مقیم رہے برابر آپ ان کے ہمراہ رہے اور ان کے والد شیخ ابراہیم کردی کے بہت سے رسائل کا ان سے مطالعہ اور عقل ونقل اور کشف کے درمیان جمع کرنے کا طریقہ استفادہ کیا۔

(۴) شیخ وفداللہ مکی بن شیخ محمد سلیمان مغربی۔ ان سے آپ نے بروایت یحییٰ بن یحییٰ موطا امام مالک کا مطالعہ کیا۔

(۵) شیخ تاج الدین قلعی مکی حنفی۔ ان سے کچھ حصہ صحیح بخاری کا اور اس کے علاوہ صحاح ستہ۔ موطا امام محمد۔ کتاب الآثار اور مسند دارمی کی سماعت فرمائی۔

آپ کے شاگرد:۔

آپ کے شاگرد بہت ہیں جن کا کوئی شمار نہیں البتہ ان میں سے

زیادہ مشہور آپ کے چار صاحبزادے۔ مولنا شاہ رفیع الدینؒ۔ مولنا شاہ عبد الغنیؒ مولنا شاہ عبد القادرؒ۔ مولنا شاہ عبد العزیزؒ ہیں۔ اور آپ کے خواص میں سے شیخ محمد عاشق دہلوی شیخ محمد امین کشمیری۔ سید مرتضیٰؒ بلگرامی ثم الزبیدی شیخ جابر اللہ بن عبد الرحیمؒ لاہوری ثم المدنی، شیخ محمدؒ ابو سعید بریلوی (جو سید احمد امیر شہید کے نانا ہیں) شیخ رفیع الدینؒ مراد آبادی شیخ محمدؒ بن ابو الفتح بلگرامی شیخ محمد معین سندھی (جو شیخ محمد حیاتؒ سندھی مدنی اور شیخ محمدؒ ہاشم سندھی کے بڑے مشائخ میں سے ہیں) اور بیہقیٔ عصر قاضی ثناء اللہ مظہری پانی پتی جیسی ہستیاں ہیں۔

تصنیفات :-

آپ کی تالیفات کا تقریباً پچاس کا شمار ہے جن میں سے اکثر زیور طبع سے آراستہ ہوچکی ہیں اور باقی ہندوستان کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ آپ کی تصنیفات زیادہ تر فارسی زبان پر مشتمل ہیں۔ کیونکہ اس وقت حکومت اسلامیہ کی مروجہ زبان یہی تھی اس لئے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ کے ماتحت علماء نے علمی زبان اسی کو قرار دے رکھا تھا اور بعض عربی میں بھی ہیں اور یہ نہایت اہم ہیں جو حسب ذیل ہیں :

عربی :-

(۱) فَتْحُ الْخَبِیْرِ بِمَا لَابُدَّ مِنْ حِفْظِ فِي التَّفْسِیْرِ۔ ایک مختصر کتاب

ہے یہ ان منقول تفاسیر کا مجموعہ ہے جو حدیث کی مشہور کتابوں میں وارد ہوئی ہیں کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔

(۲) المسوّٰی مِن اَحادِیث المُوَطّا۔ اس میں موطا امام مالک کو عجیب مفید طریقہ پر ترتیب دیا گیا ہے اور اس سے امام مالک کے بعض [illegible] تمام محدثین سے منفرد میں [illegible] دیا گیا ہے۔ [illegible] ابواب سے متعلق ہیں اور اس پر مفید و مختصر نوٹ بھی [illegible] طبع ہو چکی ہے۔

(۳) حجۃ اللہ البالغہ عجیب اور نہایت مفید کتاب ہے اس میں شریعت کے قواعد اور اس کے مقاصد و اسرار پر روشنی ڈالی گئی ہے [illegible] کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے

(۴) الانصاف فی بیانِ سَبَبِ الاختلاف [illegible] فی الاجتہاد والتقلید۔ ان دونوں کتابوں میں اجتہاد و تقلید [illegible] کی طرح بحث کی گئی ہے طبع ہو چکی ہیں [illegible] ترجمہ ہو چکا ہے

(۶) [illegible] الی مہماتِ علم الاسناد چھوٹا سا [illegible] ان لوگوں کیلئے مفید ہے جو اسناد و اثبات میں مشغول ہیں طبع ہو چکا ہے

(۷) تراجم ابواب البخاری اس میں ان لطیف مناسبات کو بیان [illegible] ۱۳ [illegible]

ہیں۔ یہ حیدر آباد دکن میں طبع ہو چکی ہے۔

(۸) اَلْقَوْلُ الْجَمِیْلُ - اس میں تصوف کے ان طریقوں کی اصلاح کی ہے جو ہندوستان میں رائج ہیں کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے اور وہی کتاب ہے جس کا یہ اردو ترجمہ ہے۔

(۹) تَاوِیْلُ الْاَحَادِیْث = اس میں ان انبیاء علیہم السلام کے قصوں کا تذکرہ ہے جو قرآن پاک میں مذکور ہیں اور واقعات کی حکمت اور اس تدبیر کو جو سلسلہ نبوت کے ارتقاء میں حضرت آدمؑ سے لیکر حضور اکرم تک ملحوظ ہے بیان کیا ہے۔ یہ کتاب اختصار اور مخصوص اصلاحات کے استعمال کی بناء پر نہایت ادق ہے کئی مرتبہ اردو ترجمہ کے ساتھ طبع ہو چکی ہے۔

(۱۰) اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ - خزائن الحکمت اس کا نام رکھا ہے اس میں اس حکمت عالیہ کی تفسیر کی گئی ہے جن کی تحقیقات میں حجۃ اللہ البالغہ کے اندر رعایت رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

(۱۱) اَلْبُدُوْرُ الْبَازِغَہ - اس میں اپنی ان تحقیقات کو ملخص کیا ہے جو تصوف اور سلکی حکمت کے متعلق ہیں جن کی تفصیل اپنے فارسی رسائل اَلْلَمْعَات والطاف القدس وغیرہ میں کی ہے یہ بھی ڈابھیل ضلع سورت میں طبع ہو چکی ہے یہ تمام مذکورہ کتابیں عربی میں ہیں۔

(۱۲) التفہیمات الالٰہیہ = یہ مقالات اور مختلف رسائل کا ایک مجموعہ

ہے کچھ حصہ عربی میں ہے اور کچھ فارسی میں۔ اس میں مسائل شرعیہ وعقلیہ کی تحقیق کی گئی ہے لیکن وہ الہام وتفہیم پر مبنی ہے نہ کہ اہل نظر و فکر کے طریق پر۔ دو جلد میں طبع ہو چکی ہے۔

فارسی:۔

(۱۳) فتح الرحمن بترجمۃ القرآن، مختصر اور نہایت مفید تفسیر ہے کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے اسکی تالیف وتسوید کا کام حج سے پہلے شروع کیا تھا اور آخر ال ؛ ان کے مشغلے تھے۔ حج سے واپسی کے بعد اس کو معرض تبییض میں لائے اور ۱۱۵۱ھ میں تمام کیا۔ شیخ محمد امین کشمیری کی تحریک سے لوگوں نے آپ کے مدرسہ میں ۱۱۵۶ھ میں اس کو شروع کیا اور آپ کی زندگی میں لوگوں کو اس سے بہت فائدہ پہنچا۔

(۱۴) الفوز الکبیر، اصول تفسیر قرآن کریم کے معنی سمجھنے کے قواعد کے متعلق کے بیان میں نہایت مفید کتاب ہے کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے بعض علماء نے عربی میں بھی اس کا ترجمہ کر لیا ہے۔

(۱۵) المصفّٰی، اس میں اس ترتیب کے مطابق جو المسوّٰی میں ہے موطا کی نہایت مفید شرح کی گئی ہے کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔

(۱۶) ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء، خلفائے راشدین کے فضائل ومناقب اور ان اصول کے بیان میں جو اسلامی سیاست [illegible] میں نہایت مفید کتاب ہے طبع ہو چکی ہے اور [illegible] ترجمہ ہو چکا ہے۔

(۱۷) قرۃ العین فی تفضیل الشیخین ۔ یہ کتاب شیعوں کے رد میں ہے طبع ہو چکی ہے

(۱۸) الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ۔ یہ کتاب دو اقسام پر منقسم ہے قسم اول کا تعلق صوفیاء کے مشہور طریقوں کے سلاسل سے ہے اور ہندوستان میں طبع ہو چکی ہے قسم ثانی کتب حدیث وفقہ کی اسانید کے متعلق ہے اور تفقہ فی الدین سے اس کا تعلق ہے اور اس میں بڑے فوائد ہیں ابھی طبع نہیں ہوئی ۔

(۱۹) کتاب الوصیتہ ۔ اس میں طریقہ تعلیم کا ذکر ہے اور ان کتابوں کا جن سے یہ ملکہ حاصل ہوتا ہے ۔ اور اس زمانہ طلب رشد و ہدایت کا جو طریقہ مروج ہے اس کا ذکر ہے اور ان غلطیوں پر متنبہ کیا گیا ہے جو عام طور پر ہندوستانی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں ۔ طبع ہو چکی ہے ۔

(۲۰) رسالہ دانشمندی ۔ اس میں معلمین و اساتذہ کے لئے اصول تعلیم کا بیان کیا گیا ہے نہایت مفید ہے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے ۔

(۲۱) السطعات ۔ اس میں اپنے خاص نظریات کے اصول کا ذکر کیا گیا ہے ۔ یہ بھی کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے ۔

(۲۲) الطاف القدس ۔ اس میں اصول تصوف کی تحقیق کی گئی ہے ۔ نہایت مفید ہے کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اس خدائے بزرگ کے واسطے زیبا ہیں جس نے قلوب [illegible] کو اپنے انوارات کے فیضان کے لائق اور اسرار و معارف کی [illegible] کے قابل قرار دیا اور اپنے نیک برگزیدہ نبیوں کو داعی اور ہادی بنا کر بھیجا تاکہ [illegible] دانا کار کے ذریعہ معرفت و اسرار الٰہی سے [illegible] حاصل کرنے کا راستہ بتائیں۔ پھر ان راسخین و نیکوکاروں کو ان انبیاء کا وارث مقرر کر دیا تاکہ وہ ان کے بعد ان کے علم و ہدایت کے طریقہ کو برابر جاری رکھیں۔ اور ہمیشہ ان علما میں سے کچھ لوگ حق پر قائم رہیں گے اور ان کو ان کے مخالفین و منکرین کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان علما کو ہدایت کا نشان بنا دیا ہے [illegible] طبیعت و بشریت کی تاریکیوں میں [illegible] ہیں۔ [illegible] ہدایت پا سکے [illegible] [illegible]

بیشک وہ راہ یاب ہوگیا۔ اور اس کے واسطے دائمی نعمتیں اور جنّت اور نہریں ہیں اور جس نے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی اختیار کی وہ گمراہ ہوگیا اور پستی میں گر پڑا۔ اور اس کے لئے دوزخ و گرم پانی ہے اور کوئی اس کا یاور و ناصر اور مدد کرنے والا نہیں۔

ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔ اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت کے طالب ہیں۔ اور اپنے نفسوں کی برائیوں اور اعمال کی بدیوں سے اللہ سے پناہ چاہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت پر لانے والا نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ بشارت و خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے اور آپ کی آل و اصحاب پر برکت اور سلام بھیجے۔

حمد و صلوٰۃ ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حاجتمند بندہ ضعیف ولی اللہ بن شیخ عبدالرحیم (اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنی بڑی عنایات سے نوازے اور نعمت دائمی جنت میں ان کا ٹھکانا بنائے) بیان کرتا ہے کہ چند فصلیں قواعدِ طریقت و درویشی اور جو چیزیں کہ ان سے مناسبت و وابستگی

رکھتی ہیں یعنی دعائیں اور عملیات پر مشتمل ہیں جنکو ہم نے اپنے نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ مرشدوں سے حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ میں نے ان فصلوں کا نام اَلقَولُ الجَمِیلُ فِی بَیَانِ سَوَاءِ السَّبِیلِ رکھا ہے۔ مجھکو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور گناہوں سے بچنا اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ کی مدد کے بغیر نہیں ہے جو نہایت بلند مرتبہ اور بڑائی والا ہے

Marfat.com

پہلی فصل

استدلال بیعت

کلام پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا۔

اے محمدؐ جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا دستِ (قدرت) ان کے ہاتھوں پر ہے جو اس عہد سے روگردانی کرتا ہے وہ اپنی ہی ذات کے لئے نقصان کا سبب بنتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرتا ہے جس پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو اس کو بہت جلد اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیعت مختلف مقاصد کے ماتحت لیجاتی تھی کسی ایک مقصد کے لئے مخصوص نہ تھی۔ چنانچہ حضور کبھی لوگوں سے ہجرت و جہاد کے لئے بیعت لیا کرتے تھے۔ اور کبھی بیعت لینے سے

۱۶۶۰۹

Marfat.com

آپ کا یہ مقصد ہوا کرتا تھا کہ لوگ ارکان اسلام نماز روزہ حج زکوٰۃ پر پابندی اور استقلال کے ساتھ پابند رہیں کہیں معرکہ کارزار میں ثابت قدمی ہمت اور جوانمردی اس سے مراد ہوتی تھی جس طرح کہ بیعت الرضوان کبھی اس سے یہ مدنظر ہوتا تھا کہ لوگ سنت نبوی پر پابند رہیں بدعات سے پرہیز کریں اور عبادت کے شوقین ہوں جیسا کہ انصار کی عورتوں سے حضور نے بیعت لی تھی اور یہ اس مقصد کے ماتحت تھی کہ وہ نوحہ و گریہ نہ کریں۔

ابن ماجہ کی روایت ہے کہ چند مہاجرین صحابہ سے حضور نے اس بات پر بیعت لی تھی کہ وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کریں چنانچہ ان میں سے ایک شخص کا یہ حال تھا کہ اگر اس کا کبھی ہاتھ سے کوڑا گر جاتا تو وہ اپنے گھوڑے سے اتر کر آپ ہی اٹھا لیا کرتا اور کسی شخص سے اٹھانے کو نہ کہتا تھا

حضور کا یہ فعل جو عبادت کے طریقہ پر اہتمام کے ساتھ ہوتا تھا وہ سنت دینی سے کم نہیں ہوتا۔ اور امور مذکورہ میں جو بیعت لی جاتی اہتمام کے ساتھ عادتاً نہیں تھا۔ بلکہ عبادت کے طور پر تھی لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ چیز بھی سنت ہے جس میں اب کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ خلافت الٰہی کا مرتبہ بھی عطا فرمایا گیا تھا قرآن و حکمت کا آپ پر نزول ہوا تھا اس لئے اسرار و رموز کے آپ واقف اور عالم کتاب و حدیث اور امت کے معلم و مزکی تھے اس لئے

Marfat.com

جو فعل آپ سے از روئے خلافت صادر ہوا وہ خلفار کیلئے سنت ہوگیا اور
جو فعل تعلیم قرآن وحکمت اور تزکیہ امت کی غرض سے ظہور میں آیا وہ علمائے
راسخین کے لئے جو علم ظاہر و باطن کے حامل تھے مسنون ہوگیا۔

اب رہی یہ چیز کہ آیا بیعت کی وہ کونسی قسم ہے تو بعض لوگوں کا خیال ہے
کہ بیعت کا طریقہ صرف قبول خلافت اور سلطنت کے لئے ہی مخصوص ہے اہل
تصوف میں باہم جو بیعت کا طریقہ رائج ہے اسکی شرعی حیثیت سے کوئی اصلیت
نہیں مگر یہ خیال ان کا ان دلائل کے اعتبار سے غلط ہے جو مذکورہ بالا سطور
میں ذکر کئے گئے کہ کبھی حضور ارکان اسلام پر قائم رہنے کی غرض سے بیعت
لیا کرتے تھے۔ اور کبھی اس نقطہ نظر سے کہ لوگ سنت کی پیروی کریں۔

صحیح بخاری کی یہ حدیث اس پر مزید روشنی ڈال رہی ہے کہ حضور
نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے اس شرط کے ماتحت بیعت لی تھی کہ وہ
ہر مسلمان کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کو مدنظر رکھیں۔

اور قوم انصار سے حضور نے بیعت لی تھی وہ اس چیز کے ساتھ مشروط
تھی کہ اشاعت حق میں کسی ملامت کرنے والے سے کسی قسم کا خوف نہ کریں اور
جب بھی بعض اس بات کو نظر انداز نہ کریں۔ چنانچہ بعض لوگوں کا اس چیز پر اس قدر
استحکام تھا کہ وہ امرار وسلاطین کا بغیر کسی خوف وخطرہ کے رد و انکار کردیا
کرتے تھے انصار کی عورتوں سے حضور نے اس لئے بیعت لی تھی کہ وہ نوحہ

Marfat.com

نہ کیا کریں ان کے علاوہ اور بہت سے امور میں بیعت کا ثبوت پایا جاتا ہے جو سب تزکیۂ نفس امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے قبیل سے تھے حقیقت یہ ہے کہ بیعت کی چند قسمیں ہیں جن میں ۔ بیعتِ خلافت ۔ بیعتِ اسلام بیعتِ تقویٰ ۔ بیعتِ ہجرت و جہاد ۔ بیعت استقامت فی الجہاد شامل ہیں ۔

بیعتِ اسلام خلفائے راشدین کے زمانہ میں متروک تھی اس کا سبب یہ تھا کہ اس وقت لوگوں کا مشرف بالاسلام ہونا اکثر شوکت دبدبہ اور جہاد کے بنا پر تھا ۔ تالیف قلوب اور دلائل اسلام کے اظہار کے ذریعے سے نہ تھا ۔ خود لوگ اپنی توجہ و رغبت سے اسلام میں داخل ہوتے تھے ۔ اور خلفائے راشدین کے زمانہ کے علاوہ دیگر خلفائے عباسیہ و مروانیہ کے وقت میں اس کی متروکیت کی یہ وجہ تھی کہ ان میں اکثر ظالم و فاسق اور پابندی سنن سے غافل و لاپروا تھے اس لیے یہ چیز بھی رائج نہ رہ سکی ۔

اسی طرح بیعت تقویٰ بھی خلفائے راشدین کے زمانہ میں اپنا وجود ختم کر چکی تھی ۔ یہ اس بنا پر کہ اس زمانہ میں صحابہ کرام کی کثرت تھی جو حضور کی صحبت مبارک سے منور اور متاؤب ہو چکے تھے ۔ ان کو تصفیہ باطن اور تزکیۂ قلب کے لئے خلفاء کی بیعت کی ضرورت نہ تھی ۔ ان کے سوا اور زمانہ میں اس کے قائم نہ رہنے کا یہ سبب تھا کہ لوگ ڈرتے تھے کہ

Marfat.com

کہیں بیعت بننے والوں سے ساتھ بیعتِ خلافت کا خیال پیدا ہو کر فتنہ و فساد پیدا نہ ہو جائے اس زمانہ میں اہل تصوف نے صرف خرقہ دینے کو ہی بیعت کے ہم معنی بنایا ہوا تھا۔ ایک عرصہ کے بعد جب یہ ملوک و سلاطین کی بیعت کا طریقہ ختم ہو گیا تو حضرات صوفیا نے موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے رسم بیعت کی سنت کا احیار کیا۔

Marfat.com

دوسری فصل

سُنّیتِ بیعت

اس مقام پر شاید تو یہ سوالات پیش کرے کہ بیعت سنت ہے یا واجب اور اس کے مشروع ہونے میں کیا حکمت ہے؟ بیعت لینے والے میں کیا صفات اور شرائط ہونے چاہئیں؟ اور بیعت ہونے کے کیا شرائط ہیں؟ بیعت ہونے والے پیر پر ایفائے بیعت کا کیا مقصد ہے اور عہد شکنی سے کیا مراد ہے؟ پھر کیا ایک عالم یا علمائے کثیرہ سے تجدید بیعت جائز ہے یا نہیں؟ اور بیعت کے وقت سلف سے کون سے دعائیہ الفاظ منقول ہیں؟ لہذا ان مسائل کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔

"بیعت سنت ہے یا واجب"

بیعت سنت ہے واجب نہیں ہے اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اس پر نبی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی قربت و نزدیکی چاہی اور کوئی شرعی ثبوت ایسا نہیں ہے جس سے تارک بیعت کا گنہگار ہونا پایا جائے یا ائمہ دین میں سے کسی نے تارکِ بیعت پر کسی وعید کا اظہار کیا ہو۔ لہٰذا یہ اس چیز کا ثبوت ہے کہ بیعت واجب نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ضرور اس کے تارک پر کوئی وعید یا شرعی ثبوت پایا جاتا۔

بیعت مشروع ہونے کی مصلحت

قانون الٰہی ہمیشہ اسی طرح سے جاری ہے کہ وہ پوشیدہ امور جو نفوس انسانی میں چھپے ہوئے ہیں ان کا انضباط و انتظام ظاہری اقوال و افعال سے ہو اور اقوال و افعال امور قلبی کے قائم مقام ہوں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور قیامت کی تصدیق ایک پوشیدہ امر ہے۔ اور اقرار ایمان تصدیق قلبی کے قائمقام ہے۔ یا جس طرح کسی چیز کے فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کی رضامندی قیمت اور اس فروخت ہونے والی شے کے دینے میں ایک پوشیدہ امر ہے اور ایجاب و قبول اس رضائے مخفی کے قائمقام مقرر ہوا ہے اسی طرح توبہ کرنا۔ گناہوں کو چھوڑنے کا ارادہ کرنا۔ تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنا بھی ایک پوشیدہ امر ہے۔ لہٰذا بیعت کو اس کے قائمقام کر دیا گیا۔

Marfat.com

پیر کی صفات

پیر کے لئے چند صفات اور خوبیوں کا حامل ہونا ضروری ہے۔

پہلی صفت :-

پیر میں پہلی صفت یہ ہونی چاہئے کہ وہ قرآن پاک اور حدیث کا علم رکھتا ہو اس سے یہ مقصد نہیں ہے کہ محدث و مفسر کا مرتبہ حاصل کرے بلکہ اس قدر واقفیت کافی ہے کہ علم قرآنی سے تفسیر مدارک یا جلالین یا ان کے مانند اور کوئی تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کی واقفیت بہم پہنچائی ہو کسی عالم سے اس کی تحقیق کی ہو اس کے معنی مشکل لغات کا ترجمہ شان نزول اعراب و قصص وغیرہ سے بے بہرہ نہ ہو اور جو چیز اس سے مناسبت رکھتی ہو مثلاً دو مختلف چیزوں میں مطابقت۔ ناسخ و منسوخ کی معرفت احکام قرآنی کا استنباط وغیرہ اور علم حدیث میں اس درجہ واقفیت ہونی چاہئے کہ مشکوٰۃ شریف یا مشارق وغیرہ کتابوں کا مطالعہ کئے ہوئے ہو ان کے معانی مشکل لغات و ترجمہ اعراب تشریح تاویل معضل میں فقہائے دین کی رائے کا علم ہو۔

مشکل: وہ دشوار لفظ ہے جو لغتی اور نحوی ترکیب کے اعتبار سے سخت ہو اور معضل وہ جس کے معنی میں کچھ شبہ ہو اور ایک معنی کو متعین ہو سکے یا کوئی دوسری حدیث اس کے مخالف ہو۔

یہ ضروری نہیں کہ پیر حافظ قرآن ہو یا علم قرآن میں اختلافاتِ قرأت کو بھی محفوظ کرے یا علم حدیث میں اسانید کے حالات کی تحقیق کرے کیونکہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو نظر انداز نہ کرتے تھے۔ کیونکہ حضور تک حدیث پہنچانے سے مقصد تو حصول ظن ہے۔ اور یہ بات حدیث کی معتبر کتابوں میں راویوں کی تلاش پر منحصر نہیں ہے۔

منقطع۔ وہ حدیث ہے جس کا راوی سند کے درمیان سے ایک یا ایک سے زیادہ رہجائے۔

مرسل وہ حدیث جس کی آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو۔

اور نہ علم اصول فقہ و اصول حدیث۔ جزئیات فقہ اور فتاووں کا تحفظ پیر کے لئے لازمی شے ہے۔ البتہ وہ مسائل فقہ جن سے رات دن واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ اسکی صفات میں داخل ہیں۔

مذکورہ بالا علوم سے واقفیت اس لئے شرط کی گئی ہے کہ بیعت سے اصل مقصد یہ ہے کہ مرید کو مشروعات کا حکم کیا جائے اور خلافِ شرع امور سے روکا جائے۔ تزکیہ قلب اور تحصیل طمانیت میں اسکی راہنمائی کی جائے بُری عادتوں کو چھڑایا جائے۔ اوصاف حمیدہ کے حاصل کرنے کا شوق دلایا جائے۔ پھر ان تمام امور مذکورہ میں مرید کا اس کو عمل میں لانا۔ لہذا

Marfat.com

جب پیر خود ہی علم سے بے بہرہ اور ان اوصاف سے محروم ہو گا تو مرید کی اصلاح کس طرح ممکن ہو گی۔

اور اکثر مشائخ و بزرگان دین کا قول اس پر متفق ہے کہ جس شخص نے استاد سے حدیث روایت نہ کی ہو اور قرآن پاک نہ پڑھا ہو وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت نہ کرے مگر وہ شخص جو ایک مدت تک متقی علماء کی صحبت میں رہا ہو اور ادب سیکھا ہو حرام و حلال کی جستجو کرنے والا اور ملحوظ رکھنے والا ہو۔ اور قرآن و حدیث سے کافی واقفیت رکھتا ہو تو اس قدر معلومات بھی اس کے لئے کافی ہیں۔ اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

دوسری صفت :-

عدالت و تقویٰ ہے۔ واجب ہے کہ وہ گناہ کبیرہ سے پرہیز رکھے اور گناہ صغیرہ پر اصرار نہ کرے۔

یہ صفت اس لئے ضروری ہے کہ بیعت سے اصل مقصد صفائی باطن اور جلائے قلب ہے اور انسان میں فطری طور پر یہ چیز پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے ہم نوع کے افعال کی پیروی اور تقلید کرتا ہے۔ لہذا جو پیر خود عمل کا نمونہ نہ ہو گا زبانی تقریروں پر اکتفا کرے وہ بیعت کے ثواب اور نعمت کو برباد کرنے والا ہو گا مرید کو اس کی ذات سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

تیسری صفت :۔

یہ ہونی چاہئے کہ اس کو دنیا سے تنفر آخرت سے رغبت عبادات موکدہ کا پابند اور وظائف واذکار جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں اس کے معمولات میں داخل ہوں ہمیشہ اپنا دل اللہ تعالیٰ کی ذات سے وابستہ رکھے۔ اور یاد داشت کی مشق کامل حاصل کئے ہوئے ہو۔

یاد داشت کی حقیقت اذکارِ نقشبندیہ چھٹی فصل میں درج ہے۔

چوتھی صفت :۔

یہ ہے کہ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم کرنے والا صاحب الرائے مستقل مزاج صاحب مروت و عقل و فہم والا ہو تلوّن مزاجی اور تذبذب اس میں نہ پایا جائے تاکہ مشروعات یا منہیات میں سے جس چیز کا وہ حکم کرے لوگ اس پر اعتماد کر کے عمل پیرا ہوں۔ اگر غیر مستقل مزاجی ہوگی یا عقل و فہم نہ ہوگا تو لوگوں کو اس کے قول و حکم پر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ فَمَا ظَنُّكَ لِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ۔ (جن گواہوں کو تم پسند کرو ان کی گواہی مقبول ہے۔ پس کیا گمان ہے تیرا صاحبِ بیعت کے ساتھ)

یعنی جب شاہدوں میں عدالت ضروری چیز ہوئی تو پیر کے لئے بدرجہ اولیٰ عدالت و تقویٰ ضروری ہوگا جس سے دوسرے دل کی اصلاح اور تصفیہ

LIBRARY
SECTION

Marfat.com

باطن کا مقصد وابستہ ہے۔

پانچویں صفت :-

اس میں یہ صفت ہو کہ اس نے عرصہ تک کسی کامل مرشد کی خدمت میں رہ کر ادب سیکھا ہو نور باطن کا اکتساب و اکتساب فیض حصول کیا ہو اور یہ اس لئے ضروری ہے کہ ناتمام آدمی اس کے بغیر تیار نہیں ہے کہ جب تک کوئی شخص مراد پانے والوں کی نگاہ میں نہ آئے مرد میدان نہیں ہوتی جس طرح بغیر علما کی صحبت کے انسان عالم نہیں بن سکتا جس طرح پیشے آہنگری نجاری وغیرہ کہ بغیر سیکھے حاصل نہیں ہوتے اسی طرح مرشد بننے کے لئے کامل پیروں کی صحبت ضروری ہے اسی بات مولانا روم نے اشارہ فرمایا ہے۔

ہیچ چیزے خود بخود چیزے نشد   ہیچ آہن خود بخود تیغے نشد

مولوی ہرگز نشد مولائے روم   تا غلام شمس تبریزی نشد

نیز پیر کی صفات میں یہ بات شامل نہیں ہے کہ اس سے خوارق عادات اور کرامات کا بھی ظہور ہو یا وہ کوئی پیشہ اختیار نہ کرے [illegible] کرامات کمال کی شرط نہیں ہے بلکہ یہ چیزیں مجاہدات اور ریاضت کا نتیجہ ہے اسی طرح پیشہ [illegible] خلاف شرع نہیں [illegible] فعل کو دلیل محبت قرار دیا ہے [illegible]

وجہ سے کسب حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کسب پر منقول یہی ہے کہ تھوڑے پر قناعت کرے مال مشتبہ اور مکروہ پیسوں سے اجتناب کرے۔

شرائط کمال میں سے یہ چیزیں بھی نہیں ہیں کہ ترہب کی زندگی اختیار کرے عبادات شاقہ کو اپنے اوپر لازم کرے دن کو روزہ رکھنا رات کو شب بیداری۔ تجرد کی زندگی بسر کرنا اچھے اچھے کھانے اور غذائیں نہ کھانا جنگل اور پہاڑوں میں رہنا۔ کیونکہ یہ تشدد فی الدین اور تشدد علی النفس میں داخل ہے آج کل جاہل اور عوام اسی کو کمال خیال کرتے ہیں جو حقیقت میں رہبانیت ہے اور اسلام میں جائز نہیں۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اپنی جانوں پر سختی اختیار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر سختی فرمائے گا۔

مُرید ہونے کے شرائط

مرید ہونے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ عاقل بالغ جوان اور ہوشیار ہو کیونکہ نابالغ اور دیوانہ خود ایمان کا ہی مکلف نہیں ہوتا تو تقویٰ اور عبادات کی پابندی جو مرید ہونے کا اصل مقصد ہے وہ اس سے کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا بیعت ہونے کی

Marfat.com

غرض سے حاضر ہوا تو حضور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اس کے حق میں برکت کی دعا فرمائی اور بیعت نہ فرمایا۔ البتہ بعض مشائخ نیک فالی اور حصول برکت کی غرض سے لڑکوں کی بیعت کو جائز رکھنے میں اور صحیح مسلم کی اس حدیث کو دلیل پیش کرتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبداللہ کو جبکہ ان کی عمر سات یا آٹھ سال کی تھی حضور کی خدمت میں بیعت کرانے کے مقصد سے لے کر حاضر ہوئے حضور نے جس وقت ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھا تو آپ مسکرادیئے اور ان کو بیعت فرمالیا۔

بیعتِ صوفیہ کی اقسام

صوفیوں میں جو بیعت متوارث چلی آرہی ہے اس کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم تو گناہوں سے توبہ کرنے کی بیعت ہے۔ اور دوسری قسم بیعت برکت ہے یعنی حصول برکت کی غرض سے صالحین اور بزرگانِ دین کے سلسلہ میں ہونا اور یہ اسناد حدیث کے سلسلہ کی طرح ہے کہ اس میں خیر و برکت حاصل ہوتی ہے۔ اور تیسری قسم بیعت بالعزیمت ہے یعنی پختہ ارادہ لینا خلوص کے ساتھ احکام الٰہی کی پابندی اور ممنوعات شرعی سے بچنے ظاہر و باطن دونوں طریقوں سے اپنے قول کے ساتھ دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کا مصمم قصد کر لینا اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے

قسموں میں ایفائے بیعت کا یہ مقصد ہے کہ گناہ کبیرہ سے احتراز کرے اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرے اور طاعات مذکورہ سنت موکدہ اور واجبات پر استحکام کے ساتھ پابند رہے۔ اور انہی چیزوں میں خلل ڈالنا یعنی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا اور طاعات مذکورہ کا پابند نہ ہونا بیعت شکنی کہلاتا ہے۔ تیسری قسم میں بیعت کے پورا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ مرید ہمیشہ مجاہدہ و ریاضت پر ثابت قدم اور پابند رہے یہاں تک کہ نور طمانیت سے اس کا قلب روشن ہو جائے اور یہ طمانیت اسکی فطری خو اور عادت بنجائے پس ایسی حالت میں اس کو اجازت دی جاتی ہے ان لذتوں کی جنکی شرع نے اجازت عطا فرمائی ہے اور بعض ان کاموں کی جن میں بیعت شکنی کے یہ معنی ہیں کہ نورانیت قلب کے حصول سے پہلے اس میں خلل انداز کا مرتکب ہو جائے اور ریاضت و مجاہدہ پر ثابت قدم نہ رہے۔

تجدید بیعت

تجدید بیعت اور تکرار یعنی دو پیروں سے بیعت کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور حضرات صوفیہ سے بھی۔ پس ایسی صورت میں کہ جس پیر سے بیعت کر چکا ہے اس میں کسی قسم کا خلل و خرابی ظاہر ہو یا اس کے مرجانے کے بعد یا ایسی صورت واقع ہو کہ اس سے ملاقات کی صورت ناممکن

ہو تو ان حالات میں کسی دوسرے پیر سے بیعت کر لینے میں کوئی مضائقہ اور حرج نہیں ہے لیکن بغیر کسی عذر اور مجبوری کے تکرار بیعت کرنا ایک کھیل کے مشابہ ہے اور جگہ جگہ بیعت کرنا مرید کو برکت سے محروم رکھتا ہے اور کامل فائدہ اس کو حاصل نہیں ہوتا۔ نیز مرشدوں کا دل بھی اس کی تعلیم و تہذیب نفس سے متنفر ہو جاتا ہے اور اس کو ہرجائی و تلون مزاج سمجھتے ہوئے اپنی توجہ اسکی طرف سے ہٹا لیتے ہیں۔ لہٰذا اگرچہ مذکورہ حالات میں تجدید بیعت جائز ہے مگر بلا عذر محرومی کا بھی سبب ہے۔

بیعت کا خطبۂ مسنونہ

بیعت کرتے وقت پیر یہ خطبہ پڑھتا ہے جو سلف سے منقول ہے

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ	تمام تعریف اللہ کے لئے ہے ہم اس کی حمد
ونستغفرہ ونعوذ	کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس
باللہ من شرور انفسنا	سے مغفرت چاہتے ہیں اور اللہ کی پناہ چاہتے
ومن سیئات اعمالنا	ہیں اپنے نفسوں کی برائیوں سے اور اپنے برے
من یہدہ اللہ فلا مضل	اعمال کی برائیوں سے جس کو اللہ ہدایت دے
لہ ومن یضللہ فلا	اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ
ہادی لہ [illegible]	کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں [illegible]

Marfat.com

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا	ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے
شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْہَدُ	کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ	کہ محمد اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے رسول ہیں
رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	اللہ کی رحمت اُن پر اور انکی آل پر اور ان کے
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ	اصحاب پر اور برکت و سلامتی ہو۔
وَسَلَّمَ۔	

یہ خطبہ پڑھنے کے بعد پیر کو چاہیے کہ وہ مرید کو ایمان اجمالی کی تلقین کرے اور اس طرح مرید سے کہلوائے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ بِمَا	ایمان لایا میں اللہ پر اور جو کچھ اس کی
جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی	طرف سے نازل ہوا ہے اس کی منشا
مُرَادِ اللّٰہِ وَ اٰمَنْتُ	کے ماتحت۔ اور ایمان لایا میں اللہ کے
بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ	رسول پر اور جو کچھ آپ سے پہنچا ہے آپ
مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ	کی مراد کے موافق صلی اللہ علیہ وسلم
عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ	
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	
وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِیْعِ	اور بیزار ہوا میں اسلام کے سوا تمام دینوں
الْاَدْیَانِ وَ جَمِیْعِ	سے اور تمام گناہوں سے اور اب اسلام

Marfat.com

الْعِصْيَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ — کو تازہ کیا میں نے اور میں گواہی

وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ — دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود

اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا — نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ — اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اس کے بعد پیر مرید سے اس طرح کہلوائے کہ میں نے بیعت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے خلفاء کے واسطے سے ان پانچ باتوں پر، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز کے پابند ہونے، زکوۃ کے ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے اور بیت اللہ کا حج کرنے پر جبکہ اس کی قدرت ہوئی۔ اور بیعت کی میں نے ان امور پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کروں گا اور نہ چوری کروں گا نہ زنا کروں گا اور نہ کسی کو قتل کروں گا اور کسی پر اپنے دل سے بہتان لگاؤں گا اور امور شرع میں حضور کی اطاعت و فرمانبرداری کروں گا۔

مرید سے یہ شرائط ہو لینے کے بعد پیر یہ مبارک آیت پڑھے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا — اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو

اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ — اور ڈھونڈو اس کی طرف وسیلہ بیعت پیش

وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ — کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ — تاکہ تم فلاح و نجات پاؤ دائمی

Marfat.com

اِنَّمَا الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ	محمدؐ! بیشک جو لوگ تم سے بیعت
يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ	کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے
فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ	ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر
نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى	ہے پس جس نے بیعت کو توڑا وہ اپنی
نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا	ہی ذات کے نقصان کا سبب بنا
عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ	اور جس نے اس کو پورا کیا جس پر
اَجْرًا عَظِيْمًا	اس نے اللہ سے عہد کیا ہے تو

عنقریب اللہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

یہ آیات پڑھنے کے بعد پھر پیر کو اپنے لئے مرید کیلئے اور تمام حاضرین کے واسطے یہ دعا کرنی چاہئے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَ	اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں برکت
نَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ۔	عنایت فرمائے اور نفع پہنچائے

اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اگر مرید سے یہ الفاظ بھی کہلوائے کہ میں نے طریقہ نقشبندیہ اختیار کیا جو شیخ اعظم خواجہ نقشبندؒ کی طرف منسوب ہے۔ یا طریقہ قادریہ جو شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف نسبت رکھتا ہے یا طریقہ چشتیہ جو شیخ معین الدین سنجری سے تعلق رکھتا ہے۔ یا اللہ تو اس طریقہ کے فیوض و برکات ہم کو عنایت کر اور اپنی رحمت

سے اس طریقہ کے دوستوں کے گروہ میں محشور کرے ارحم الراحمین۔

بہرحال جس طریقہ اور خاندان میں مرید کو بیعت کرنا مقصود ہو اس کی تلقین کرے۔

بیعت لینے کا طریقہ :-

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار نے مجھ سے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اسی حالت میں میں حضور سے بیعت ہوا حضور نے میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں کر لیا پس میں بھی بیعت لینے کے وقت اسی طرح مصافحہ کرتا ہوں جس طرح حضور کو دیکھا تھا۔ اور بعض اکابرین اس طرح مروی فرماتے ہیں کہ پہلے مرید اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دیتا ہے پھر پیر اس پر اپنا داہنا ہاتھ رکھ دیتا ہے عمرو بن العاص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

عورتوں سے بیعت کرنے کا طریقہ [illegible]
کا ایک کونڈا اپنے ہاتھ [illegible]
[illegible]
[illegible] حضور [illegible] فرمایا کرتے تھے۔ والسلام

تیسری فصل

مُرید کی تعلیم و تربیت کا طریقہ

سالکوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے مسلسل درجات مقرر ہیں جب کوئی شخص مرید ہو کر اللہ تعالیٰ کی قربت کا رستہ طے کرنے کا طالب ہو تو سب سے پہلے اس کو سلف صالحین کے عقائد کے موافق اپنا عقیدہ درست کرنا ضروری چیز ہے۔ لہٰذا اس کو یہ عقائد رکھنے چاہئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے وہ کبھی نابود ہونے والا نہیں ہے اور صرف وہی عبادت کے لایق ہے اور وہ تمام کمال کی صفتوں سے حیات علم قدرت اور ارادے ہیں اور ان کے علاوہ تمام ان صفات سے جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اور تابعین سے منقول ہیں موصوف و متصف ہے وہ ایسی اکیلی اور پاک ذات ہے جو نقصان اور زوال کی سب نشانیوں سے مبرا ہے وہ جسم فانی سے پاک ہے یعنی اس کا وجود بیشک حق ہے مگر عام معنی جسم سے جس کے لئے لمبائی چوڑائی اور گہرائی لازمی ہے اس

ہے وہ بالکل پاک صاف ہے وہ زمین و آسمان یا کسی خاص جگہ نہیں رہتا
بلکہ وہ ہر جگہ اور ہر طرف موجود ہے ۔

اور استوا علی العرش متشابہات سے ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں کا ثابت ہونا
ان سب پر اجمالی طور پر ایمان رکھے اور اس کی تفصیل کو خدا کے علم کے سپرد کردے
وہی خوب جانتا ہے کہ استوا علی العرش سے کیا مراد ہے البتہ یہ ضرور یقین رکھے
کہ اس کے استوا میں ہماری طرح اتصاف بالتحیز یعنی اگر ہم کسی تخت یا فرش
پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ گھیرنا لازم آتا ہے اس طرح اس کے استوا سے
لازم نہیں آتا وہ مکانیت اور نقصان کی صفتوں سے پاک صاف ہے بلکہ
اس کے مانند کوئی چیز نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ۔ استوا علی العرش
اللہ تعالیٰ کے لئے ایک چیز ثابت ہے جس کو اس نے قرآن پاک میں ثابت
کیا ہے ۔

اس کا وجود حواس ظاہرہ سے ہمارے مشاہدہ میں نہیں آسکتا لیکن وہ
وہ زمین و آسمان چاند و سورج کی طرح نظر نہیں آتا بلکہ ثابت ہے
جیسے بہت سی چیزیں ہیں کہ جن کا ہم کو علم و یقین حاصل ہے لیکن
نظر نہیں آتیں مثلاً ہوا ہے کسی کو نظر نہیں آتی اور روح
اور اس طرح اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے اس کا مکان نہیں بلکہ اس کی ذات
اللہ تعالیٰ کا ساتھی تمام زمین و آسمان تھیں سب اور ہر جگہ

Marfat.com

موجود ہے مگر نظر نہیں آتا۔ بلکہ اس کے وجود کا علم اس کی مصنوعات اور دنیا کے وجود سے حاصل ہوتا ہے۔

پھر اثبات توحید کے بعد انبیاء علیہ السلام کی نبوت علی العموم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو علی الخصوص ثابت کرنا ہے یعنی اس پر ایمان رکھے کہ جسقدر انبیاء علیہم السلام حضرت آدم سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک مبعوث ہوئے ہیں ان کی نبوت اور معجزات سب حق ہیں اور جو کچھ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کیا وہ سب سچ اور حق ہے۔ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں حضور کا اتباع و پیروی واجب خیال کرے اور یقین رکھے حضور کی تمام ان پہنچائی ہوئی خبروں پر جو اللہ تعالیٰ کی صفات اور قیامت کے دن پھر زندہ ہونا۔ جنت دوزخ حشر و حساب عذاب قبر دیدار الٰہی حوض کوثر پل صراط۔ میزان وغیرہ سے متعلق ہیں۔

عقائد درست کر لینے کے بعد پھر سالک کے لئے یہ چیز ضروری ہے کہ گناہ کبیرہ سے پرہیز کرے اور صغیرہ سے اگر سرزد ہو جائے تو شرمندہ اور نادم ہو۔

گناہِ کبیرہ کی تعریف:

گناہ کبیرہ وہ ہے جس پر قرآن پاک یا حدیث میں دوزخ کی سزا یا عذاب شدید کی وعید ہو یا اس کے مرتکب کو کافر کہا گیا ہو جس طرح حدیث

Marfat.com

شریعت میں ہے جس نے نماز کو قصداً ترک کیا وہ کافر ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان اور مشرک کے درمیان نماز کا فرق ہے۔ جس نے نماز کو چھوڑا وہ کافر ہے۔ یا کبیرہ وہ گناہ ہے جس کے ارتکاب پر شرع نے حد مقرر کی ہو جس طرح زنا، چوری، راہزنی، شراب نوشی یا وہ گناہ جو برائی میں عمل سے زیادہ یا گناہ کبیرہ کی برابر ہو۔

گناہ کبیرہ کی تفصیل :-

گناہ کبیرہ میں سب سے اول نمبر گناہ شرک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا یا اللہ کے سوا روزی و شفا وغیرہ میں کسی دوسرے سے مدد مانگنا کیونکہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین جس میں غیر کی عبادت اور استعانت سے گریز کرنے کی طرف اشارہ ہے

عبادت میں شریک کرنے کا یہ مقصد ہے کہ وہ امور جو خدا کی عبادت میں شامل ہیں یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہیں ان کو غیر خدا کے واسطے عمل میں لانا جیسے حضرت علی کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا خدا کے نام کے علاوہ اور کوئی نام اللہ تعالیٰ کے نام کی طرح ذکر کرنا یا خانہ کعبہ کی طرح قبروں کا طواف کرنا وغیرہ وغیرہ۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین میں فقط عبادت و استعانت سے تو غیر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کیونکہ نعبد [illegible] کو مقدم

Marfat.com

لانا تخصیص اور حصر کا مقتضی ہے یعنی خصوصیت سے تیری ہی عبادت
کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس جب عبادت
اور استعانت اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہوگئی تو پھر خدا کے سوا اور
کسی کی عبادت کرنا یا کسی سے روزی و شفا وغیرہ میں مدد مانگنا ہرگز
جائز نہیں اختصاص عبادت کی وجہ تو ظاہر ہے اور استعانت کا
اسکی ذات سے مخصوص ہونے کا یہ سبب ہے کہ کسی کا کسی کے ساتھ مدد
کرنا تین صفتوں پر منحصر ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری شفقت و
رحمت۔ اس لئے کہ جو غیر کی حاجتوں سے واقف نہ ہوگا وہ اس کی
مدد کس طرح کرے گا۔ اور اگر علم ہو اور قدرت نہ ہو تو کسی حاجتمند
کی حاجتوں کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر علم و قدرت دونوں ہوں
اور رحمت و شفقت نہ ہو تو کسی محتاج کے حال پر کس طرح اس کی اعانت
اور مدد شامل ہو سکتی ہے۔ پس یہ تینوں صفتیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ
مخصوص ہیں کہ وہ علیم بھی ہے قدیر بھی اور رحیم بھی لہذا ثابت ہوگیا
کہ خدا کے سوا کسی سے مدد مانگنا جائز نہیں۔

بعض قبر پرست بدعتی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولیا کو
قدرت اور علم عطا فرمایا ہے ان سے استعانت کسی طرح ممنوع اور
ناجائز نہیں لیکن یہ بھی ان کی ایک جہالت ہے قرآن و حدیث با

Marfat.com

اجماع امت سے کہیں اس بات کا ثبوت نہیں پایا جاتا کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم عطا کیا گیا ہے جس سے دور اور نزدیک غیب اور شہادت ان کے نزدیک برابر ہو۔ ہر وقت تمام عالم کی حاجتوں سے خبر دار رہیں اور ان کی امداد و مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہوں کسی طرح بھی اس چیز کا ثبوت ممکن نہیں ہے۔ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ اللہ تعالیٰ ہی ظاہر اور پوشیدہ حالات کا جاننے والا رحمن اور رحیم ہے۔

تصدیق کاہن :-

کاہن کی باتوں کا یقین اور تصدیق گناہ کبیرہ میں شامل ہے عرب میں ایام جہالت میں کچھ لوگ ایسے تھے جو جنات سے حالات معلوم کر کے غیبی خبروں سے لوگوں کو مطلع کیا کرتے تھے۔ اسی طرح آج کل نجومی رمال اور جفار وغیرہ کی تصدیق اور ان کے قول کا یقین کرنا اسی حکم میں داخل ہے کیونکہ علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کے لئے مخصوص ہے جو شخص یہ دعویٰ کرے وہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کی حیثیت سے [illegible] ہے

فرشتوں اور پیغمبروں کو برا کہنا :-

پیغمبران دین قرآن پاک اور فرشتوں کے [illegible] یا ان سے [illegible] ان کا [illegible] اور ان [illegible] اڑانا یا [illegible] بات دین سے [illegible] ہے [illegible]

Marfat.com

کے ہی قبیل سے ہیں۔

اور ضروریات دین میں وہ چیزیں شامل ہیں جو قرآن پاک مشہور احادیث اور اجماع امت سے متواتر ثابت ہیں جیسے حشر و نشر جنت و دوزخ میزان پل صراط وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح نماز روزہ حج زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا۔ کسی کو ناحق قتل کرنا جس میں اولاد کا قتل اور خودکشی بھی شامل ہے۔ زنا کرنا۔ اغلام کرنا۔ منشی اشیاء کا استعمال کرنا چوری رہزنی۔ مال غنیمت چرانا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا۔ یتیموں کا مال کھانا۔ والدین کی نافرمانی اور ان کی خدمت نہ کرنا۔ برادری کا حق ادا نہ کرنا۔ ناپ تول میں کمی کرنا۔ سود کھانا۔ جہاد میں کفار کے مقابلہ سے بھاگ جانا۔ حضور پر جھوٹ بولنا۔ معاملات کے تصفیہ کرنے میں رشوت لینا۔ جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ان سے نکاح کرنا۔ مرد و عورتوں کے درمیان کٹناپن کرانا۔ حاکم سے کسی کے قتل کیلئے چغل خوری کرنا۔ دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا۔ کافروں سے دوستی کرنا اور ان کا خیرخواہ ہونا۔ جوا کھیلنا۔ جادو کرنا۔ یہ سب گناہ کبیرہ میں داخل ہیں۔

گناہ صغیرہ:۔

وہ ہے کہ گناہ کبیرہ کے بعد جس کے ارتکاب سے شرع نے ممانعت کی ہے

Marfat.com

یا وہ فعل ایسا ہو کہ امر شرع کے مخالف ہو یا دین کے طریقہ مامورہ کا رفع ہو جاتا
ہو۔ پس جب یہ صفت پیدا ہو جائے کہ گناہ کبیرہ سے اجتناب کا استحکام ہو جائے اور
صغیرہ کے ارتکاب سے ندامت پیدا ہونے لگے تو ارکان اسلام پر متوجہ ہونا
چاہیے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق ان امور کو پوری رعایت
و اہتمام کے ساتھ وطہارت نماز روزہ حج زکوٰۃ پر قیام اور پابندی کرنی چاہیے
اہتمام سے وہ امور مراد ہیں جو ارکان مؤکدہ سے اتصال رکھتے ہوں ان میں
سے بعض فقہا کے نزدیک واجب ہیں اور بعض کے نزدیک سنت۔

اس کے بعد پھر سالک کو ضروریات معاش میں غور کرنا چاہیے۔ مثلاً کھانا
پینا لباس و کلام صحبت خلق اور امور خانگی میں غلام اولاد اور بیوی کے حقوق
کی ادائیگی معاملات میں سے بیع ہبہ واجارہ وغیرہ پر شرعاً ان کا بلا کسی
سستی اور کمی بیشی کے پابندی اور لحاظ رکھنا ضروری سمجھے۔

اس کے بعد یہ چیز قابل توجہ ہے کہ جو اذکار و وظائف نوافل تہجد
صبح شام اور بوقت خواب مامور و مذکور ہیں ان کی پابندی سے بہرہ ور ہو
حسد کینہ وغیرہ اخلاق ذمیمہ سے نفس کو دور رکھے اخلاق حمیدہ سے نفس کو
مہذب بنائے۔ قرآن پاک کی تلاوت پر مداومت کرے اور قرآن کے
لطف و اثر کا طالب ہونا اور اس سے ڈرنا اس کی عظمت [illegible]
کے ذکر [illegible] رکھنا اپنی محویت [illegible]

Marfat.com

حاضر کے ساتھ ذکر کا اہتمام کرے۔

ان تمام آداب سے مؤدب ہونے کے بعد سالک اس امر کا مستحق ہوتا ہے کہ اب وہ اذکار باطن کی طرف متوجہ ہو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف لو لگائے رکھے اور دل کی نگاہیں ہر وقت اسی کی متلاشی اور اسی کی طرف متوجہ رہیں۔

اور بہت سی باتوں کی تفصیل کو بوجہ طوالت اور طالب صادق کی عقل و فہم پر اعتماد کرتے ہوئے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ طالب صادق قرآن و حدیث اور فقہ و سلوک کی متوسط کتابیں جیسے ریاض الصالحین اور عقاید کی مختصر کتابیں مثلاً عقیدہ عضدیہ وغیرہ کو ضرور زیر مطالعہ رکھنے والا ہوگا ان میں یہ امور بالتفصیل اس کو معلوم ہو سکتے ہیں اور جو ان کتابوں کا مطالعہ نہ کر سکتا ہو یا اس کی سمجھ ان مسائل تک کافی رہبری نہ کرے وہ کسی پیر یا عالم سے دریافت کر سکتا ہے واللہ اعلم۔

Marfat.com

چوتھی فصل

خاندانِ قادریہ کے اذکار

پہلا طریقہ یا اصل طریقہ کے بانی امام الطریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور آپ ہی کی نسبت سے یہ خاندان قادریہ کہلاتا ہے۔ اصل طریقہ قادریہ غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب اور [illegible] میں تفصیل کے ساتھ درج ہے جو آپ کی تصنیفات سے ہیں۔

سب سے پہلا ذکر جو شاغلین قادریہ یا [illegible] [illegible] میں [illegible] جہر یعنی بلند آواز سے اسم ذات اللہ اللہ کا ذکر کرنا [illegible] اس کے بعد [illegible] اذکار [illegible] کے [illegible] ضربی ذکر کیا جاتا ہے اور یہ تفصیل بالا ایک ابتدائی و متوسط درجہ [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ابتدائی [illegible] میں [illegible] [illegible]

Marfat.com

قباحت نہیں رہتی۔

ذکر جہر اسم ذات یک ضربی :۔

اس ذکر کا یہ طریقہ ہے کہ سالک اسم اللہ کو قلب اور حلق دونوں کی قوت و مدد سے سختی اور پابندی کے ساتھ کہکر ٹھہر جائے اور اس ٹھہرنے میں اتنی دیر لگنی چاہیے کہ سانس اپنی جگہ پر آجائے۔ اس کے بعد پھر اسی طرح کہے۔ بار بار اسی طرح اتنے وقوف کے بعد ذکر کیا جاتا ہے۔

ذکر جہر دو ضربی :۔

اس کا یہ قاعدہ ہے کہ سالک اس طرح بیٹھے جس طرح نماز میں گھٹنے بچھا کر بیٹھتے ہیں اور اسم ذات اللہ کی ایک مرتبہ داہنے زانو پر اور دوسری مرتبہ قلب پر مسلسل بغیر کسی تاخیر اور فصل کے ضرب لگاتا ہے اور خاصکر قلب کی ضرب زیادہ سختی کے ساتھ ہونی چاہیے تاکہ قلب پر اثر ہو اور اس کو پریشانی اور وسوسوں سے یکسوئی اور طمانینت حاصل ہو جائے۔

ذکر جہر سہ ضربی :۔

یہ اس طرز پر کیا جاتا ہے کہ سالک چار زانو طریقہ پر بیٹھے پھر ایک بار داہنے زانو پر دوسری مرتبہ بائیں زانو پر اور تیسری دفعہ دل پر ضرب لگائے اور یہ تیسری ضرب زیادہ سخت اور بلند ہونی چاہیے۔

ذکر نفی و اثبات :۔

Marfat.com

منجملہ جہری ذکر کے ذکر نفی و اثبات بھی ہے اور وہ کلمہ طیبہ یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ اس کی مشق اس طرح کی جاتی ہے کہ صاحب نماز کی مانند قبلہ رخ بیٹھ کر اپنی آنکھیں بند کرے اور لا کو اس طرح ناف پر سے کہ ناف سے اٹھاتا ہوا اپنے داہنے کندھے تک لے جائے جو الٰہ کو اس طرح کہے کہ گویا دماغ سے نکالتا ہے اس کے بعد اِلَّا اللّٰہ کو دل پر سخت اور قوی ضرب لگائے اور اس وقت محبوبیت یا مقصودیت یا اللہ تعالیٰ کے وجود کے سوا ہر شے کے وجود کی نفی تصور کرے اور ذکر میں اس کے وجود کے اثبات کا خیال رکھے۔

یہ تصور اور خیال سالکین کے مراتب کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اگر سالک مبتدی ہے تو اس کو نفی محبوبیت یعنی اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی محبوب نہیں تصور کرنا چاہئے اور درجہ متوسط میں نفی مقصودیت اور منتہی کے لئے نفی وجود کا تصور ہونا چاہئے۔

اذکار میں نشست و ضربات کی علامت

ذکر میں مختلف طریقوں کی نشستیں اور ضربات کی پیچیدگیاں اور مختلف ہے۔ انسان فطری طور پر اس بات پر مجبور ہے کہ وہ مختلف اوقات اور معمولات کی منصوبہ بندی اور آوازوں پر کان لگائے اور نغمے پر دل دے ... سے

دل میں طرح طرح کی باتیں اور خطرات وارد ہوتے رہتے ہیں اس وجہ سے علمائے طریقت و مشائخ نے یہ طریقہ نکالا کہ ضربات کے خیال اور مصروفیت کی وجہ سے کسی دوسری طرف خیال منتقل نہ ہو اور دل میں بیرونی خطرات وارد نہ ہوں یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اپنی ذات سے بھی توجہ ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی ہی ذات کا کامل تصور ہر وقت غالب رہے اور وسواس و مختلف خیالات دل میں راہ نہ پائیں۔

اور اسی مصلحت کے ماتحت مشائخ طریقت نے مختلف نشستیں قائم کی ہیں کہ بعض میں کسر نفسی کی شان پائی جاتی ہے بعض میں خشوع و خضوع پایا جاتا ہے بعض سے طمانیت اور دفع وسواس مقصود ہے اور بعض میں نشاط پایا جاتا ہے اسی واسطے حضور نے کولھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ اہل نار کی شکل ہے اور اس ہیئت میں اکثر کاہلی اور فتور نشاط پیدا ہوتا ہے جو عبادت میں سرگرمی اور جوش و شوق کے منافی ہے لہذا اس قسم کے امور کو مخالف شرع یا بدعات میں سے نہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ چیزیں حضور مع اللہ کے حاصل کرنے کا ایک آلہ اور معاون کی حیثیت سے ہیں جس طرح علم صرف ونحو کلام پاک اور احادیث کی عبارت پڑھنے کے لئے ایک آلہ اور ذریعہ ہیں۔

Marfat.com

پس جب سالک پر اس ذکر جلی کا اثر مرتب ہو جائے اور قلب میں نورانیت محسوس ہونے لگے تو پھر ذکر خفی اس کو اختیار کرنا چاہئے کیونکہ ذکر جلی سے یہی مقصد مدنظر ہوتا ہے کہ قلب میں شوق اور محبت الٰہی پیدا ہو جائے نفس سے وسواس اور خطرات دُور ہوں اور اللہ تعالیٰ کو اس کے ماسوا پر مقدم خیال کرے

اور جو شخص ان شرائط کے ساتھ جو پہلے بیان ہو گئی ہیں [illegible] مرتبہ دو چار مہینہ ذکر اسم ذات پر مداومت [illegible] اور یہ اثرات عشق الٰہی اور نورانیت [illegible] قلب پیدا [illegible] ہو [illegible] ذکر خفی کے اول [illegible]

ذکر اسم ذات

اس ذکر کا یہ طریقہ ہے کہ سالک اپنی دونوں آنکھیں [illegible] دل کی زبان سے اللّٰہُ سمیعٌ اللّٰہُ بصیرٌ اللّٰہُ [illegible] اپنے نفس [illegible] اللّٰہ [illegible] کہتا ہوا [illegible] پھر اللّٰہ [illegible] کہہ کر سینہ سے دماغ تک پہنچے پھر وہاں سے [illegible] کہہ کر عرش تک پہنچے [illegible] پھر یہی خیال کرتا ہوا [illegible] یعنی اللّٰہ [illegible] کہتا ہوا عرش سے اتر کر دماغ پر ٹھہرے پھر اللّٰہ [illegible] کہتا ہوا دماغ سے سینہ تک آئے پھر اللّٰہ [illegible] کہتا ہوا قلب پر آ کر

Marfat.com

ٹہر جائے۔ یہ ایک دَور ہو گیا۔ اسی طرح ہر مرتبہ ذکر کرتا رہے بعض لوگ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ کو بھی اس میں شامل کر لیتے ہیں اگر اس کو بھی شامل کیا جائے تو پھر تیسری مرتبہ آسمان تک پہنچنے اور چوتھی بار عرش تک۔

اور ذکر خفی میں سے دُوسرا ذکر نفی و اثبات یا پاس انفاس ہے۔

پاس انفاس

اور اس کا طریقہ بھی وہی ہے جو ذکر جلی میں بیان کیا گیا ہے یعنی ذکر کرنے والا اپنے خارج ہونے والے اور داخل ہونے والے سانسوں کو مدِنظر رکھے جس وقت اس کا سانس خود بخود بغیر اپنے ارادہ کے باہر نکلے اس وقت دل کی زبان سے لَآ اِلٰہَ کہے پھر جب خود بخود سانس اندر داخل ہو تو اس کے ساتھ ہی اِلَّا اللّٰہ کہے بزرگانِ طریقت نے اس کا نام پاس انفاس رکھا ہے اور اس کا سب سے بڑا اثر یہ مرتب ہوتا ہے کہ سالک کے دل سے خطرات اور وسواس دفع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے شوق اور محبت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور اس کا عزم فکر و مراقبہ کی طرف راغب ہو جاتا ہے ہر شے پر اللہ تعالیٰ کی ہستی کو مقدم سمجھتا ہے اور اسکی طلب و جستجو پر ہمت مستحکم ہو جاتی ہے دنیوی امور اور گفتگو سے متنفر ہو جاتا ہے اور خاموشی و کم گوئی میں ایک حلاوت و شیرینی محسوس کرنے لگتا ہے۔ پس جب اس ذکر کا

Marfat.com

اثر طالب میں سرایت کر جائے اور اس کی نورانیت محسوس کرنے لگے تو جو اس کو مراقبہ کا حکم کیا جائے۔ اور ذکر خفی کے اثر سے مراد یہ ہے کہ طالب پر شوق اور محبت الٰہی کا غلبہ ہو جائے اس کا عزم و ارادہ میں غور و فکر کا ملکہ حاصل ہو ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی ذات کو مقدم سمجھے جذبہ طلب میں استغنائیت آنی جانے لگے سکوت و خاموشی میں ایک قسم کا لطف اور دنیوی مشاغل و لغویات سے تنفر پیدا ہو جائے۔

مراقبہ کا طریقہ

بزرگان طریقت نے مراقبہ کی بہت سی قسمیں مقرر کی ہیں مگر ان تمام اقسام کا جامع ایک امر ہے وہ یہ کہ کوئی کلمہ یا قرآنی آیت زبان سے یا اس کا دل میں تصور اور خیال کرے اور اس کے معنی کو ملحوظ رکھے اور خیال کرے کہ اس کا مدعا کیا ہے اس کی تحقیق و ثبوت کی کیا صورت ہے پھر دل کو اس طریقہ پر مشغول کرے کہ اس کے سوا کوئی خیال دل میں نہ آنے پائے یہاں تک کہ اس میں محویت اور استغراق کی شان پیدا ہو جائے یعنی اس کلمہ یا آیت کے مضمون میں اس قدر محویت پیدا ہو جائے کہ اس کے سوا کسی دوسری چیز کا ذہن میں خیال نہ رہے۔ اسی کا نام مراقبہ ہے۔

Marfat.com

اور مراقبہ کی اصل و بنیاد وہ حدیث ہے جو حضور کا ارشاد ہے کہ احسان کے یہ معنی ہیں کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طریقہ پر کرے جیسے کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ تصور کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے۔

پھر تو اپنی زبان سے ادا کرے کہ اللہ میرے پاس حاضر ہے اللہ مجھ کو دیکھنے والا ہے اللہ میرے ساتھ ہے یا بغیر تلفظ کے دل میں اس کا تصور کرے اور باوجود اللہ تعالیٰ کے اطراف و مکانیت سے منزہ و پاک ہونے کے اس کی حضوری نظر اور معیت کو اس درجہ دل میں جاگزیں کرے کہ اسی میں غرق ہو جائے

اقسامِ مراقبۂ قرآنیہ

اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے، اللہ تعالیٰ کی معیت اور ساتھ ہونے کو کھڑے بیٹھے لیٹے تنہائی اور لوگوں کی ملاقات مشغولی اور بیکاری ہر حالت اور ہر وقت میں ذہن نشین اور تصور کرے یا یہ آیت پڑھے اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (تم جدھر متوجہ ہو وہاں اللہ کی ذات ہے) یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى (انسان نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھتا ہے) یا اس آیت کا مراقبہ کرے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں) یا اس آیت کا تصور

Marfat.com

کرے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ (اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے) یا اس آیت کا خیال کرے۔ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَہْدِیْنِ (بیشک میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ میری ہدایت و رہنمائی کرے گا) یا اس آیت کا تصور کرے۔ ھُوَالْاَوَّلُ ھُوَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ (اللہ تعالیٰ ہی سب سے پہلی ذات ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہیں اور وہی سب سے آخر ہے کہ دنیا کے فنا ہونے کے بعد وہی باقی رہے گا، وہی اپنی صفات اور افعال کے اعتبار سے ظاہر ہے اور اپنی ذات کے اعتبار سے باطن و پوشیدہ ہے کہ اس کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا) یہ تمام مراقبات اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے مفید ہیں۔

مُراقبہ فنا

یہ مراقبہ علائق و تعلقات سے منقطع ہونے اور فنا کے حصول کے لئے مفید ہے اس مراقبہ میں اس آیت کا خیال کرے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ (جو چیز بھی زمین پر ہے وہ فنا ہونے والی ہے اور تیرے پروردگار کی ذات ہی باقی رہنے والی ہے جو عظمت و بزرگی والا ہے)

اس مراقبہ کا یہ طریقہ ہے کہ سالک اپنے آپ پر تصور کرے کہ

مرکز خاک ہوگیا ہوا جس کو ہوائیں اڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور سوائے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ قیوم کے ہر چیز نیست و نابود ہوگئی اس مراقبہ پر عرصہ تک قائم رہنے سے فنائیت کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

اور ایسے تصورات کا ثبوت وسند صحیح مسلم کی وہ حدیث ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ اے علیؓ کہو کہ خداوندا مجھ کو ہدایت عطا فرما کر اور سیدھا رستہ چلا۔ اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی اور سیدھا پن کا تصور کرو۔

حضور نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو وہ طریقہ بتلایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ تک انسان کی رسائی ہوجاتی ہے اسی وجہ سے مشائخ طریقت نے بھی اسی قسم تصورات و مراقبوں کا رواج جاری رکھا ہے۔

اور اسی طریقہ پر اس آیت کا مراقبہ بھی نیستی و فنائیت کا باعث ہوتا ہے۔

اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ	بے شک جس موت سے تم بھاگتے
تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ	ہو وہ تم کو پہنچنے والی ہے۔
مُلٰقِیْكُمْ اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا	جہاں کہیں بھی تم ہوگے موت تم
یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ	کو پالے گی چاہے تم مضبوط او

Marfat.com

كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ اونچے قلعوں میں ہی کیوں نہ ہو

پس جب اس مراقبہ کا اثر طالب میں ظاہر ہو جاوے اور اس کا نور مشاہدہ ہونے لگے تو پھر توحید افعالی کا حکم کیا جائے۔ یعنی دنیا میں جو فعل بھی ظاہر ہو اس کو زید و عمر و کسی بندہ کی طرف سے نہ سمجھے بلکہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے خیال کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کسی سے خوف باقی رہے اور نہ کوئی امید۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں پر ترغیب دلائی ہے۔ جن میں سے ایک ذکر ہے جو زبان سے ادا کیا جاتا ہے اور دوسری فکر جس سے مراقبہ مراد ہے۔

اور بعض مشائخ نے آئندہ واقعات کے صحیح صحیح ظاہر ہونے کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ طالب متکف ہو کر غسل کر کے عمدہ لباس پہنے خوشبو لگائے پھر مصلے پر بیٹھے اور ایک کھلا ہوا قرآن شریف اپنی داہنی طرف رکھے اور ایک بائیں طرف ایک اپنے آگے اور ایک پیچھے پھر اللہ تعالیٰ سے نہایت کوشش و عاجزی سے دعا مانگے کہ فلانے واقعہ کو مجھ پر ظاہر فرما دے پھر بغیر آنکھ بند کئے ہوئے اسم ذات کے ذکر میں مصروف ہو جائے اور ایک بار داہنے قرآن شریف پر نظر لگائے ایک بار بائیں پر ایک بار آگے اور ایک بار پیچھے یہاں

Marfat.com

تک کہ اپنے دل میں کشایش اور نور محسوس کرنے لگے ہفتہ عشرہ اگر اس پر مداومت کرے تو ضرور اس پر حالات کا انکشاف ہوگا۔

مگر مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے یہ بیان کیا کہ قرآن مجید کو دائیں بائیں آگے پیچھے رکھا جائے اس میں مجھے تردد ہے کیونکہ اس صورت میں قرآن پاک کی بے ادبی پائی جاتی ہے اور یہ مقصد تو استخارۂ مسنونہ سے بھی حاصل ہو سکتا ہے پھر اس کی کیا ضرورت ہے۔

کشف حالات کے لئے جو طریقہ ہمارے والد مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے پسند فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ یَا خَبِیْرُ ان تین اسماء الٰہی کا شرایط مذکورہ سے یعنی اعتکاف غسل لباس خوشبو مصلے بغیر قرآن پاک رکھے اس طریقہ پر ذکر کرے جس طرح ذکر یک ضربی یا سہ ضربی میں بیان کیا گیا ہے۔

کشفِ ارواح

کشف ارواح کے واسطے مشائخ قادریہ کا جو طریقہ مجرب ہے وہ اس طرح ہے کہ مذکورۂ بالا شرائط کے ساتھ داہنی طرف سُبُّوْحٌ کی ضرب لگائے بائیں طرف قُدُّوْسٌ کی آسمان پر رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ کی اور قلب پر وَالرُّوْحِ کی۔

برائے حصول امورِ مشکلہ

رفع مشکلات اور حصول امورات کے لئے اپنی مذکورہ شرائط کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ اول تہجد کی نماز ادا کرے پھر دائیں طرف دل پر ضرب لگائے اور بائیں طرف یا وَہّاب کی اسی طرح ضرب سے پورا کرے۔

انشراح خاطر و رد بلیات

اس کے لئے یہ طریقہ ہے کہ اول اللہ کی دل پر ضرب لگائے اور لا الٰہ الا ھو کی اس طریقہ پر ضرب لگائے جس طرح نفی و اثبات میں ذکر کیا گیا ہے اور دائیں طرف الحیّ کی ضرب اور بائیں طرف القیوم کی ضرب لگائے۔

برائے شفائے مریض وغیرہ

جب دوکان داری میں خلل ہو یا دل پر کسی قسم کی پریشانی ہو یا رزق یا ملازمت وغیرہ کے لئے کام مقصود ہو تو چاہئے کہ اسماء الٰہی کے ذکر سے ان اسماء الٰہی کو اپنی حاجت و ضرورت کے موافق منتخب کر لے

نام کو دو تین یا چار ضربوں کے ساتھ ذکر کرے یعنی اگر شفائے بیمار کی دعا مقصود ہو تو یَا شَافِیُ دفع گرسنگی کے لئے یَا صَمَدُ کشایش رزق میں یَا رَزَّاقُ دفع دشمن میں یَا مُذِلُّ وغیرہ اپنے مطلب کے موافق مذکورہ طریقہ پر کسی اسمائے الٰہی کا ورد کرے۔

Marfat.com

پانچویں فصل

خاندانِ چشتیہ کے اذکار

مشائخ چشتیہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن چشتی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ ہی کی طرف یہ خاندان منسوب ہے اور چشت آپ [illegible] کا وطن [illegible] ہے ان سب سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہے۔

مولٰنا نے فرمایا ہے کہ حضرت معین الدین چشتی اُن بزرگ

ترین اولیا میں سے ہیں ان کے وصال کے وقت حضور اکرم کی زیارت سے

مشرف ہوا کرتے ہیں جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی پیشانی

مبارک پر یہ نقش ظاہر ہوا کہ حبیب اللہ مات فی حب اللہ

اللہ کا دوست خدا کی محبت میں مر گیا۔

اور مشائخ چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھ کو وہ راستہ بتائیے جو اللہ تعالیٰ کی طرف تمام راستوں سے بہت زیادہ قریب ہو اور اللہ کے نزدیک

وہ فضل اور اس کے بندوں پر آسان ہو۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم خلوت
میں ذکر کی ملاومت اور پابندی اپنے لئے لازم کرلو۔ پھر آپ نے دریافت
فرمایا کہ کس طریقہ پر ذکر کیا جائے تو حضور نے فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر کے
تین مرتبہ مجھ سے اس ذکر کو سنو پس حضور نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کو سنتے تھے پھر تین مرتبہ آپ نے اس
کو دُہرایا اور حضور نے سماعت فرمائی۔

اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حسن بصری رضی اللہ عنہ کو یہ طریقہ
تعلیم فرمایا اور اسی طرح درجہ بدرجہ مرشدوں کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا۔ اس
حدیث کو ہم نے ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا ہے اور اہل حدیث کے
قاعدہ پر تو اس میں طویل بحث ہے۔ پس جب مرشد مرید کو تلقین کرنے کا ارادہ
کرے تو اول اس کو روزہ رکھنے کا حکم دے اور اس کے لئے پنجشنبہ کا دن
بہتر ہے پھر اس کو دس مرتبہ استغفار اور دس مرتبہ درود شریف پڑھنے کی
ہدایت کرے اور اس امر پر توجہ دلائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد
فرماتا ہے۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ۔ اللہ تعالیٰ کو
کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حالت میں یاد کرتا ہے اور کوشش کرے کہ کوئی وقت
بھی ایسا نہ گذرے جو اس کی یاد سے غافل ہو۔

اور طالب کو آگاہ کردے کہ تیرا دل بائیں پستان سے دو انگل نیچے

Marfat.com

صنوبری شکل پر واقع ہے اس کے دو دروازے ہیں ایک اوپر کا اور دوسرا نیچے کا۔ اوپر کا وہ دروازہ ہے جو جسم سے ملا ہوا ہے اور نیچے کا دروازہ رُوح سے متصل ہے۔ لہٰذا اوپر کے دروازے کی کشادگی تو ذکر جلی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور نیچے کے دروازے کی ذکر خفی سے۔

ذکر جلی

جب طالب ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چہار زانو بیٹھ کر اپنے داہنے پیر کے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے رگ کیماس کو دبا کر بیٹھے۔ یہ ایک وہ رگ ہے جو زانو کے نیچے ران کی طرف اترتی ہے اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ طمانیت قلب اور سکون حاصل ہوتا ہے اور وساوس و خطرات پیدا نہیں ہوتے اور دل میں ایک عجیب قسم کی سرگرمی اور حدت پیدا ہو جاتی ہے

بس اس طریقہ پر اطمینان قلب سے قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور قوت قلبی سختی اور ایک قسم کی کشیدگی کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہے۔ اس طرز پر کہ لفظ لا کو ناف سے اٹھاتا ہوا اپنے لبوں تک کھینچے اور لفظ اللہ کا دماغ سے اشارہ کرکے ملفوظ کرے اس تصور کے ساتھ کہ تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے خارج کر دیا اور پھر [illegible] دل پر دوسرا ضرب کہ الا اللہ کی قوت قلبی اور [illegible] ضرب لگائے

اس نفی اثبات سے اگر طالب مبتدی ہے تو خدا کے سوا ہر چیز کی نفی معبودیت کا تصور کرے اور اگر درجۂ متوسط میں ہے تو نفی مقصودیت لو منتہی نفی وجود کا خیال ملحوظ رکھے۔

اور اس ذکر میں سب سے بڑی شرط اطمینان قلب اور معنی کا سمجھنا اور خیال رکھنا ہے نیز ذکر جلی کرنے والے کے لیئے یہ چیز مناسب ہے کہ وہ غذا میں درجہ تفریط اختیار نہ کرے بلکہ اس قدر غذا کھائے کہ چوتھائی حصہ پیٹ خالی رہے اور مرغن غذا سے بھی غافل نہ رہے تاکہ دماغ میں یبوست اور خشکی پیدا ہو کر پریشانی لاحق نہ ہو۔

پاس انفاس

اس ذکر کا یہ طریقہ ہے کہ سالک جس وقت یہ ذکر کرنے بیٹھے تو اپنے انفاس کو ملحوظ رکھے جس وقت سانس باہر نکلے تو اس کے ساتھ ہی لآ الٰہ کہتا ہوا تصور کرے کہ خدا کے سوا ہر چیز کی محبت اپنے دل سے نکال دی اور جب اندر کی طرف سانس لے تو اس کے ساتھ اِلّا اللہ کہہ کر داخل کرے اور اللہ تعالیٰ کی محبت قائم ہونے کا دل میں خیال کرے۔

رابطۂ قلب شیخ

Marfat.com

مشائخ چشتیہ کے یہاں مرشد کے ساتھ خلوص و محبت اور اصلی خلیفہ و تدبیر
وابستگی دل و تصور شیخ رکن اعظم خیال کیا جاتا ہے

چونکہ اللہ تعالیٰ کے مظاہر کثرت میں اس لئے ہر ایک سے خواہ وہ
نبی ہو یا فقیہ اس کا منتہا اظہار ہو کر اس کا معبود ہو گیا ہے اس لئے ... سے
مطابق لہٰذا اپنی عصمت کی بنا پر و نقیہ ہوتا ہے ... اعلیٰ ... پر
نازل ہوتا ہے حضور نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص ... ہے
تو اپنے ... ساتھ ... کے لیکن اس کے اور اس کے ... درمیان
اللہ تعالیٰ موجود ہوتا ہے۔

حضور نے ایک سیاہ فام لونڈی سے دریافت فرمایا ...
اس نے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا۔ حضور نے اس سے پوچھا ...
... تو اس نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور اس نے ... کہ یقیناً اللہ
تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے پس حضور نے فرمایا یہ ایمان دار ہے۔

لہٰذا سالک کے لئے بھی اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ
کی طرف متوجہ ہو اور اسی سے اپنا دل وابستہ رکھے گرچہ وہ عرش پر متمکن
ہو اور ... نور کو ... تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے ... جیسے کہ وہ ...
روشن چاند کے ... مانند ہے ... کی طرف متوجہ ہو جیسا کہ ...
اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

مراقبہ چشتیہ۔

جب ذکر کی نورانیت سے سالک منور ہو جائے تو پھر مرشد اس کو مراقبہ کرنے کا حکم کرے۔

مراقبہ رقیب سے مشتق ہے جس کے معنی نگہبان اور محافظ کے ہیں اور اور مراقبہ اس کا اس وجہ سے نام رکھا گیا ہے کہ بعض مراقبوں میں سالک اپنے دل کی حفاظت و نگہبانی کرتا ہے اور بعض میں اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے گویا اس کی نگہداشت اور حفاظت کرتا ہے جیسے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے پس مراقبہ کے وقت زبان سے یا دل سے اَللّٰهُ حَاضِرِیْ اَللّٰهُ نَاظِرِیْ اَللّٰهُ شَاهِدِیْ اَللّٰهُ مَعِیْ کا خیال اور تصور کرنا چاہیے۔ یا اس آیت کا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ (جان لے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے) یا مراقبہ میں اس کا خیال رکھے کہ اللہ میرے اور میرے قبلہ کے درمیان حاضر ہے اور میں اس کا مشاہدہ کرتا ہوں۔

شرائط چلہ کشی

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص چلہ کشی کا ارادہ کرے اس کے لیے لازم ہے کہ وہ جب تک چلے میں رہے ہمیشہ روزہ رکھے اور شب بیداری

کسے کھانے سونے بولنے اور لوگوں کی مصاحبت میں کمی کرے ہمیشہ جاگتے اور سونے میں وضو کا خیال رکھے اور ہمیشہ پیر کے ساتھ دل وابستہ رکھے غفلت کو ترک کرے بلکہ حرام خیال کرے ۔ پھر جب حجرے میں داخل ہو تو داہنا پیر اول رکھکر اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ کہے اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین مرتبہ پڑھے اور جب بایاں پیر داخل کرے تو یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیّ فِی الدُّنْیَا	یا اللہ تو میرا دین و دنیا میں کارساز
وَالْاٰخِرَۃِ کُنْ لِیْ مُعِیْنًا	ہے تو میرا مددگار رہو جس طرح
کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی	حضرت محمدؐ کا مددگار اور کارساز تھا
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ	مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اپنا عشق
مَحَبَّتَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ	نصیب کر اور اپنے جمال میں محو
حُبَّکَ وَاشْغَلْنِیْ بِجَمَالِکَ	رکھ اور اپنے مخلصین بندوں
وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الصَّالِحِیْنَ	سے کر دے اور اپنی ذات کی کشش
اَللّٰھُمَّ امْحُ نَفْسِیْ بَعْدَ مَا	سے میرے نفس کو نابود کر دے
ذٰلِکَ یَا اَنِیْسُ مَنْ لَا	اے اس کے انیس جس کا کوئی
اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ	انیس نہیں ہے اے میرے رب
فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ	مجھ کو تنہا نہ چھوڑ اور تو بہترین وارث

ہیں سے ہے۔

پھر مصلے پر کھڑا ہو کر اکیس ۲۱ مرتبہ یہ پڑھے:۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ	میں نے یک سو ہو کر اپنا منہ اسکی
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں
حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ	اور زمینوں کو پیدا کیا ہے۔ اور
	میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔

پھر دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں آیت الکرسی اور دوسری میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ پڑھے اور ان رکعات میں لمبا سجدہ کرے اور دعا میں بھی خوب کوشش کرے اور تاخیر کرے اس کے بعد پانچسو مرتبہ یَا فَتَّاحُ پڑھے۔ اس کے بعد ان اذکار میں مشغول ہو جن کا ذکر کیا جا چکا ہے یعنی ذکر جلی۔ پاس انفاس اور مراقبہ۔

کشف قبور و استفاضہ

سالک کو چاہئے کہ کشف قبو اور اہل قبور سے استفاضہ حاصل کرنے کی غرض سے قبرستان میں جس وقت داخل ہو تو دو رکعتوں میں سورہ اِنَّا فَتَحْنَا پڑھے پھر کعبہ شریف کو پشت کر کے میت کے سامنے ہو کر بیٹھے پھر ایک مرتبہ سورہ ملک۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور

Marfat.com

گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور سمت عراق کی جانب ... اس کے بعد گیارہ مرتبہ یا رب پڑھے اور بار دیگر آسمان کی طرف ... اور یا روح الروح کی دل میں پکار کر حاجت طلب کرے انشاء اللہ حاجت روا ہو جائے گی اس کے بعد صاحب ... فیض ... [illegible]

صلوٰۃ معکوس

فتاویٰ تتارخانیہ میں ایک نماز ہے جس کو صلوٰۃ معکوس کہا جاتا ہے ... صوفیوں اور فقہا کے اقوال سے چونکہ اس کا ذکر ... ثابت ... اس لئے اس کا ذکر نظر انداز کر دیا گیا ... [illegible]

نماز کن فیکون

[illegible]

[illegible] الذات حضرت ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

سو بار اور قُلْ هُوَاللّٰهُ ایک مرتبہ پڑھے پھر سو مرتبہ یہ کہے۔ اے دشواریوں کو آسان کرنے والے اور تاریکیوں کو روشن کرنے والے۔ اس کے بعد سو مرتبہ استغفار اور درود شریف پڑھے اور حضور قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اور تیسری رات کو بھی اسی طرح کرے اس کے بعد اپنے سر سے ٹوپی اتار کر اپنی آستین کو گردن میں ڈالے اور اللہ تعالیٰ سے رو کر تین مرتبہ اپنے مقصد کی دعا مانگے انشاء اللہ مقبول ہوگی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

نماز استسقاء میں چادر کا الٹنا چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اسی طرح امر مخفی کے اظہار کے لئے آستین کا گردن میں ڈالنا بھی کوئی ناجائز فعل نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض ناواقف اعتراض کرتے ہیں۔

چھٹی فصل

خاندانِ نقشبندیہ کے اذکار

نقشبندیہ حضرات امامِ طریقت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سب مریدین سے راضی ہو آپ کی ہی طرف اس خاندان کی نسبت ہے۔ مشائخ نقشبندیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قربت اور وصال حاصل کرنے کے تین طریقے ہیں۔ ایک تو ذکر جس میں سے نفی و اثبات ہے جو خاندان نقشبندیہ کے مشائخ سے منقول ہے۔

طریقہ نفی و اثبات

اس ذکر کا یہ طریقہ ہے کہ سالک بیرونی و اندرونی تفکرات و تردّدات وغیرہ یعنی لوگوں کی گفتگو سننا اور شور وغوغا اور انتہائی بھوک اور غضب وغصہ اور بہت زیادہ سیری وغیرہ سے اپنے کو مطمئن اور یکسو کر کے

Marfat.com

موت کا تصور اپنے سامنے کرکے اس کو یاد کرے اور جو گناہ اس سے
صادر ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت طلب کرے اس کے بعد اپنے دونو
ہونٹ اور آنکھیں بند کرکے اپنے سانس کو روکے اور دل سے لا کا تلفظ
کرے اس طریقہ پر کہ ناف سے اٹھاتا ہوا داہنی طرف اپنے کندھے تک لے جائے
پھر کندھے کو سر کی طرف جھکائے اور بائے اور الہ کا تلفظ کرے اس کے
بعد سختی کے ساتھ دل پر الا اللہ کی ضرب لگائے۔

مشائخ نقشبندیہ نے فرمایا ہے کہ حبس دم سے یہ فائدہ مرتب ہوتا
ہے کہ اس سے قلب میں ایک حدت پیدا ہو جاتی ہے اور طمانیت و سکون
حاصل ہوتا ہے آتش عشق الٰہی میں التہابی شان پیدا کرتا ہے اور خطرات
و وساوس کو رفع کرتا ہے نیز حبس دم کے لئے مناسب یہ ہے کہ بتدریج
تھوڑی دیر کی مشق کرے تاکہ بار نہ گذرے اور دماغ میں خشکی و یبوست پیدا
ہو کر پریشانی کا باعث نہ ہو۔ کیونکہ حبس دم سے غیر مفرط حبس مراد ہے پس
حضرات نقشبندیہ کے حبس دم میں اور اس حبس دم میں جو جوگیوں میں رواج
پذیر ہے بہت بڑا فرق ہے۔

نیز حبس دم کے اندر ذکر میں طاق عدد کا لحاظ رکھنا بھی عجیب خاصیت
رکھتا ہے یعنی اس طریقہ پر کہ اول اس کلمۂ توحید کو ایک سانس میں ایک
مرتبہ کہے پھر ایک سانس میں تین مرتبہ اسی طرح بتدریج چند روز کی مشق

Marfat.com

بیں اکیس مرتبہ تک پہنچائے اور اضافہ میں روزانہ طاق عدد ہی لی رکھے۔

اور ذکر نفی و اثبات میں سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ دل تمام خطرات و وساوس سے پاک کر اطمینان سے دل سے [illegible] اپنے [illegible] کے مطابق نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا اللہ تعالیٰ کے [illegible] کی نفی میں دل کا خیال و تصور رکھے اور اس کی معبودیت کا [illegible]

اگر کسی سالک نے اکیس مرتبہ تک پہنچنے کے باوجود [illegible] اور اس سے دل کو رجوع الی الحق کی کیفیت حاصل نہ ہو اور [illegible] اس پر کچھ اثر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ تین بار سے شروع کرے [illegible] اس ذکر کو پہنچائے اور تمام دوسرے مشاغل سے [illegible] حاصل کرے اور [illegible] چاہئے کہ اس کا عمل [illegible] سے نئے سرے سے [illegible] دوبارہ اس ذکر کو شروع کرے۔

ذکر اثبات مجرد

اس میں نفی و اثبات کے صرف لفظ اللہ کا ذکر [illegible] نقش [illegible] میں [illegible] نہیں بلکہ اس کو [illegible] باطن [illegible] زمانے کے بزرگوں نے اختیار کیا ہے۔

Marfat.com

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد مرشد سے سنا ہے کہ نفی و اثبات سلوک کیواسطے زیادہ مفید ہے اور اثبات مجرد جذب و کشش کے لئے اس ذکر کا یہ طریقہ ہے کہ لفظ اللہ کو حبس دم کے ساتھ اپنی ناف سے سختی کے ساتھ کہتا ہوا دماغ تک پہنچائے اور تھوڑی تھوڑی تعداد بڑھاتا جائے بعض حضرات تو اس کو ایک سانس میں ایک ہزار مرتبہ کہہ لیتے ہیں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو میرے مرشد کی مریدوں میں سے تھی کہ وہ اسم ذات کو ایک سانس میں ہزار مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ کہہ لیا کرتی تھی اور میرے والد مرشد ابتدائے سلوک میں نفی و اثبات کو ایک سانس میں دو سو مرتبہ کہا کرتے تھے۔ واللہ اعلم

مُراقبہ

اللہ تعالیٰ تک رسائی کا دوسرا طریقہ مراقبہ ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول ناف کے نیچے تھوڑا سا اپنا سانس بند کرکے پوری توجہ کے ساتھ حواس مدرکہ سے مجرد بسیط کے معنی کی طرف جس کو ہر شخص اللہ کا نام تلفظ کرنے وقت تصور کرتا ہے متوجہ ہو مگر ایسے بہت کم لوگ ہیں جو اس بسیط معنی کو لفظ سے علیحدہ کر سکیں اس لئے طالب کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ ان معنی بسیط کو الفاظ سے علیحدہ کرے اور خطرات و وسواس سے دل کو

Marfat.com

خالی کرکے غیر اللہ کی طرف سے توجہ ہٹا کر ہمہ تن اُسی کے تصور میں محو ہو جائے
بعض لوگوں سے چونکہ اس قسم کا تصور اور ادراک نہیں ہو سکتا ہے اس لئے بعض مشائخ نے ایسے لوگوں کے لئے دعا کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ ہمیشہ دل سے اس طرح کہا کرتے کہ اے میرے پروردگار تو ہی میرا مقصود ہے اور تیرے ما سوا سے بیزار ہو کر تیری طرف راغب و متوجہ ہوا یا اس کی مانند اور کوئی دعا کرے۔

اور بعض مشائخ نے ایسے لوگوں کے لئے خلائے محض یا نور بسیط کا تصور کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ کیونکہ طالب اس تصور سے بتدریج توجہ نور کی طرف پہنچ جاتا ہے۔

خلائے محض سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کو تمام اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سے سادہ روشنی مراد ہے۔

پیر سے اعتقادِ کامل

وصالِ الٰہی کا تیسرا طریقہ ہے اور درحقیقت یہ طریقہ اور سارے سب راستوں سے زیادہ قریب ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرید میں قابلیت نہیں ہوتی مگر اس کے خلوص، محبت، حسن اعتقاد کی بنا پر مرشد اس کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے اور طریقت سے آراستہ

کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو اور اگر تم سے یہ نہ ہو سکے تو ان لوگوں کے
ساتھ صحبت رکھو جو اللہ سے صحبت رکھتے ہیں۔ عارف باللہ شیخ عبدالرحیم
قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ مشائخ طریقت کے کلام کا یہ مقصد ہے کہ پہلے
تو کامل بیداری اور ہوشیاری کا حصول کرے جو تجلی ذاتی کے اظلال کا
ایک پرتو ہے تاکہ دنیاوی تعلقات و علایق سے رہائی حاصل ہو۔ اور
اگر یہ نہ ہو سکے تو ان لوگوں سے تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ جو اس پرتو سے
مشرف ہو چکے ہیں اور اپنے نفس و علایق ماسوا سے نجات حاصل
کئے ہوئے ہیں۔ کُونُوا مَعَ الصّٰادِقِیْنَ (سچوں کے ساتھ رہو)
اس آیت قرآنی میں مرشد کے ساتھ رابطہ و وابستگی کا ایک اشارہ
ہے۔ اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا درجہ حاصل کئے ہوئے ہے تو اسکی
توجہ سے تھوڑی سی مدت اور وقت میں وہ فیض حاصل ہو جاتا ہے
جو برسوں کی محنت میں بھی حاصل نہیں ہوتا۔

اور مرشد سے رابطہ و وابستگی کی شرط یہ ہے کہ اس کو یاد داشت کی
مشق دائمی حاصل ہو اور قوی نسبت و توجہ رکھتا ہو۔ پس جب ایسے مرشد کی
صحبت حاصل ہو جائے تو اپنے دل کو سوائے اسکی محبت کے ہر چیز کے
تصور اور خیال سے پاک صاف رکھے اور اس سے فیض حاصل ہونے کا منتظر
رہے اپنی دونوں آنکھیں بند کرے یا کھول لے اور مرشد کی دونوں آنکھوں

Marfat.com

سے درمیان غور کرتا ہے پس جب اس دانست سے کسی مرکز پر ذہن آنا شروع ہو تو نہایت قلب کے ساتھ اس کو تھامے رہے اور اس کی حفاظت کرے۔ اور جب مرشد کا وجود سامنے نہ ہو تو اس کی صورت محبت لطیف سے سامنے نظر رکھے اس کا تصور بھی دل کا مدد دے گا۔ اس کی صحبت سے نسبت حاصل ہے

مرشد کے لئے یہ صفت شرائط میں داخل ہے کہ وہ منتہی و مرشد ہو پہنچا ہوا اور تجلیات ذاتیہ سے نوازا ہو اور اس حدیث کے مصداق ھُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھنے سے خدا یاد آجائے ان کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو اور اس حدیث کے موافق ھم جلساء اللہ اولیاء اللہ خدا کے ہم نشین ہیں ان کی صحبت سے صحبت کے فوائد حاصل ہوں۔

اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جن کی صحبت سے فوائد کثیرہ حاصل ہوتے ہیں اور ان کا ہم صحبت کبھی محروم نہیں رہتا جس بزرگ مرشد کی صحبت و قربت سے دنیا سے بے رغبتی اور ہر شے سے دل بے نیاز ہو کر حق تعالیٰ کی طرف راغب و متوجہ ہو اسکی صحبت اور اس سے حسن عقیدت بہت اکسیر اعظم ہے اور اگر یہ بات حاصل نہ ہو اور دل میں دنیا کی تعلقات الجھنوں سے بے رغبتی پیدا نہ ہو تو سمجھ لے اپنا گراں مایہ وقت اور ضائع کرنے کے مترادف ہے ایسی مرشد کی صحبت سے [illegible]

بہتر ہے۔ ضروری ہے کہ عام لوگوں کی رغبت اور حسن اعتقاد پر دھوکہ نہ کھائے اور ہر مرشد سے بیعت پر آمادہ نہ ہو جائے بلکہ بیعت طریقت اس مرشد کامل سے کرنی چاہیئے جس کی ولایت کی علامت ظاہر اور واضح ہوں۔ اسی کی طرف حضرت مولانا رومؒ نے اشارہ فرمایا ہے

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نشاید داد دست

مرشد کی محبت اور حسن اعتقاد بہترین چیز ہے اور اس سے بڑے فواید حاصل ہوتے ہیں لیکن افراط و تفریط ہر فعل میں معیوب چیز ہے اس قدر زیادتی بھی اچھی نہیں ہے جس پر صورت پرستی کا اطلاق ہونے لگے اور شریعت کی مخالفت پائی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے۔

سالک کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ کسی شکل اور ہیئت پر قائم ہو اور اس کو اس سے کوئی حالت و کیفیت حاصل ہو تو اس شکل میں کوئی تبدل و تغیر اختیاراً نہ کرے اگر کھڑا ہوا ہے تو کھڑا رہے اور اگر بیٹھا ہوا ہے تو بیٹھا رہے کھڑے ہونے کی صورت اختیار نہ کرے۔

اور کچھ مشائخ ایسے ہیں کہ وہ سالک کو یہ ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے دل میں اسم ذات کو سونے سے لکھا ہوا تصور کرے۔

Marfat.com

مولنا بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ ان کو خواجہ ہاشم بخاریؒ نے اسم ذات لکھنے کے لئے ہدایت فرمائی اس وقت آپ کی عمر دس سال کی تھی آپ نے اس کی اس قدر مشق کی کہ دل میں نقش کالحجر ہوگیا ایک مرتبہ آپ کسی کتاب کے لکھنے میں معروف تھے کہ آپ اسم ذات کو تقریباً چار ورقوں میں تحریر فرما گئے اور آپ کو مطلق اسکی خبر نہ ہوئی۔

خواجہ محمدؒ باقی صاحب کے متعلق آپ کے والد صاحب کا بیان ہے کہ آپنے ان کو دیکھا کہ آپنے انگوٹھی سے اپنی چاروں انگلیوں پر ہر کام اور گفتگو کرتے ہیں کچھ لکھا کرتے تھے آپ نے جب ان سے دریافت کیا کہ آپ کیا تحریر فرماتے ہیں تو جواب دیا کہ میں نے ابتدائے سلوک میں اسم ذات کے لکھنے کی مشق کی تھی اب میں اس کا ایسا عادی ہوگیا ہوں کہ اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم۔

اصطلاحاتِ نقشبندیہ

حضرات نقشبندیہ کے یہاں چند اصطلاحیں ہیں جن پر ان کے طریقہ کی بنیاد ہے ان میں سے بعض اصطلاحوں میں تو انہی مذکورہ اوراد و اشغال کی طرف اشارہ ہے اور بعض ان کی شرائط تاثیرات پر مشتمل ہیں جن کا بیان حسب ذیل ہے:-

Marfat.com

(۱) ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن
(۵) یادکرد (۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت ۔۔

یہ آٹھ اصطلاحیں خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں اور یہ تین اصطلاحیں خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہیں ۔

(۱) وقوف زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی ۔

ہوش در دم

اس سے مراد ہوشیاری و بیداری ہے یعنی اپنی ذات کا ہر سانس پر اس بات کا خیال اور لحاظ رکھنا کہ وہ ذکر میں مصروف ہے یا غافل یہ طریقہ دائمی حضوری اور اس قسم کی ہوشیاری کے لئے مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب اس سے آگے بڑھکر سلوک میں قدم رکھے تو اپنی ذات میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد غور و تامل کرتا ہے کہ عرصہ میں غفلت آئی یا نہیں اگر اس درمیان میں غفلت پیدا ہوگئی تو اس سے توبہ و استغفار کرکے کوشش کرے کہ آئندہ یہ چیز پیدا نہ ہو اسی طرح ہمیشہ اس بات کو ملحوظ رکھے یہاں تک کہ دائمی حضوری کے درجہ تک پہنچ جائے اس غور و تامل کا نام وقوف زمانی ہے جس کو خواجہ نقشبندؒ نے استخراج فرمایا ہے کیونکہ انہوں نے محسوس فرمایا ہے کہ ہر تنفس میں عالم العلم کی طرف متوجہ ہونا سالک متوسط

کے حالات کو پریشانی میں ڈالتا ہے اس لئے تو استغراق مناسب ہے
اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس طرز پر کہ اس کو اپنے متوجہ ہونے کے دوران
میں حالات میں کوئی مزاحمت واقع نہ ہو۔

نیز مولانا نے فرمایا کہ یہ وقوف زمانی اولیٰ ہے کیونکہ
حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس
پر غلبہ حاصل کیا اور آخرت کے واسطے عمل کرنے میں مصروف رہا۔ اور
اعظم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں بیان فرمایا کہ اس سے
کہ تمہارا حساب لیا جائے تم اپنی جانوں کا محاسبہ کر لو اور ان کو تولو اس سے
پہلے کہ تمہارے اعمال تولے جائیں اور تیار ہو جاؤ اس دن کے واسطے
جس دن تم خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی چیز پوشیدہ
نہ رہ سکے گی۔

نظر بر قدم

اس سے یہ مقصود ہے کہ سالک اس چیز کو اپنے اوپر واجب سمجھے
کہ وہ چلنے پھرنے میں کسی وقت بھی سوائے اپنے قدموں کے اور کسی چیز پر
نظر نہ ڈالے اور بیٹھنے کی حالت میں بھی اپنے سامنے متوجہ رہے اور
طرف نہ دیکھے اس لئے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز چیزوں

نظر ڈالنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور جس چیز کی وہ طلب میں ہوتا ہے اس میں رکاوٹ حائل کر دیتا ہے نیز لوگوں کی آوازوں کو سننا اور ان کو گفتگو کی طرف متوجہ ہونا یہ بھی نظر کا ہی حکم رکھتا ہے اس لئے اس سے بھی بے نیاز رہنے کی کوشش کرے۔

میرے والد مرشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نظر بر قدم مبتدی کے واسطے مناسب ہے اور منتہی کے لئے یہ چیز ضروری بلکہ واجب ہے کہ وہ اپنے حالات میں سیاحت کا غور کرے کہ وہ کس نبی کے نقش قدم پر گامزن ہے، کیونکہ بعض اولیاء کرام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوتے ہیں اور ان کو جامعیت کمال کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر و علیٰ ہذا القیاس بعض دوسرے نبیوں کے قدم پر پس جب منتہی اپنے رہبر و پیشوا کو پہچان لے تو پھر اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے حالات اور واقعات میں اپنے پیشوا کے حالات و واقعات کے ساتھ مناسبت پیدا کرے۔ واللہ اعلم۔

سفر در وطن

اس کے یہ معنی ہیں کہ سالک ان صفات خبیثہ سے جو انسان میں پائی جاتی ہیں متنفر اور اعراض کر کے فرشتوں کی صفات فاضلہ کی طرف ترقی کرے

اور ان کے اکتساب میں کوشاں رہے۔

لہٰذا سالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کی حالت پر متوجہ اور نگراں رہے کہ آیا اس میں کچھ دنیا و مخلوق کی محبت باقی ہے یا نہیں۔ جب اس حالت سے واقفیت ہو جائے تو از سر نو توبہ و استغفار کرے اور اس کو اپنا بت خیال کرے کیونکہ جو چیز راہ خدا میں حائل ہو وہ یقیناً بت ہے اس کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے لَآ اِلٰہَ سے یہ قصد کرے کہ میں نے فلاں شے کی محبت کو دل سے خارج کر دیا اور اِلَّا اللہ سے یہ تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں نے دل میں قائم کر دی۔

اور اس کی یہ وجہ ہے کہ غیر اللہ کی محبت کی رگیں دل کے اندر بہت پوشیدہ ہیں جن کا نکالنا انتہائی کوشش اور جستجو کے بغیر ممکن نہیں ہے نیز سالک اس چیز پر بھی غور کرے کہ اس کے دل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے تخیلات تو جاگزیں نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو ان کو بھی اس کام کی مداومت سے رفع کرنے کی کوشش کرے۔

خلوت در انجمن

اس کا یہ مقصد ہے کہ سالک لکھنے پڑھنے کھانے پینے چلنے پھرنے کام کرنے اپنے تمام حالات اور ہر صورت میں دل سے خدا کے ساتھ مشغول

Marfat.com

رکھے اور مذکورہ اشغال واذکار کی مشغولی کے وقت خدا کی طرف متوجہ رہنے کا اپنے اندر ملکہ راسخہ پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ — مرد وہ لوگ ہیں جنکو سوداگری

وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ — اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر

سے غافل اور لاپرواہ نہیں کرتی۔

لیکن حق یہ ہے کہ فقرا کے لباس میں رہنا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اس طرز پر مصروف رہنا کہ لوگوں پر پوشیدہ نہ رہے اس میں اکثر دکھاوٹ اور ریا کی شان پائی جاتی ہے اور لوگ بھی ریاکاری پر محمول کرتے ہیں اس لئے بہتر صورت یہ ہے کہ اپنی وضع قطع لباس علم و دیانت داری کی شان تو اجتہاد فی الطاعات اور عبادت گذاروں جیسی ہونی چاہئے اور دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ وابستہ اور مشغول ہونا چاہئے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے اسی مضمون کو فارسی کے شعر میں ادا فرمایا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ تو اپنے اندرو باطن سے آشنا و واقف کار رہ اور ظاہر سے بیگانوں کی طرح ایسی پیاری و بہتر روش جہاں میں بہت کم ہے

یاد کرد

Marfat.com

اس اصطلاح سے حضراتِ نقشبندیہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر دوامی ہو
ہے خواہ وہ نفی و اثبات کی صورت میں ہو یا اثبات مجرد سے جیسا کہ پہلے
سابق میں مذکور ہو چکا ہے یعنی ہمیشہ اس ذکر کی تکرار کرتا ہے جس کی
نے ہدایت فرمائی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی حضوری حاصل ہو جائے۔ حضرت
خواجہ نقشبندؒ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ذکر سے یہ مقصد ملحوظ ہوتا ہے کہ
سالک ہمیشہ عظمت و محبت کے ساتھ حق تعالیٰ کے ساتھ حاضر رہے ہو
ذکر یا یاد کے معنی ہیں کہ سالک سے غفلت کی کیفیت زائل ہو جائے۔

بازگشت

اس سے یہ مطلب ہے کہ سالک جب ذکر کرنے کے بعد [illegible]
الٰہی کی طرف متوجہ ہو اور رجوع کرتا ہے [illegible]
اس طرح عرض کرتا ہے کہ تو ہی میرا مقصود اور مطلوب ہے [illegible]
میں نے دنیا و آخرت کو چھوڑا ہے اپنی نعمتیں مجھے عطا فرما [illegible] اپنا وصال
و جمال نصیب کر۔

والد محترم قدس سرہ سے میں نے سنا کہ ارشاد فرماتے تھے کہ ذکر
میں یہ چیز شرطِ عظیم ہے کہ سالک کو اس سے غافل اور بے توجہ نہ ہونا چاہیے
کیونکہ ہم نے جو کچھ پایا ہے اسی کی برکت سے پایا ہے۔

Marfat.com

یعنی ذاکر جب کلمہ طیبہ دل سے کہے تو اس کے بعد اس طرح کہے کہ الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری ہی رضا میری اصل مراد ہے۔ کیونکہ یہ کلمہ ہر نیک اور بد دل کو فائدہ پہنچانے والا ہے اس لئے ہر دم اخلاص تازہ کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہئے تاکہ غیر اللہ سے قلب صاف ہو جائے اور اگر ذاکر اس قسم کے اخلاص کو محسوس نہ کرے تو پھر کلمۂ مذکور کو تقلید مرشد کے طریقہ پر کرنا اختیار کرے انشاء اللہ مرشد کی برکت و فیض سے اس کو اخلاص حاصل ہوگا۔ اور اس کو ذکر میں اس وجہ سے شرط عظیم قرار دیا گیا ہے کہ اکثر ذاکر دل میں سرور و مسرت سے وسوسے اور خطرات پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اس پر وہ مغرور ہو کر اسی کو مقصد ذکر قرار دے لیتا ہے حالانکہ یہ چیز اس کے حق میں سم قاتل کا اثر رکھتی ہے۔

نگاہداشت

اس سے نفسانی وسوسے اور خطرات کا دور کرنا مدنظر ہوتا ہے سالک کو ہر دم ہوشیار اور بیدار رہنا چاہئے اور اپنے دل کو کسی خیال یا خطرے کی قیام گاہ نہ بننے دے تاکہ وہ اس پر غلبہ حاصل نہ کر سکیں خواجہ نقشبندؒ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سالک کے لئے مناسب ہے

Marfat.com

کہ جس وقت بھی دل میں کسی خطرے کا خیال پیدا ہو اس کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی اسکی تردید کردے۔ کیونکہ جب وہ ظاہر ہو جائے گا تو نفس اس سے متاثر ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا اور پھر اس کا رفع کرنا دشوار ہوگا پس یہ نگہداشت ایک ایسا طریقہ ہے جس سے ذہن کو خطرات اور وسوسہ نفسانی سے خالی کرنے کا ملکہ حاصل کیا جاتا ہے۔

یاد داشت

یادداشت اللہ تعالیٰ کی حقیقت کی طرف اس خالص توجہ اور خیال کا نام ہے جو بغیر کسی الفاظ و تخیلات کی مدد سے حاصل ہو اور حقیقتاً اس قسم کی مشغولیت کا حاصل ہونا فنائے تام اور بقائے کامل کے بعد ہی ممکن ہوتا ہے۔ یوں سمجھا جائے کہ یادداشت ذات مقدس سے اس دھیان و تصور کا نام ہے جو بغیر کسی الفاظ اور تخیلات کے ذریعہ پیدا ہو اور یہ دولت درجۂ اعلیٰ کے منتہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔

وقوف زمانی

وہ چیز ہے جو ہوش در دم کے ماتحت درج بیان میں لائی گئی ہے یعنی ہر ساعت کے بعد اس بات کو مدنظر رکھنا کہ غفلت حاصل ہوئی

Marfat.com

یا نہیں اگر غفلت پیدا ہوگئی تو اس سے توبہ و استغفار کرنا اور آئندہ کے لئے اس کو رفع کرنے کی کوشش کرنا۔

وقوفِ عددی

ذکر کی حالت میں عدد طاق کو ملحوظ رکھنے کا نام ہے اس کا بیان بھی پہلے گذر چکا ہے۔

وقوفِ قلبی

سے قلب کی وہ سمت مراد ہے جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے واقع ہے اور اس توجہ میں بھی اسی قسم کی حکمت مضمر ہے جیسی ضربات کی رعایت میں پائی جاتی ہے یعنی غیر اللہ کی توجہ باقی نہ رہے اور بیرونی خطرات دل میں راہ نہ پا سکیں تاکہ رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف کامل توجہ حاصل ہو جائے۔

اور توجہ دلی اس طریقہ پر ہو کہ دوران ذکر میں اسکی کیفیت پر واقف ہے اور ذکر حق میں مصروف و مشغول رکھے اور دل کو کسی وقت بھی ذکر اور اس کے مفہوم سے غافل نہ ہونے دے۔ خواجہ نقشبندؒ نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر میں ضروری قرار نہیں دیا ہے اور ان کے نزدیک وقوفِ قلبی صرف دورانِ ذکر میں لازم ہے جس طرح رابطۂ

Marfat.com

مرشد اور مراقبات لازم ہیں کیونکہ ذکر سے جو مقصود ہے وہ غفلت کو رفع کرنا ہے اور یہ تدبیر و قوت قلبی کے ساتھ نہیں ہوتا۔

تصرفاتِ نقشبندیہ

مشائخ نقشبندیہ کے تصرفات کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً کسی مقصد و مراد پر اپنی ہمت و توجہ قائم کر کے اس مقصد کو حاصل کر لینا۔ طالب پر اپنا اثر ڈالنا۔ مریض سے کسی بیماری کو سلب کرنا۔ کسی کے خطرہ پر توجہ کا نفوذ کرنا۔ لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنا تاکہ وہ مجذوب و مطمئن ہو جائیں۔ یا اپنے خیالات میں تصرف کرنا تاکہ واقعات عظیمہ ان میں نقش ہو جائیں۔ اہل اللہ کی نسبت سے بہرہ ور ہو جانا خواہ وہ زندہ ہوں یا اہل قبور۔ دلوں سے خطرات قلبی اور تذبذبانہ کیفیات کا منقطع ہونا۔ آئندہ واقعات کا منکشف ہونا۔ نازل شدہ بلا کا دفع کرنا۔ ان کے علاوہ اور بہت سے تصرفات ہیں نمونہ کے طور پر بعض تصرفات کا بیان کیا جاتا ہے۔

توجہ دینے کا طریقہ

اس قسم کے تصرفات نقشبندیوں کے کامل مشائخین سے وابستہ ہیں جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا مرتبہ حاصل کئے ہوئے ہوں اور ان کی

Marfat.com

بہت بڑی شان ہے۔ باقی اکابرین کے علاوہ طبقہ متوسلین ہیں جو توجہ دینے کا طریقہ رواج پذیر ہے وہ اس طریقہ پر ہے کہ مرشد طالب کے قلب کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری نسبت سے اس پر اثر انداز ہو اور اطمینان قلب کے ساتھ اپنی نسبت میں محو ہو جائے پھر مرشد کی نسبت طالب کی استعداد اور لیاقت کے مطابق اس کی طرف انتقال کی صورت اختیار کرے گی۔ اور یہ تصرف اس وقت متاثر ہو گا جبکہ مرشدان بزرگوں کی نسبتوں میں سے کسی نسبت کا حامل ہو اور اس درجہ اس کا ملکہ حاصل ہو کہ ہر وقت اس پر اس کو قابو ہو۔ اور بعض نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے قلب پر ضرب لگانے کو بھی اضافہ کرتے ہیں اور طالب کے موجود نہ ہونے پر اسکی صورت کا تصور کر کے توجہ دیتے ہیں۔

حقیقتِ ہمّت

اس سے آرزو اور طلب کی صورت میں عزم مصمم اور طمانیت قلب مد نظر ہوتا ہے اس طریقہ پر کہ سوائے اپنی مراد کے و مقصد کے دل میں اور کسی قسم کا خیال و خطرہ پیدا نہ ہو۔ جس طرح پیاسے کو جب پانی کی طلب ہوتی ہے تو پھر اس خیال کے سوا کوئی خیال اس کے ذہن میں نہیں سماتا اور پانی ہی کی جستجو کرتا ہے۔

Marfat.com

مولانا فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک قابل اعتماد بزرگ نے بیان فرمایا کہ بعض مشائخ نفی و اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه سے یہ تصور کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کو ٹالنے والا نہیں اور کوئی عزت دینے والا نہیں اللہ کے سوا۔ یا اس کے مناسب اور جو کچھ مدعا ہو اللہ کے سوا

سلب مرض

اس سے کسی بیماری کو دور کرنا مقصود ہوتا ہے۔ صاحب نسبت مرشد اس میں اپنی ذات کو بیمار تصور کرتا ہے اور یہ ذہن نشین کر لیتا ہے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس خیال کو اس درجہ مستحکم کر لیا جاتا ہے کہ بجز اس تصور کے سوا اور کسی قسم کا خیال و خطرہ اس کے دل میں نہیں رہتا پس مریض کی بیماری اس کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ چیز اللہ نے بندوں میں اپنی صنعت اور عجائبات قدرت سے ہے۔

سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا مصیبت میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت یعنی مرشد دو رکعت نماز پڑھ کر خشوع قلب اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور زبان سے بھی یہ کلمات ادا کرے یا مَنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ ۔ اس مناجات اور تضرع

Marfat.com

دوران میں التجا کرے کہ الٰہی فلاں شخص کی بیماری یا گنہگاری کی عادت زائل ہو جائے اور دوسرا طریقہ توبہ بخشی کا ہے۔

طریقہ توبہ بخشی

اس کی یہ صورت ہے کہ مرشد اپنی ذات کو وہ گنہگار خیال کرے جس سے توبہ کرانی مقصود ہے۔ پھر اپنی نسبت اور توجہ سے اس تصور کے ساتھ اثر انداز ہو جیسے کہ دونوں ذاتوں میں انصال ہو گیا ہے ایک دوسرے کی ذات دونوں آپس میں مل گئیں ہیں۔ اور پھر از سر نو اسی طرح نسبت کا اثر ڈالتا ہے اور معصیت و گناہوں سے شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے پس وہ گنہگار بہت جلد توبہ کی طرف مائل ہو جائے گا۔

طریقہ تصرف قلوب

یعنی لوگوں کے دلوں پر توجہ کا اس طریقہ پر اثر ڈالنا کہ ان کے قلوب میں محبت پیدا ہو جائے یا ان کے محل ادراک میں تصرف کرنا جس سے ان میں واقعات نقش پذیر ہو جائیں اس کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی نسبت کی توجہ سے طالب پر اثر انداز ہو اور اس کو اپنے مقابلہ میں قریب بٹھانے پر محبت یا واقعہ کی صورت کو تصور کر کے اطمینان قلب کے ساتھ اس کی

طرف متوجہ ہو لہٰذا اس میں اس اثر کی بدولت محبت پیدا ہو جاتی ہے

یا جو واقعہ ذہن نشین کرانا مقصود ہو اس کی صورت منقش ہو جاتی ہے۔

نسبت اہل اللہ سے مطلع ہونا

بزرگانِ دین اور اہل اللہ کی نسبت سے خبردار اور مطلع ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب اگر وہ بزرگ بقیدِ حیات ہو تو اس کے سامنے بیٹھے اور اگر وہ وصال پا چکا ہو تو اس کی قبر کے پاس بیٹھے اس کے بعد اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر کے اپنی روح کو اس کی روح تک پہنچائے تھوڑی دیر تک محو رہے جب اپنی روح اس روح کے وصال میں ڈال رہے تو وہ اپنی ذات کی طرف اس کو متوجہ کرے اس کے بعد جس کیفیت کو اپنی ذات میں محسوس کرے وہی اس شخص کی نسبت تصور کرے۔

طریقہ اشراف خواطر

یعنی دل کی باتوں کا حال معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی اور مطمئن کر کے اپنے دل کا اثر دوسرے نفس تک پہنچائے جس کے دل کا حال معلوم کرنا ہے اس کے بعد پلٹ کر اوپر توجہ کرنے کی شکل میں جو بات اس کے دل میں محسوس ہو وہ دل کا

شخص کے دل کی بات تصور کرے۔

طریقہ کشفِ وقائع آئندہ

آئندہ ہونے والے واقعات کا حال معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو سوائے اس واقعے کے معلوم ہونے کے انتظار کے اس طرح پاک و صاف اور مطمئن کرے کہ کسی قسم کا کوئی خیال اور خطرہ اس میں وارد نہ ہو جب اس کا انتظار اس حد تک پہنچ جائے جس طرح پیاسے کو پانی کا انتظار اور بینائی لاحق ہوتی ہے تو پھر اپنی رُوح کو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق ملاءِ اعلیٰ یا ملاءِ اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے اور اُنہی کی طرف یک سوئی سے متوجہ ہو جائے۔ لہٰذا بذاتِ واقعات کی صورت میں یا بیداری کی حالت میں یا کسی واقعے کو دیکھ کر یا بذریعہ خواب جملہ تمام حالات کا اس پر انکشاف ہو جائے گا۔

ملاءِ اعلیٰ ملائکہ کروبین کو کہتے ہیں جو بارگاہِ صمدیت کے مقرب فرشتے ہیں اور قضا و قدر کے محل اسرار ہیں۔ اور ملاءِ اسفل وہ فرشتے ہیں جو مراتب و درجات میں ان سے نیچے ہیں۔

طریقہ ردِ بلا

Marfat.com

نازل شدہ بلا کے رفع کرنے [illegible]
صورت میں آ جمع کر کے [illegible]
ساتھ تقسیم کئے اور اپنے قلب کو طاقت سے [illegible]
اپنی روح کو [illegible] تھوڑی دیر [illegible]
کرنا شروع کرے [illegible]
دیکھے تو قریب [illegible]
[illegible]

[illegible]

جاننا چاہئے [illegible]

جو اپنی ذات میں حقایق کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ ہیں جیسا کہ شیخ موصوف اور ان کے تابعین کے کلام سے ظاہر ہیں. یا یہ لطائف ستہ نفس ناطقہ کے اعتبارات اور جہات کی حیثیت سے ہیں کہ وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے قلب کے ساتھ موسوم ہے اور دوسرے اعتبار کے اس کو روح کہتے ہیں اسی اعتبار سے اور باقی لطیفے۔ اور میرے والد مرشد کا بھی قول مختار ہے اور مجھ کو ان لطائف کی اس طرح شکل ذہن نشین کرائی کہ اول ایک دائرہ کی شکل بنا کر بتلایا کہ یہ دل ہے پھر اس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور اس کو فرمایا کہ یہ روح ہے یہاں تک کہ چھٹا دائرہ بنایا اور فرمایا کہ یہ حقیقت انسانی ہے جس کو اَنا سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

نیز میں نے والد مرشدؒ سے سنا کہ بعض لطیفے بعض کے اندر ہیں اور اس کے متعلق اس حدیث سے استدلال فرماتے تھے جو صوفیوں میں مشہور ہے کہ بے شک انسان کے جسم میں دل ہے اور دل میں روح آخر لطائف ستہ تک اسی طرح۔ خلاصہ یہ کہ حضرت مجدد صاحبؒ کا یہ مقصد ہے کہ ان لطیفوں میں سے ہر ایک لطیفے کو بدن کے بعض اعضاء سے ایک ربط و تعلق ہے۔ لہذا قلب کا تعلق بائیں پستان کے نیچے دو انگلی پر ہے اور روح کا ارتباط دل کے مقابلہ میں داہنے پستان کے نیچے ہے سر داہنے پستان کے اوپر کچھ وسط سینہ کی طرف مائل ہے اور خفی بائیں

پستان کے اوپر وسط سینہ کی طرف واقع ہے اور اخفیٰ کا مقام خفی کے بین اوپر پایا جاتا ہے اور سر وسط میں واقع ہے نفس کا مقام دماغ کے بطن مقدم میں اور اعضائے مذکورہ میں سے ہر ایک عضو میں نبض کی مانند ایک حرکت پائی جاتی ہے۔

طریقہ مجددیہ میں اس حرکت کی محافظت اور اس کو اسم ذات سے منور کرنے کا حکم فرمایا جاتا ہے اس کے بعد نفی و اثبات کی ہدایت ہوتی ہے لفظ لا کو تمام مذکورہ لطیفہ پر پھیلایا جاتا ہے اور الا اللہ کو دل پر ضرب لگائی جاتی ہے۔

نیز آپ کے تابعین کے کلام سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر لطیفہ کا نور اور رنگ جداگانہ ہے قلب کا نور زرد ہے اور روح کا سرخ سر کا نور سفید خفی کا سیاہ اور اخفیٰ کا سبز نور ہے سر مقام قلب اور اخفیٰ کے درمیان واقع ہے اور اخفیٰ سب لطیفوں سے زیادہ لطیف اور احسن ہے اور روح لطائف میں سب سے بڑی ہوتی ہے۔

مشائخ مجددیہ میں یہ معمول ہے کہ اسم ذات سے ذکر و توجہ قلب اور توجہ کے ساتھ لطائف مذکورہ میں سے ہر لطیفہ میں القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت محسوس کرتا ہے ... کرتے

Marfat.com

ساتھ اسم ذات کے ذکر کی ہر لطیفہ پر تکمیل کرائی جاتی ہے اور ہر لطیفہ کا ذکر قوی ہونے اور بیدار ہونے کے بعد نفی و اثبات کی تعلیم فرمائی جاتی ہے کہ زبان خیال سے کلمہ لا کو ناف کے نیچے سے اٹھا کر دماغ تک لے جائے اور الٰہ کو داہنے کندھے پر سیدھے پستان پر لے جائے اور الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیلاتا ہوا دل پر ضرب لگائے۔

Marfat.com

ساتویں فصل

حقیقتِ نسبت

[illegible]

Marfat.com

حاصل ہو جاتی ہے۔ لہذا نسبت کی یہ دو جنسیں ہیں تشبہ ملکوت اور تطلع جبروت اور ہر جنس میں بہت سی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ان اقسام میں سے ایک نسبتِ عشق و محبت ہے اس میں قلب کے اندر محبت کی صفت محکم و استوار ہو جاتی ہے۔ دوسری کسر نفسی اور لذتوں سے بیزاری کی نسبت ہے جس کو والد مرشد نسبت اہل بیت سے موسوم کرتے تھے۔ تیسری نسبت ان میں نسبت مشاہدہ ہے یہ توجہ سے مجرد لبسیط کی طرف ملکہ حاصل ہو جانے کا نام ہے یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا۔

نتیجہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضوری معنی محبت نفس شکنی یا ان کے سوا دوسری یادداشت کے ساتھ اتصال کے اعتبار سے مختلف صورتوں پر ہے اور نفس انسانی میں اس مخصوص صورت کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت قائم ہو جاتی ہے اسی ملکہ وکیفیت کا نام نسبت ہے اور نسبتیں بہت کثرت سے ہیں جن کا صاحب اسرار علیحدہ علیحدہ ادراک کر سکتا ہے۔ قادریہ چشتیہ اور نقشبند یہ اشغال و اذکار سے یہی مقصد ہے کہ یہ نسبت حاصل ہو اور اسپر مواظبت و محدیت رہے تاکہ نفس کو اس دائمی مشق سے ملکہ راسخہ پیدا ہو جائے۔ نیز یہی خیال قائم نہ کر لیا جائے کہ نسبت مذکورہ بغیر ان اشغال کے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ یہ اشغال بھی اس کے حاصل ہونے کا ایک ذریعہ ہیں۔ ان ہی پر کچھ انحصار نہیں ہے۔ حضرات صحابہؓ

Marfat.com

اور تابعین اس نسبت کو اور بھی طریقوں سے حاصل کرتے تھے۔ چنانچہ منجملہ ان کے طریقوں کے ایک یہ طریقہ بھی ہے کہ نہایت عاجزی و انکساری اور معذوری کے ساتھ گوشہ نشینی اور خلوت کے طریقہ پر تسبیحات اور درود شریف کی مداومت اختیار کی جائے۔ اور ایک یہ صورت بھی ہے کہ ہمیشہ موت کا لحاظ رکھا جائے اور موت جو لذتوں کو مٹانے والی ہے اس کو ہر وقت ذہن نشین رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اطاعت گزاروں کے لئے جو اجر و ثواب مقرر فرمایا ہے اور گنہگاروں کے لئے جو عذاب متعین کیا ہے اس کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھے چنانچہ اس کی مواظبت اور یاد کی بدولت اللہ سبحانہ تعالیٰ کی وجدانی حاصل ہو جاتی ہے

ایک یہ شکل ہے کہ قرآن کے معنی پر غور کرتے ہوئے اس کی تلاوت پر ہمیشگی اختیار کرے نصیحت کرنے والوں کے وعظ و نصیحت میں بیٹھے اور ان حدیثوں پر غور و فکر کرتا رہے جو قلب میں رقت و نرمی پیدا کرنے کے لئے مؤثر ہیں۔

خلاصہ یہ کہ تابعین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم ان تمام طریقوں پر ایک مدت اور زمانہ تک پابندی اختیار کرتے تھے تب ان کو قرب الٰہی اور بالآخر اس نسبت حاصل ہوتی تھی اور یہ حضرات اسی چیز کی محافظت کرتے تھے۔ اور یہی چیز تمام مرشدوں کے طریقوں میں منضبط کر دی گئی

علیہ وسلم سے وراثتاً چلی آ رہی ہے جس میں کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں اگرچہ رنگ جداگانہ اور تحصیل نسبت کے طریقے مختلف ہیں۔

والد مرشد قدس سرہ نے مجھ سے اپنا ایک طویل خواب بیان فرمایا جس میں حسنین رضی اللہ عنہما اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ فرمایا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اپنی نسبت سے متعلق دریافت کیا کہ کیا وہی نسبت ہے جو آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حاصل ہوئی تھی؟ آپ نے مجھ کو نسبت میں محو استغراق ہونے کا حکم فرمایا اور کافی غور و تامل کے بعد فرمایا کہ بغیر کسی فرق کے وہی نسبت ہے۔

جاننا چاہئے کہ نسبت پر مشغولیت و مداومت کرنے والے کے درجہ بدرجہ حالات بلند اور رفیع الشان ہوتے رہتے ہیں کبھی کوئی کیفیت ہوتی ہے کبھی کوئی حالت لہذا سالک کو ان حالات کو غنیمت خیال کرنا چاہئے کیونکہ یہ حالات عبادات کی مقبولیت اور نفس و قلب میں موثر ہونے کی علامات ہیں

لہذا حالات رفیعہ میں سے یہ چیز بھی ہے کہ طاعات الٰہی کو تمام چیزوں پر مقدم رکھنے کو ملحوظ رکھے۔ امام مالکؒ نے موطا میں عبداللہ بن ابی بکر سے روایت بیان کی ہے کہ ابو طلحہ انصاریؓ اپنے باغ میں نماز پڑھنے میں مشغول تھے کہ ایک خوب صورت چڑیا اڑتی ہوئی وہاں آگئی اور چاروں طرف نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگی مگر وہاں درخت اس قدر گنجان تھے کہ اس کو

Marfat.com

وہاں سے نکلنے کا راستہ نہ مل سکا ابوطلحہؓ کو یہ واقعہ کچھ اچھا معلوم ہوا اور
تھوڑی دیر تک اسکی طرف دیکھتے رہے پھر جب اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوئے
تو آپ کو یہ یاد نہ رہا کہ کتنی نماز پڑھی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ مال اور باغ
میرے لئے فتنہ ہے۔ پھر آپ نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ
بیان کیا اور عرض کیا کہ حضور یہ باغ اللہ کے واسطے میں خیرات کرتا ہوں
کہ آپ جیسے اور جس کسی کو عطا فرمانا چاہیں عطا فرمادیں۔

نیز اسی طرح کا حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ سورۃ ص میں آیت فَطَفِقَ
مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ میں اشارہ کیا گیا ہے۔

یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام ایک مرتبہ گھوڑوں کے دیکھنے میں
اس قدر مشغول ہوئے کہ آفتاب غروب ہو گیا اور عصر کی نماز قضا ہو گئی
آپ نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹ دی جائیں
مقصد یہ کہ کل مالی چیزوں سے زیادہ عبادت الٰہی
مقدم ہوتی ہے اگر کوئی شے بھی مشغولی طاعت میں مخل انداز
ہو جاتی ہے تو ان کی محبت نکالنا اس شے کے ذریعہ پر آمادہ ہو
جاتی ہے جس طرح ابوطلحہؓ نے اپنا باغ خیرات کر دیا اور حضرت
سلیمان نے گھوڑوں کو ذبح کر ڈالا۔

دوسرے یہ چیز بھی حالات رفیعہ کے زوال کا باعث حاصل ہوتی ہے کہ

اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے اور اس کا اثر بدن اور اعضائے بدن پر ظاہر ہو۔ حفاظ حدیث نے اصول حدیث میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایۂ رحمت میں رکھے گا۔ ایک امام عادل دوسرا وہ نوجوان جس نے عبادت الٰہی میں نشو ونما حاصل کیا تیسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں ہی لگا رہتا ہے جب مسجد سے نکلتا ہے تو پھر مسجد میں ہی آنے کا خیال دامنگیر رہتا ہے۔ چوتھا وہ شخص جو آپس میں ایسا خلوص اور محبت رکھتا ہے کہ حاضر اور غائب دونوں حالتوں میں یکساں رہتی ہے۔ پانچواں وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ چھٹا وہ شخص جس کو کسی صاحب جمال عورت نے اپنی طرف راغب کیا اور وہ خدا کے خوف کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ ساتواں وہ شخص جس نے پوشیدہ طریقہ پر صدقہ دیا۔

نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہو کر اس قدر روئے کہ آپ کی داڑھی تر ہو گئی۔ حضور کا یہ حال تھا کہ تہجد کی نماز پڑھتے وقت آپ کے سینہ مبارک سے رونے کی ایسی آواز آتی تھی جس طرح ہانڈی پکنے کی آواز نکلتی ہے اسی طرح سچے خوابوں کا دیکھنا بھی حالات رفیعہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیک خواب دیکھنا نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور حضور نے

ارشاد فرمایا کہ میرے بعد نبوت باقی نہ رہیگی مگر مبشرات باقی رہینگے صحابہ نے عرض کیا کہ مبشرات سے حضور کی کیا مراد ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ کوئی نیک خواب جس کو نیک مرد دیکھے یا اس کے واسطے کوئی دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (ان کے واسطے زندگی کی دنیا میں بشارت ہے) اس سے رویائے صالحہ مراد ہے۔

رویائے صالحہ

اول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا۔ جنت و دوزخ یا صالحین و انبیاء علیہ السلام کا خواب میں دیکھنا۔ دوسری بات یہ کہ مثلاً بیت اللہ۔ یا مسجد نبوی یا بیت المقدس کی خواب میں زیارت ہونا۔ اس کے بعد آنے والے یا گذشتہ واقعات کا خواب میں دیکھنا اور واقعہ کے مطابق دیکھنا۔ انوار و طیبات اچھی اشیاء کا دیکھنا یا پینا جیسے دودھ شہد گھی جیسا کہ حدیث کی کتاب الرؤیا میں بیان ہے۔ اسی طرح بیداری کی حالت میں فرشتوں کو دیکھنا۔ ان سب کا رویائے صالحہ میں شمار ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسید ابن حضیر تہجد کے وقت سورہ بقرہ کی تلاوت میں مصروف تھے کہ ایک سائبان جس میں چراغ روشن

روشنی تھی آسمان کی طرف سے اتنا قریب ہوگیا کہ آپ کا گھوڑا اس سے بِدکنے لگا آپ نے یہ واقعہ حضور کی خدمت میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے جو تیرے قرآن کی آواز سن کر قریب آگئے تھے اگر تو صبح تک تلاوت میں ہی مشغول رہتا تو وہ صبح تک رہتے اور لوگ ان کو دیکھ لیتے۔

حضور کا خواب میں دیکھنا تمام چیزوں سے اس وجہ سے مقدم ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھے ہی خواب میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

اور طالب کے رفیع الشان حالات میں سے ایک چیز فراست نما و ذکی ہے یہ ایک اندازہ اور قیافہ ہوتا ہے۔ جو بالکل واقعہ کے مطابق واقع ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کے ساتھ نظر کرتا ہے۔

نیز دعا کا مقبول ہونا اور اپنی ہمت و دعا سے جس چیز کا اللہ تعالیٰ سے طالب ہو اس کا ظاہر ہونا بھی انہی حالات رفیعہ میں شامل ہے۔ اور اس حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ بعض پھٹے پرانے کپڑوں والے پریشان حال غبار آلودہ جن کو کوئی خیال میں نہیں لاتا۔ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر کوئی قسم کھا بیٹھیں تو وہ ان کی قسم کو پورا کردے

یعنی خدا کے نزدیک ان کی ایسی قدر و وجاہت ہوتی ہے کہ جو وہ دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا ہے۔

[illegible]

آٹھویں فصل

غنائے ظاہری و باطنی

غنائے ظاہری و باطنی کے حصول کیلئے روزانہ یَا مُغْنِیُ کا گیارہ سو مرتبہ ورد رکھا جائے اسی طرح سورہ مزمل شریف کا روزانہ چالیس مرتبہ ورد رکھنا اس مقصد کے لئے مفید ہے اگر چالیس مرتبہ نہ ہو سکے تو گیارہ مرتبہ معمول رکھا جائے۔

نیز کثرت ظاہری و باطنی کے لئے روزانہ ہمیشہ درود شریف کا ورد معمول رکھنا بھی عجائبات میں سے ہے اور اسکی بدولت بڑی بڑی خیر و برکات حاصل ہوتی ہیں۔

دردِ دنداں - دردِ سر - دردِ ریاح

اگر کسی دانت یا سر میں درد ہو یا ریاحی درد تکلیف کا سبب ہو تو ایک پاک تختی یا پٹری لے کر اس پر پاک ریتا یا مٹی ڈال کر کسی کیل یا

Marfat.com

کھونٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھے اور ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر نقطہ الف پر اس کیل کو چبھو دے اور درد والے مقام پر زور کے ساتھ اپنی انگلی رکھے رہے پھر اس سے معلوم کرے کہ درد رفع ہوا یا نہیں اگر درد رفع نہ ہوا ہو تو اب کیل کو دوسرے حرف ب پر رکھے اور دو مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھکر مریض سے درد کی کیفیت معلوم کرے اگر اس مرتبہ بھی درد رفع نہ ہوا ہو تو تیسرے حرف ج پر کیل رکھ کر تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے اسی طرح ہر حرف پر کیل رکھ کر ہر مرتبہ سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اضافہ کے ساتھ پڑھتا رہے انشاء اللہ آخر حرف تک پہنچنے کی نوبت نہ آنے گی کہ درد کو آرام ہو جائیگا

برائے رفع حاجت شفائے مریض و بازآمدن غائب

جس وقت بھی کوئی ضرورت و حاجت پیش آئے یا کوئی شخص غائب ہو جائے اور اس کا ایڈریس نہ ملے یا کسی مقصود ہو یا کوئی بیمار ہو جائے اس کی صحت یابی منظور ہو تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس مرتبہ صبح کی سنت اور فرضوں کے درمیان مقصد کو مد نظر رکھ کر پڑھنا چاہئے۔

اور اگر چالیس مرتبہ پانی دم کرکے مریض کے منہ پر چھینٹا مارے تو بفضلہ تعالیٰ اس کو جلد سے شفا حاصل ہو۔

Marfat.com

برائے سگ گزیدہ

جس شخص کو دیوانہ کتا کاٹ کھائے اور اس کے دیوانہ ہونے کا اندیشہ ہو تو آیہ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھکر روزانہ ایک ٹکڑا اس کو کھلایا جائے۔

برائے رفع فاقہ

جو شخص سورہ فاتحہ کو روزانہ رات کو پڑھنے کا معمول رکھے گا وہ کبھی فاقہ کی مصیبت میں گرفتار نہ ہوگا۔

برائے بیداری خواب

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ رات کو جس وقت میں چاہوں اس وقت میری آنکھ کھل جائے۔ تو اس کو چاہئے کہ سوتے وقت حسب ذیل دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ فلاں وقت میں بیدار ہو جاؤں انشاء اللہ اسی وقت وہ خواب سے بیدار ہو جائے گا۔ دعا یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ

Marfat.com

فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ
رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا
بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا
صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

برائے حفظ اطفال

بچوں کی حفاظت کے لئے اس دعا کو تعویذ بنا کر گلے میں باندھ دیں اللہ تعالیٰ ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اُعِیْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ
وَمِنَ الْاَمَةِ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

برائے حفظ آفات

ہر ایک آفت و مصیبت سے حفاظت اور امن میں رہنے کے لئے
صبح و شام اس دعا کو معمول رکھنا چاہئے۔ بسم اللہ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

Marfat.com

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ
وَمَا لَمْ یَشَآءْ لَمْ یَکُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ
اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاَنْتَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ. اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَهُوَ
یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

حاکم کے خوف و ڈر کیلئے

اگر کوئی شخص کسی صاحب حکومت یا کسی آفیسر و سردار سے ڈرتا ہو یا ان کے ساتھ تشدد سے پیش آتا ہو تو اس کو چاہیے کہ جب وہ اس کے سامنے حاضر ہو تو اول کھیعص حمعسق پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے اس طرح کہ جب ک کا تلفظ کرے تو دائیں ہاتھ کی چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی بند کرے جب ھ کے تلفظ پر دوسری انگلی پھر ی پر تیسری انگلی ع پر چوتھی انگلی اور ص کے تلفظ پر انگوٹھا بند کرے اسی طرح حمعسق کی بائیں ہاتھ سے ح کے تلفظ پر

بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کے ناخن پر دوسرے ہاتھ کی انگلی [illegible]
اور [illegible] پر انگوٹھا بند کرے

[illegible] دونوں ہتھیلیاں [illegible]
ہتھیلیاں [illegible]

شفائے مرض کے لئے

[illegible]

[illegible] و تحفظ از زوال دولت

[illegible]

رکھے اور ایک تعویذ مکان کے اندر رکھا جائے کبھی بعض مشائخ ان آیات پر۔سورہ فاتحہ۔قل یا ایہا الکافرون۔قل ہو اللہ احد۔قل اعوذ برب الفلق۔قل اعوذ برب الناس بھی اضافہ کر دیتے ہیں۔آیات یہ ہیں۔

الٓمٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ

Marfat.com

تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر
لمن يشاء و يعذب من يشاء والله على كل شيء قدير
امن الرسول بما انزل اليه من ربه و المؤمنون كل
امن بالله وملئكته وكتبه ورسله لا نفرق بين احد
من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك
المصير لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت
وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا
ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا
ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا
وارحمنا انت مولنا فانصرنا على القوم الكفرين ان
ربكم الله الذي خلق السموت والارض في ستة ايام
ثم استوى على العرش يغشي اليل النهار يطلبه
حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرت بامره الا
له الخلق والامر تبرك الله رب العلمين ادعوا ربكم
تضرعا وخفية انه لا يحب المعتدين ولا تفسدوا في
الارض بعد اصلاحها وادعوه خوفا وطمعا ان رحمت
الله قريب من المحسنين قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن

Marfat.com

أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ
وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا - وَالصَّافَّاتِ
صَفًّا فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا - فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا - إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ
رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا
زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ - وَحِفْظًا مِّن كُلِّ
شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ
مِن كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ - إِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ
خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝ يَا
مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ
أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ - يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن
نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ۝ لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ
عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ -
وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ هُوَ

Marfat.com

اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ٥ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا۔ وَاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا۔ وَاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ٥

چیچک سے محفوظ رہنے کیلئے

مرض چیچک سے محفوظ اور امان میں رہنے کے لئے ایک نیلے رنگ کا دھاگا لے کر اس پر سورۂ جن پڑھ کر گنڈا تیار کرکے بچے کے گلے میں ڈالدے بفضلہ تعالیٰ بچہ اس بیماری سے محفوظ رہیگا۔ سورہ جن کو دھاگے پر اس طریقہ سے پڑھے کہ جب قل اوحی سے شروع کرکے شططا تک پہنچے تو دھاگے میں ایک گرہ لگا کر دم کرے پھر اسی طرح آخر سورہ تک جب کسی آیت پر پہنچے دم کرے ایک گرہ لگاتا جائے۔

Marfat.com

خواص اسمائے اصحاب کہف

اگر کوئی شخص اسمائے اصحاب کہف کو لکھ کر تعویذ بنا کر اپنے مال واسباب میں رکھے گا تو وہ مال انشاء اللہ آگ میں جلنے۔ دریا میں ڈوبنے اور چوری ہونے سے محفوظ رہے گا اور اگر تعویذ بنا کر بچوں کے گلے میں ڈالیں تو وہ ہر بلا سے محفوظ رہینگے۔ اسماء یہ ہیں۔

الٰہی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفط یونس کشافط یونس تبیونس یوانس بوس وکلبھم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل ومنھا جائز۔

برائے قضائے حاجت

جس کسی شخص کو کوئی حاجت پیش آئے تو یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ۔ روزانہ بارہ دن تک بارہ سو مرتبہ پڑھ کر حصول مقصد کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے انشاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ ان تمام اعمال کی میرے والد مرشدؒ نے اجازت عطا فرمائی ہے اور دوسرے اعمال کی جنکی مجھ کو اجازت ہے حسب ذیل طریقہ بھی ہے جو نہایت مفید ہے کیونکہ ان آیات کے متعلق امام جعفر صادق رضی

Marfat.com

اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اسم اعظم ہیں ان کے وسیلہ سے جو حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگے وہ مقبول ہوگی طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ. سو مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو مرتبہ اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سو مرتبہ چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ سو مرتبہ پڑھ کر سلام پھیرے اس کے بعد سو مرتبہ رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھ کر دعا مانگے۔

برائے خلل آسیب

اگر کسی پر آسیب کا خلل ہو تو چاہیے کہ اس شخص کے بائیں کان میں سات مرتبہ [illegible] [illegible] [illegible] دم کرے انشاء اللہ آسیب [illegible]۔

اگر دفعیہ آسیب سے پہلے بھی مفید ہے کہ اول [illegible]

کے کان میں سات مرتبہ اذان دے اس کے بعد سورہ فاتحہ۔ قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس۔ آیۃ الکرسی اور سورہ والسماء والطارق اور سورۂ حشر کی آیات ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے آخر سورہ عَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تک اور سورۂ صافات پڑھے اس عمل سے آسیب جل جائے گا

(۳) جس پر آسیب کا اثر ہے اس کے کان میں یہ آئیں پڑھنا بھی اس مقصد کے لیے مفید ہے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ۔ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

(۴) آسیب کے دفیعہ کے لئے یہ عمل بھی مفید ہے کہ پاک پانی پر سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی اور حسب ذیل آیات پڑھ کر اس پانی کے اس کے منہ پر چھینٹے مارے انشاء اللہ وہ ہوش میں آجائے گا اور جس مکان میں جن کا اثر معلوم ہو اس مکان میں چاروں طرف اس پانی کے چھینٹے مارے پھر جن اس جگہ نہ آئے گا اور وہاں سے چلا جائے گا۔

آیات ہیں :۔

Marfat.com

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝

(۵) اسی کی برکت سے جن و شیاطین کے ذریعہ کئے سحر اور تنجیم وغیرہ کے اثر کو دفع کرنے کے لئے [illegible] لوہے کی پانچ کیلیں لے کر ہر ایک پر پچیس پچیس مرتبہ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّاَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا پڑھ کر دم کرے اور گھر کے چاروں کونوں میں ان کیلوں کو گاڑ دے۔

(۶) جنات سے نجات اور حفاظت کے لئے مکان کی [illegible] [illegible] لکھنا مفید ہے۔

برائے زنان عقیمہ

بانجھ عورت کے لئے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو [illegible]

قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا

برائے استقرار حمل

بانجھ پن کے دفعیہ اور استقرار حمل کے لئے چالیس لونگیں لے کر ہر ایک لونگ پر سات سات مرتبہ یہ آیت اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۠

پڑھ کر دم کرے اور ایام ماہواری سے فارغ ہونے کے بعد عورت کو روزانہ ایک لونگ سوتے وقت اس میں سے کھلائی جائے اور اس کے بعد پانی نہ پیا جائے اس کا خیال رہے اس دوران میں شوہر ہم بستر ہوتا رہے۔ انشاء اللہ مراد حاصل ہوگی۔

برائے تحفظ حمل

اگر کسی عورت کا حمل تکمیل کو نہ پہنچتا ہو درمیان میں ہی ساقط ہو جاتا ہو تو اس کے تحفظ کے لئے اس کے قد کے برابر کسم کے رنگ کے تاگے کے ۱۳ تار نا پسے اور اس تاگے میں نو گرہیں لگاتے ہر گرہ

Marfat.com

پر ایک مرتبہ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ - إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا
وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ - اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پوری
سورۃ - پڑھ کر دم کرتے ہیں اس کا گنڈا بنا کر حاملہ کے کمر پر باندھ دیا
جائے اور پھر دردِ زہ کے وقت اس کو کھولا جائے - انشاء اللہ تعالیٰ
اسقاط سے محفوظ رہے گا اور بچہ صحیح سالم پیدا ہوگا -

برائے تسہیل ولادت

بچہ آسانی پیدا ہونے کے لئے جس وقت عورت کے دردِ زہ شروع
ہو تو یہ آیت ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر اوپر موم جامہ لپیٹ کر عورت
کی بائیں ران میں باندھ دیا جائے بفضلہ تعالیٰ بچہ جلد پیدا ہو
جائے گا آیت شریفہ یہ ہے - وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ
وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اُخْرُجْ اِثْرَهَا
جلال الدین سیوطی کی کتاب درِ منثور میں ابن عباس کی روایت کے
مطابق اخرجا اثرهما حضرت مریم کی دعا ہے جس کے ذریعہ ولادت ہوئی
تھی -

برائے فرزندان ذکور نرینہ

جس عورت کے صرف لڑکیاں ہی تولد ہوتی ہوں لڑکے نہ ہوتے ہوں تو اس کے لئے جب حمل کے تین مہینے گذر جائیں اس تعویذ کو ہرن کی جھلی میں گلاب اور زعفران سے لکھ کر حاملہ کے ناف پر باندھ دیا جائے بفضلہ تعالیٰ اولاد نرینہ پیدا ہوگی۔ تعویذ یہ ہے۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ۔ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ۔ يٰزَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِنِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى ابْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ٥

جس عورت کے اولاد نرینہ نہ ہوتی ہو اس کے لئے یہ عمل بھی مفید ہے کہ اس کے پیٹ پر ستر مرتبہ ایک گول لکیر کھینچے اور ہر مرتبہ انگلی پھیرنے کے ساتھ یَا مَتِیْنُ کہنا ہے۔

برائے مرض مسان

جس عورت کو مسان کا خلل ہو اس کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں تو اس کے دفیعہ و تحفظ کے لئے دوشنبہ کے دن دوپہر کو اجوائن اور کالی مرچیں لے کر چالیس مرتبہ سورہ والشمس مع درود شریف کے

Marfat.com

پڑھ کر اس پر دم کرے اور روزانہ استقرار حمل کے وقت سے لے کر بچے کے دودھ چھڑانے تک عورت اس کو کھاتی رہے۔ انشاء اللہ اس کے بچے زندہ رہینگے اور اس مرض سے نجات حاصل ہوگی۔

برائے نظر بد ڈائن و ساحرہ

اگر کسی بچے کو کسی ڈائن یا جادوگرنی کی نظر لگ جائے تو اس کو دفع کرنے کے لئے یہ عمل کرے کہ آیت الکرسی اول پڑھے پھر جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ وَيُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا [illegible] كلها فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ [illegible] زمین پر [illegible] کر [illegible] نظر لگانے والی [illegible]

Marfat.com

کاٹ دے اور اس کو کسی طباق یا رکابی کے نیچے ڈھک کر رکھدے انشاء اللہ نظر بد کا اثر باطل ہو جائے گا۔

اور نظر کا اثر زائل کرنے کے لئے یہ طریقہ بھی ہے کہ جسوقت کوئی شخص نظر لگائے تو اس کا نام لے کر پکارے یا جب خود اس کا ذکر کرے تو اس کا نام لے اس سے بھی نظر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ اور ایک یہ طریقہ بھی نظر دور کرنے کا ہے کہ جب نظر لگانے والا معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص ہے تو اس کا منہ دونوں ہاتھ دونوں پیر اور شرمگاہ کسی برتن میں دھلوا کر اس پانی کو نظر والے پر چھڑکے تو اسی وقت وہ تندرست ہو جائے گا کیونکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں روایت کی ہے کہ حضور نے نظر لگانے والے کو اسی قسم کا حکم دیا ہے

برائے نظر بد

ایک پاک تاگا تین ہاتھ کے برابر ناپ کر اس کے پاس رکھدے جس کو نظر لگی ہے پھر حسب ذیل عمل کو ایک مرتبہ اس پر پڑھکر دم کر دے اور دوسری مرتبہ اس تاگے کو ناپ کر دیکھے اگر وہ تاگا تین ہاتھ سے زیادہ یا کم ہو جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس پر نظر کا اثر ہے لہذا تین مرتبہ اس عمل کو اس پر پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ نظر کا اثر زائل ہو جائیگا

Marfat.com

عمل یہ ہے :-

بِسْمِ اللهِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ۳ مرتبہ الحمد شریف
۳ مرتبہ پڑھے اس کے بعد یہ عزیمت پڑھے ۔ عَزَمْتُ عَلَيْكِ
اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِیْ فِیْ فلاں بن فلانہ ایہاں پر مریض کا اور اس کی
ماں کا نام ہے ، بِعِزِّ عِزِّ اللهِ وَ بِنُوْرِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللهِ ثُمَّ
جَرٰی الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللهِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ
الَّتِیْ فِیْ فلاں بن فلانہ یہاں بھی اس کا اور اس کی ماں کا نام ہے
بِحَقِّ اشراهيا بوآهيا اذونيا اصبائوت الشدائی عزمت
عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِیْ فِیْ فلاں بن فلانہ یہاں بھی نام
ہے ، بِحَقِّ شَهْتٍ بَهْتٍ اِنْهَتٍ يَا قَطَاعُ الْجِبَارِ الَّذِی
لَا يَقْوٰی عَلَيْهِ اَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ ، اُخْرُجِیْ يَا نَفْسُ السُّوْءِ
مِنْ فلاں بن فلانہ یہاں مریض کا نام ہے ، كَمَا اُخْرِجَ يُوْسُفُ
مِنَ الْمَضِيْقِ وَجُعِلَ لِمُوْسٰی فِی الْبَحْرِ طَرِيْقًا وَاِلَّا فَاَنْتِ
بَرِيْئَةٌ مِنَ اللهِ تَعَالٰی وَاللهُ تَعَالٰی [illegible] اُخْرُجِیْ
يَا نَفْسُ السُّوْءِ مِنْ فلاں بن فلانہ یہاں بھی نام ہے ، [illegible]
[illegible] قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ [illegible]

Marfat.com

يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ اُخْرُجِیْ يَا نَفْسُ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ۔ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۔ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ ۔

برائے مسحور و مریض مایوس العلاج

اگر کسی شخص پر جادو کیا گیا ہو یا کوئی شخص ایسا بیمار ہو جس کو اپنی صحت و شفا یابی سے مایوسی ہو اطبا اس کے علاج سے عاجز ہو چکے ہوں تو اس کے لیے چینی کی طشتری پر حسب ذیل اسماء لکھ کر چالیس دن تک روزانہ پانی سے دھو کر مریض کو پلائے بفضلہ تعالیٰ شفا حاصل ہو گی اسماء یہ ہیں ۔

اول پوری الحمد شریف لکھے اس کے بعد يَا حَیُّ حِيْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَ بَقَائِهٖ يَا حَیُّ ۔ حضرت والد مرشدؒ اس پر سورۂ فاتحہ زیادہ تحریر فرماتے تھے ۔

Marfat.com

برائے دستیابی گم شدہ

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اول ایک سو انیس مرتبہ یا حفیظ پڑھے اس کے بعد اتنی ہی مرتبہ یہ آیت یٰبُنَیَّ اِنَّہَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِہَا اللّٰہُ پڑھے تو انشاء اللہ وہ گم شدہ چیز مل جائے گی۔

برائے شناختن دزد

اگر کسی کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو چور کو معلوم کرنے کا یہ عمل ہے کہ دو شخص آمنے سامنے بالمقابل بیٹھ کر ایک مٹی کا لوٹا اپنی دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے اٹھائے رکھیں اور جن لوگوں پر چوری کا شبہ ہو ان کے نام ایک ایک پرچہ پر لکھ کر باری باری اس لوٹے میں ڈال کر سورۂ یٰسین شریف کو مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ تک پڑھنا شروع کریں اگر اس درمیان میں لوٹا گردش نہ کرے تو اس نام کے پرچے کو نکال کر دوسرے نام کا پرچہ اس لوٹے میں ڈالا جائے اور پھر سورۂ مذکور پڑھی جائے اسی طرح ہر شخص کے نام کا پرچہ ڈال کر بار بار سورۃ پڑھی جائے پس جس شخص پر وہ

ہوگا اس کے نام لوٹا خود بخود گھوم جائے گا۔

لیکن جو شخص اس عمل کو کرے وہ اس شخص کے چور ہونے پر پورا الیقین نہ کرے اور نہ اس کی تشہیر کرے بلکہ اور دوسرے طریقوں سے بھی اس کی تصدیق اور ثبوت حاصل کرلے۔ کیونکہ یہ عمل بھی قرائن اور طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جس چیز کا تجھ کو یقین نہیں اس کے لئے درپے نہ ہو۔ اس لئے اس میں احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

برائے بردہ گریختہ

اگر کسی کا غلام یا نوکر کہیں بھاگ جائے اور اس کا واپس آجانا مقصود ہو تو ایک کاغذ پر حسب ذیل آیات لکھ کر موم جامہ کر کے کسی اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے درمیان میں رکھ دے انشاءاللہ وہ جلد واپس آجائے گا۔

اول سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی لکھے اس کے بعد اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلْ اَللّٰھُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھَا عَلٰی عَبْدِکَ فلاں بن فلانہ (یہاں اس کا اور اس کی ماں کا نام لکھے)

Marfat.com

اَضْیَقَ مِنْ حَلْقِہٖ حَتّٰی اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَوْکَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ
مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا
فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَمَنْ لَّمْ
یَجْعَلِ اللّٰہُ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ - وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ
اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ - وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ - وَاللّٰہُ
مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ - بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ
لکھ کر اس کاغذ کا تعویذ بنائے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی
نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ وَاَنْ تَرُدَّ
اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یہ تعویذ
پتھروں کے نیچے دبائے -

برائے قضائے حاجت

اگر حاجات و مقاصد کی راہ تنگ ہو جائے تو درج
ذیل طریقہ پر دعا مانگے تو انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر جو مقصد ہو
ہے وہ حاصل ہو جاتا ہے طریقہ یہ ہے کہ ...

اور فرض کے درمیان ستر مرتبہ الحمد شریف پڑھے اور ہر مرتبہ بسم اللہ کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ رحیم کا میم الحمد کے لام میں ملا کر پڑھے ۔ (قرا کے نزدیک اس صورت کو وصل کل کہتے ہیں ۱۲) یعنی بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۔ آخر سورت تک پڑھے ۔ دوسرے دن اسی وقت پر ۶۰ مرتبہ تیسرے دن پچاس اسی طرح تعداد میں روزانہ دس کم کرتا جائے ۔ یہاں تک کہ ساتویں دن صرف دس مرتبہ پڑھے اور مقصد کا خیال رکھے ۔

استخارہ کا طریقہ

اگر کوئی شخص اپنے متعلق خواب میں کچھ حالات معلوم کرنا چاہے یا کسی کام کے متعلق دیکھنا چاہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہوگا یا مضر یا اور جو بات معلوم کرنی ہو تو اس کو چاہئے کہ پاک کپڑے پہن کر وضو کر کے قبلہ رو ہو کر داہنی کروٹ پر لیٹ جائے اور سات سات مرتبہ سورۃ والشمس ۔ سورۃ واللیل ۔ اور قل ھو اللہ احد پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کی دعا مانگ کر سو جائے کہ جو کچھ میرے لئے بہتر یا مضر ہو اللہ تعالیٰ خواب میں مجھے دکھلاوے ۔ انشاء اللہ خواب میں اس پر تمام حالات کا انکشاف ہو جائے گا ۔ اگر پہلے ہی روز اس کو خواب میں معلوم ہو جائے

Marfat.com

تو فبہا ورنہ مسلسل ایک ہفتہ تک یہ استخارہ کرے اس عرصہ میں ضرور معلوم ہو جائے گا ایک دوسری روایت میں قل ہو اللہ کی بجائے سورہ والتین ۔ مرتبہ پڑھنا درج ہے۔ اور روزانہ عصر کے بعد [illegible] بھی مریض پر تین مرتبہ پڑھ کر دم کرنا مفید ہے۔

بخار سے شفایابی کے لئے

اگر کسی شخص کو بخار آتا ہو تو حسب ذیل افسوں ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر اس کے بازو پر باندھ دیا جائے انشاء اللہ بہت جلد بخار سے شفا حاصل ہو گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم برآءۃ من اللہ ومن محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی ام ملدم الذی تأکل اللحم وتشرب الدم وتکسر العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مؤمنۃ فبحق نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان کنت یہودیۃ فبحق موسیٰ الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان لا تأکلی لحم فلان بن فلانۃ (یہاں مریض اور اس کی ماں کا نام لکھے) ولا تشربی دمًا ولا تہشمی لہ عظمًا وتحولی عنہ [illegible]

اَتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بَرِیٌّ مِّنْكَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

برائے خنازیر (کنٹھ مالا)

جس شخص کی گردن میں کنٹھ مالا کا مرض ہو اس کے لئے یہ گنڈا نہایت مفید ہے ایک چمڑے کا تسمہ اس کے قد کے برابر ناپ لے اور اس میں اٹھ گرہیں لگائے ہر گرہ پر یہ دعا پڑھ کر پھونکے پھر یہ گنڈا اس کی گردن میں باندھ دے ۔

دعا یہ ہے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِیَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ ۔

Marfat.com

برائے سُرخبادہ

جس کے بدن پر مرض سُرخیادہ پیدا ہو جائے تو وہ حسب ذیل دعا کو سات مرتبہ پڑھے اور پڑھنے کے وقت چھری سے اس پر اشارہ کرتا جائے انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللهِ الْعَظِیْمِ عَالِمِ الْغَیْبِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَیَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُهَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللهِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ اللهِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِیْرٍ بِسْمِ اللهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللهِ اَللهُ یَكْفِیْكَ وَاللهُ یَشْفِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ یُّؤْذِیْكَ وَمِنْ كُلِّ اَذًی یَّعْتَرِیْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ صَلَّی اللهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

برائے ضعفِ بصر

جس شخص کی نگاہ کمزور ہو وہ ہر نماز کے بعد اس آیت مبارکہ کو تین مرتبہ پڑھ کر آنکھوں پر دم کر لیا کرے یعنی ہاتھوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیا کرے۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔

برائے صرع

جو شخص مرض مرگی میں مبتلا ہو تو اس کے واسطے ایک تانبے کی تختی بنوائے اور اتوار کے دن پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَا قَهَّارُ اور دوسری طرف یَا مُذِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ کندہ کرا کر مریض کے گلے میں ڈال دے ان شاء اللہ شفا ہو گی۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ ۔

ARABIC SECTION PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

نویں فصل

عالم ربانی کے آداب و خصائص

عالم ربانی سے وہ شخص مراد ہے جو ظاہر و باطن دونوں علموں کی دولت سے بہرہ یاب ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد عالی ہے
فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ
"پس کیوں نہیں ہر قوم میں سے چند لوگ آمادہ ہوتے کہ وہ دین کی تحصیل و تفقہ حاصل کریں اور اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرائیں جب وہ ان کے پاس تحصیل علم سے واپس لوٹ کر آئیں ممکن ہے کہ وہ نافرمانی سے باز آجائیں۔"

ان معنوں میں [illegible] کو چاہیے کہ وہ صاحب وجد [illegible]
[illegible] ہو [illegible] کی خدمت انجام دیں اور [illegible]

Marfat.com

کے خوف سے ڈرائیں اور ترہیب وتخویف کو خصوصاً اس وجہ سے بیان کیا گیا ہے کہ ڈرانا اور اللہ تعالیٰ کا دل میں خوف پیدا کرنا ہدایت و رہبری کے لئے بمقابلہ مژدہ رسانی کے زیادہ مفید اور اہم چیز ہے۔ نیز آیت مذکورہ سے یہ بات بھی واضح طور پر ظاہر ہے کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہیں۔ یعنی ہر قوم ہر شہر اور ہر گاؤں میں کچھ لوگوں پر علم دین کی تحصیل اور مسائل فقہ کا معلوم کرنا اور دوسروں کو بتانا ضروری شے ہے۔ اگر کوئی شخص بھی کسی گاؤں یا شہر میں سے اس کی تحصیل کی طرف متوجہ نہ ہوگا تو سب لوگ گنہگار ہوں گے اور علم دین کی تحصیل سے مقصد یہ ہے کہ خود دین پر قائم رہے اور دوسرے لوگوں کی اسکی طرف رہبری و رہنمائی کرے نہ یہ کہ اپنے علم کے غرور اور گھمنڈ میں لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنے لگے اور تحصیل دنیا و منفعت کے لئے ان کو اپنی طرف متوجہ کرانے کی کوشش کرے بلکہ ان کی ہدایت اور اصلاح مد نظر ہونی چاہئے جو تحصیل علم دین کا اصل مقصد ہے۔

عالم ربانی جو درحقیقت انبیاء و مرسلین کا وارث اور نائب ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ چند امور کا تحفظ اور ان کی پابندی اختیار کرے جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

(۱) پہلی شے اس سلسلے میں قابل لحاظ یہ ہے کہ وہ لوگوں کیلئے علوم میں سے تفسیر حدیث فقہ سلوک عقائد اور صرف و نحو کی تعلیم و تدریس اختیار کرے۔ علم کلام اصول اور منطق کی طرف خاص طور پر اپنی توجہ مبذول کرنی لازمی ضروری نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ جمعہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے رسول بھیجا یعنی وہ بھی امی ہے خواندہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آئتیں ان پر تلاوت کرتا ہے اور پاک کرتا ہے ان کو اور قرآن پاک و حدیث ان کو سکھاتا ہے

مذا آیت مذکورہ سے یہ چیز منکشف ہو رہی ہے کہ علم دین قرآن و حدیث سے وابستہ ہے اور فقہ سلوک اور عقائد دین کا مخرج و منبع قرآن و حدیث ہیں پس معلوم ہوگیا کہ قرآن و حدیث متن کی حیثیت رکھتے ہیں اور علوم ثلاثہ یعنی فقہ سلوک عقائد بطور شرح کے ہیں اور علم صرف و نحو کو علم دین میں اس وجہ سے شامل کیا گیا ہے کہ قرآن و حدیث کا سمجھنا بغیر ان علوم کے ممکن نہیں

(۲) دوسرے تدریس و تعلیم میں کسی چیز کی بھی رعایت رکھی جائے

کہ اگر کوئی غریب لغت یعنی قلیل الاستعمال لفظ جس کے معنی سمجھ میں نہ آتے ہوں اسکی لغت یا اصلاح کے اعتبار سے اچھی طرح وضاحت اور تفہیم کرے یا اگر کوئی صیغہ ایسا مغلق دشوار اور پیچدار ترکیب کا ہو جس پر شاگردوں کے ذہن رسال نہ ہو سکیں تو ان کی صرفی نحوی ترکیب کے مطابق حل کر کے ذہن نشین کرائے۔

(۳) مسائل کی توجیہ اس طریقہ پر بیان کرے کہ جزئی مثالوں سے اس کا نقشہ کھینچ کر مقصد واضح کرے یعنی اگر کتاب میں ایسے قواعد کلیہ مذکور ہوں جو طلبا کی سمجھ میں نہ آتے ہوں ان کی جزئی مثالیں دے کر اور خلاصہ کی صورت میں اس طرح صاف صاف بیان کرے کہ طلبا کے ذہن نشین ہو جائے۔

(۴) دلائل کو اس صورت میں پیش کرے کہ بعض مقدمات کا بعض کے ساتھ لازم ہونے اور بعض کے بعض میں داخل ہونے کی بنا پر نتیجہ حاصل ہو جائے۔ یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم کرنی ہو تو اس کے پیچیدہ مقدمات کو اس طریقہ پر ترتیب دے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو بعض مقدمات کا بعض سے لزوم اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بعض میں بعض مقدمات کے داخل ہونے کی وجہ سے نتیجہ حاصل ہو جائے ۔۔

(۵) قواعد کلیہ میں قیود کے فائدے اور تعریفین بیان کرنا یعنی تعریف اور قاعدے میں ایک جامع و مانع حد تک ہر ایک قید کا فائدہ بیان کیا جائے یعنی فلانی قید اس وجہ سے بیان کی گئی ہے کہ فلاں فلاں صورت جو معرف کے افراد میں نہیں ہے خارج ہو جائے جس طرح کلمہ کی تعریف میں لفظ [illegible] خطوط اشارات اور مہمل کے مبنیٰ [illegible] خارج ہو جائیں کیونکہ یہ کلمہ کے افراد میں [illegible] ہیں یعنی علم اصول میں یہ کہنا کہ حدیث [illegible] اس قاعدے کے دیکھنے سے مرسل غیر ثقہ کی [illegible] ہو گئی جس طرح سعید ابن المسیب کے مراسیل [illegible]

(۶) تقسیمات میں [illegible] کے اسباب [illegible] بیان [illegible] یاد لائل عقلیہ [illegible] کرے کہ مطلب [illegible]

(۷) ظاہری شبہوں کا [illegible] دفع کرنا جیسے [illegible] عبارت کا شبہ ذہن میں آنا یا دو مختلف مذہب [illegible] الگ [illegible] مذہب یا دو توجیہیں یا دو عبارتیں یا اسی طرح [illegible] مختلف ہیں وہ ظاہر میں [illegible] معلوم [illegible] اور اس کو لفظی [illegible] شبہ کو [illegible] خیال کرے تو [illegible]

مختلفین کہا جاتا ہے خواہ اختلاف دونوں کا دلالت مطابقی سے ہو یا ایک مطابقی و دوسری تضمنی یا التزامی ہو۔

اور اس چیز کے لزوم کی طرح جس کا تعریف میں آنا ممتنع ہو جیسے استدراک یعنی وہ لفظ جو کلام میں زاید اور بے فائدہ ہو۔ اور اخفیٰ کا ذکر کرنا اور اسی قیاس کے مطابق عدم جمع و منع کی صورت یا ان امور کا لازم آنا جو دلائل و براہین میں ممتنع ہیں جس طرح مقدمہ کبریٰ کا جزی ہونا اور صغریٰ کا سالبہ ہونا۔

یا اس چیز کا دفع کرنا جو قیاس استثنائی میں لزوم کا اور قیاس اقترانی میں اندراج و دخول کا قادح ہے۔ یا اس کتاب کی کسی دوسری عبارت سے مخالفت کا دفع کرنا یا اور کسی امام کے کلام سے جو اس فن کے اماموں میں داخل ہے۔ یعنی اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے مخالف ہو تو اس کی وجہ بیان کرنی چاہئے۔ یا مصنف کے کلام پر بادی النظر میں منع و اجمالی مناقضہ نظر آتا ہو اور اس کا مناظرہ کے قاعدہ کے مطابق نہ ہو تو اس کا رفع کرنا بھی ضروری ہے۔

کیونکہ عالم جب امور مذکورہ کو بیان نہ کرے گا اپنے شاگردوں کو کمال نہ پہنچا سکے گا لہذا مناسب ہے کہ دوران تدریس میں ان ہی امور پر ان کو ذ[illegible] دلایا جائے تاکہ ان مجمل قواعد کے مخصوص موقعوں پر شرح اور تفصیل ہوتی جائے معقولات کا احساس ہو جائے۔

Marfat.com

(۸۱) عالم ربانی کے لئے یہ چیز بھی لازم ہے کہ وہ اشغال طریقت و سلوک کی تلقین کرتا رہے جن کو بالتفصیل سابق میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اس باطنی تعلیم کے لئے مناسب یہ ہے کہ ایک وقت مقرر کر کے لوگوں کے ساتھ بیٹھے اور توجہ ڈالنے کے لئے ان کی طرف متوجہ ہو کیونکہ محبت الٰہی کی تکمیل کے لئے اول چیز استطاعت ممکنہ ہے اور پھر استطاعت میسرہ۔ استطاعت میسرہ سے صحبت اور اشغال پر قول و فعل اور تصرف قلبی سے توجہ دلانا مقصود ہے۔ اور اسی کی طرف یعنی صحبت کی برکت سے صفائی دل کا بہم پہنچانا، اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے کہ وَيُزَكِّيهِمْ یعنی رسول کریم ان کو اپنی صحبت کے انوارات سے پاک کرتا ہے۔

(۸۲) یہ چیز قابل لحاظ ہے کہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کو حکم فرمایا ہے فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ نصیحت کیا کر لوگوں کو اگر نصیحت کرنا مفید ہو۔ نیز وعظ کہنے والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے وعظ و نصیحت میں قصے و حکایات کو شامل نہ کرے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم مسلمانوں کو وعظ و نصیحت سے بہرہ ور فرمایا کرتے تھے۔ ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ قصہ خوانی یا نہ حضور کے زمانہ مبارک میں موجود تھا اور نہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں رواج تھا بلکہ روایات سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانوں کو

مسجد سے نکلوا دیا کرتے تھے لہذا اس سے ظاہر ہے کہ قصہ خوانی وعظ ونصیحت
سے علیحدہ شے ہے وعظ ونصیحت ایک مستحسن اور محمود چیز ہے اور قصہ خوانی شرعًا
معیوب اور مذموم۔ لہذا لحاظ رکھا جائے کہ وعظ ونصائح میں قصہ خوانی کو
دخل نہ دیا جائے اور قصہ خوانی سے مقصد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ کو بیان
کیا جائے جیسے واقعہ کربلا قصہ وفات اور معراج کو اس قدر طول طویل کرکے
بیان کرنا جو صحیح احادیث سے ثابت نہ ہو اسی طرح صحابہ کرام کے قصص
اور غلط روایات کا ذکر کرنا جن کو اہل علم نے کبھی نہ سنا ہو اسی قسم کی حدیثوں
کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری پچھلی امت میں کچھ لوگ ایسے
بھی ہونگے جو ایسی احادیث بیان کرینگے جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے
نہ سنا ہوگا۔ ان لوگوں کی صحبت سے اپنے آپ کو بچانا۔
یا اسی طرح فضائل اعمال کے بیان کرنے میں ایسا مبالغہ اور زیادتی
انتہا کرے جن کا حدیث سے ثبوت نہ ہو۔ اور ان حکایات وقصص سے
اس کے مدنظر یہ چیز نہ ہو کہ لوگ سنن نبوی کی پیروی اختیار کریں اور ان کو
متبع سنت بنایا جائے بلکہ ان حکایات وقصص اور بدیہہ بیانی سے یہ مقصد
ملحوظ ہو کہ لوگوں پر اسکی تیز گفتاری اور فصاحت وبلاغت کا سکہ بیٹھے اور
لوگ اس کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہو بہرحال وعظ گوئی اور
قصہ خوانی میں ایک تفریق وامتیاز کرنا ضروری شے ہے۔

Marfat.com

عالم ربانی کے لئے یہ چیز بھی قابل لحاظ ہے کہ لوگوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے آگاہ کرتا رہے اگر کسی شخص کو دیکھے کہ وہ وضو کرنے میں پاؤں کو پورا نہیں دھوتا یا ایڑیاں خشک رہ جاتی ہیں تو اس کو خبردار کر دینا چاہئے کہ جس شخص کی وضو میں ایڑیاں خشک رہیں گی تو اس کی ایڑیوں کو عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ یا کوئی شخص نماز میں ارکان کو اطمینان و سکون سے ادا نہ کرے تو اس کو ہدایت کر دینی چاہئے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے کیونکہ اس کی نماز مکمل ادا نہیں ہوئی۔ اسی طرح روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کے آداب پر بھی امت کو مطلع کرے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ — تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے
يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ — کہ وہ لوگوں کو اچھے کاموں کی دعوت دے
يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ — نیک کاموں کا حکم کرے
يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ — اور برے کاموں سے روکے
اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ — ایسے لوگ آخرت میں کامیاب ہوں گے

یہی لوگ بہبودی فلاح اور کامیابی پانے والے ہیں۔

نیز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں اس چیز کو بھی ملحوظ رکھے کہ لوگوں کے ساتھ نرمی و مہربانی کے ساتھ گفتگو کرے سختی اور ترشی کے ساتھ نہیں

اس معاملہ میں پیش آنا یہ اُمرا و سلاطین اور صاحب مقدرۃ لوگوں کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم سے فرمایا کہ ان لوگوں سے مجادلہ اس طریقہ پر کرو جو زیادہ محمود ہو یعنی نرمی اور مہربانی سے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ۔

اور بقدر استطاعت و امکان طلباء و فقراء کی خبر گیری اور حسن سلوک سے پیش آنا بھی اس کے اوصاف میں داخل ہے اور اگر اس کو اس کو اس قدر استطاعت نہ ہو کہ وہ اس چیز کی پابندی کر سکے اور اس کے اور برادران دینی ذی مقدرت اور خوشحال لوگ ہوں تو ان کو اس چیز پر راغب اور متوجہ کرنا چاہیے کہ وہ ان کے ساتھ حسن سلوک اور امداد کو مدنظر رکھیں۔

لہذا مذکورۃ الصدر صفات کا اگر کوئی شخص حامل اور مجموعہ ہو تو یقین کر لینا چاہیے کہ وہ درحقیقت انبیاء و مرسلین کا صحیح معنوں میں وارث اور متبع ہے ایسی ہی ہستیاں ملکوت آسمانی میں عظیم الشان مشہور ہوتی ہیں اور ایسی ہی شخصیتوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اپنی دعاؤں میں شامل رکھتی ہے اور جیسا کہ حدیث میں وارد ہے پانی کے اندر مچھلیاں تک اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہیں۔ ایسی شخصیتوں کی صحبت اور معیت سے کبھی محروم نہ رہنا چاہیے کہ وہ کبریت احمر اور اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عابد پر عالم کی
اس درجہ فوقیت اور فضیلت ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے
ادنیٰ شخص پر۔

ایک مرتبہ حضور اکرم کا دو گروہوں پر گزر ہوا آپ طالب علم کی
فضیلت بیان فرما کر انہی میں بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں تعلیم کے
واسطے مبعوث کیا گیا ہوں۔

اس میں یہ راز مضمر ہے کہ علم حقانی فی نفسہ کمال اور ایک ایسی
فضیلت ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی نیابت
کا راز ہے کیونکہ مخلوق میں اسی کے ذریعہ سے قوت علمیہ و قوت عملیہ
کی تکمیل ہوتی ہے۔

اور معلوم ہونا چاہئے کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب
اور مرتبہ پر قائم ہو جب وہ امور مذکورہ میں سے کسی امر میں خلل انداز ہوگا تو اس
میں یہ ایک خرابی اور رخنہ کے وجود کے مرادف ہوگا جب تک وہ اس خلل
اور خرابی کو رفع کر کے اس اپنی صفت کو حاصل نہ کرے اس وقت تک نقص
قائم رہے گا۔

یعنی حقیقت میں کامل وہ شخص ہے جو علم ظاہر و باطن دونوں کا جامع
اور حامل ہو اور اگر وہ دونوں علموں سے بہرہ یاب نہیں ہے تو اس

کی کمایت نقصان سے خالی نہیں ہے اس لئے کہ عالم ظاہر نسبت باطن کے حاصل کرنے کا محتاج ہوتا ہے اور صاحب باطن کو قرآن و حدیث سے واقفیت اور اکتساب کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جو شخص دونوں علموں کا سرمایہ دار ہوگا وہ صحیح معنوں میں اولیائے سابقین کی یادگار اور انبیا و مرسلین کا وارث ہوگا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جس صوفی نے فقہ حاصل نہیں کی وہ بلاشبہ زندیق ہے۔ کیونکہ وہ اپنا دین برباد کرنے سے مامون و محفوظ نہیں رہتا۔ اور جس شخص نے علم فقہ کا اکتساب کیا اور تصوف کو نظر انداز کر دیا وہ زاہد خشک اور کٹھ ملا ہے۔ اور جس نے تصوف و فقہ دونوں چیزوں سے حصہ حاصل کیا وہ بلاشبہ محقق ہے۔

علم دین فقہ است وتفسیر و حدیث
ہر کہ خواند جز ازیں گردد خبیث

اور طالب حق کو چاہیئے کہ وہ اگر امرا، و روسا، کے ساتھ صحبت و ہمنشینی اور ان سے میل جول اختیار کرے تو اس رسم و راہ اور ہم جنسی سے اس کے مدنظر یہ چیز ہونی چاہیئے کہ وہ لوگوں پر بے جا ظلم کرنے کے معاملہ میں ان کے اخلاق کی اصلاح کرے گا اور ان کو اچھے کاموں کی طرف راغب اور آمادہ بنائے گا۔ اکثر علمائے صالحین نے اسی مقصد کے تحت ان کی صحبت

Marfat.com

اور ہم نشینی اختیار کی ہے اور اسی نظریہ کے تحت ان احادیث سے تعارض رفع ہو جاتا ہے جو ملوک وسلاطین کی صحبت اور ہم نشینی کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں۔

اور طالب حق کے لئے یہ چیز بھی قابل توجہ ہے کہ جاہل صوفیوں اور عابدوں اور ان فقیہوں کی جو زاہد خشک ہوں یا وہ محدثین ظاہری جو فقہ کے خلاف ہوں اور وہ اہل کلام و صاحبان منطق جو احادیث کو بے وقعت سمجھ کر استدلال عقلی میں افراط کرتے ہوں ان سب کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اور چاہئے کہ عالم صوفی ہو اور دنیا کا تارک ہر وقت اللہ تعالیٰ کے تصور و خیال میں محو و مستغرق سنت نبوی کا پیرو۔ آثار صحابہ کرام و متابعین اور محقق فقیہوں کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہیں حدیث اور اس کی شرح اور بیان کا دیکھنے والا اور غور کرنے والا ہو اور ان اصحاب عقائد کے کلام کا مطالعہ کرتا ہے جن کے عقائد سنن نبوی سے ماخوذ ہوں اور ان اصحاب سلوک کے کلام پر نظر ڈالتا ہے جو علم و تصوف کے جامع اور اپنے نفوس پر تشدد و سختی کرنے والے نہ ہوں اور نہ سنت نبوی میں افراط و تفریط سے کام لینے والے ہوں پس ایسے شخص کی صحبت اختیار کرنی چاہئے جو صفات مذکورہ سے متصف ہو۔

کیونکہ جاہل صوفی اور بے علم عابد بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ بدعت والحاد سے بچا ہوا ہو۔

خیالاتِ نادانِ خلوت نشیں ... بہم بر کند عاقبت کفر و دیں

اور فقیہ ظاہر خشک نورِ باطن اور برکات قلبیہ سے بے بہرہ اور محروم ہوتا ہے ظاہری محدث شریعت کے اصل مقصد اور رموز و غوامض کے سمجھنے سے معذور ہو جاتا ہے اور منطقی لوگ اکثر عقائد اسلامیہ میں متردد یا منکر اور ایمان فیوض و برکات اور نور عبودیت سے بیگانہ و نابلد ہوتے ہیں۔ ایسا شخص جو کمالات ظاہری و باطنی کا مجموعہ ہو اس کی صحبت کیمیائے سعادت ہے اس کی صحبت کو کبھی فوت نہ ہونے دے۔

اور طالبِ حق کو فقہائے کبار کے مذاہب کے اندر بھی اپنے آپ کو مصروف اور منہمک نہ کرنا چاہیئے یعنی ایک دوسرے پر کسی کو ترجیح نہ دے بلکہ تمام مذاہب حق کو بالاجمال مقبول تصور کرے اور ان میں سے اس مذہب کی تقلید اور پیروی اختیار کرے جو مشہور سنت کے موافق ہو ہاں اگر کسی صورت میں فقہا کے دو قول ہوں اور دونوں سنت سے ماخوذ و مستنبط ہوں تو اس صورت میں اس قول کو اختیار کرنا چاہیئے جس پر اکثر فقہا ہوں اور اگر دونوں طرف کثرت فقہا برابر ہے تو اس صورت میں اس کو اختیار ہے کہ جس قول کو چاہے

Marfat.com

اختیار کرے بلکہ ائمہ اربعہ کے مذاہب کو بغیر کسی تعصب اور طرفداری کے برابر
مذہب تصور کرے۔

وراصل وہ اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ کسی ایک مذہب کو ترجیح دینا
اکثر دوسرے مذہبوں کی تنقیص و تذلیل کا باعث بن جاتا ہے چنانچہ
یہی وجہ ہے کہ بعض حنفی امام شافعیؒ کے مذہب کو ناگوار سمجھتے ہیں اور
بعض متعصب شافعی مذہب حنفی پر طعن کرنے میں۔ اسی ممانعت کی
بنا پر حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یونس علیہ السلام سے افضل
نہ کہو۔ وعلی ہذا القیاس۔

اسی طرح صوفیوں کے معاملے میں بھی ایک دوسرے کی ترجیح کے متعلق
گفتگو میں نہ پڑے یا ان میں اگر منکر یا غالی لوگ ہیں تو ان سے بحث نہ
کرے اور نہ ان لوگوں کے متعلق جو سماع وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں بلکہ
اپنے لئے یہ طریقہ اختیار کرے کہ ان کی پیروی اور اتباع اختیار کرے بلکہ جو بات
سے ثابت ہو اور علمائے راسخین کا جو طریقہ ہو اس کو اختیار کرے۔ واللہ
الموفق والمعین۔

اس لئے کہ اولیائے طریقت کے تمام طریقے معمول بہ ہیں اور تمام
الی اللہ کے راستے قصد کیلئے جائز ہیں۔ لہذا یہ کہنا کہ یہ طریقہ
افضل ہے یا فلاں بہتر ہے یا اس سے بہتر ایک ہے یہ تو جہنے سے

جو طریقہ آسان اور اچھا معلوم ہو اس کو اختیار کر لے۔

اور مغلوب الحال یعنی مجذوبیت سے منکر نہ ہونے کے متعلق جو بیان کیا گیا اس میں یہ مصلحت ہے کہ وہ خود دائرۂ تکلیف سے خارج ہیں۔ خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ انکار می کنم و نہ ایں کار می کنم یعنی مغلوبین اہل سماع پر انکار اس وجہ سے مناسب نہیں کہ وہ تاویل سے اس فعل کو کرتے ہیں صریحاً حرام کی حلت بیان نہیں کرتے اور پیروی سے ممانعت کی توجہ ہے کہ یہ امر مسنون نہیں ہے۔

Marfat.com

دسویں فصل

آداب تذکیر و موعظت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

کے نقائص کو بیان کیا جائے۔

واعظ کی صفات

وعظ و نصیحت کرنیوالے کے لئے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ وہ مسلمان عاقل بالغ اور متقی ہو جس طرح علمائے راوی حدیث اور شاہدین مکلف ہونے اور عدالت کو شرط قرار دیا ہے اسی طرح واعظ کے لئے بھی یہ ضروری شے ہے اگر واعظ لڑکا ہے یا دیوانہ کافر فاسق یا بدعتی جیسے شیعہ اور خارجی وغیرہ تو یہ لوگ وعظ گوئی اور تذکیر کے لائق نہیں ہیں۔

واعظ کیلئے ضروری ہے کہ وہ محدث و مفسر ہو اور سلف صالحین یعنی صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے حالات و سیر سے بقدر ضرورت واقفیت حاصل کئے ہوئے ہو۔ اور محدث ہونے سے یہ مراد ہے کہ کتب احادیث صحاح ستہ وغیرہ کو مطالعہ میں رکھتا ہو اور حدیث کا کسی استاد سے اکتساب کر کے سند حاصل کر چکا ہو ان کے معانی کو بخوبی سمجھ لیا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف سے بھی نابلد نہ ہو۔ اسی طرح مفسر ہونے سے یہ مقصد ہے کہ قرآن پاک کی تفسیر سے مشغولیت رکھتا ہو آیات مشکلہ کی توجیہہ و تاویل سے واقفیت حاصل ہو اور سلف سے جو قرآن پاک کی تفسیر مروی ہے اس کو جانتا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اگر فصاحت و بلاغت سے وہ بہرہ رکھتا ہو۔ رعب و جلال عطوفت و مروت کا سرمایہ دار ہو اور لوگوں سے ان کی

عقل وفہم کے مطابق گفتگو کرنیوالا ہو تو یہ بھی اسکی صفات میں سے بہترین صفت ہوگی کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقل وسمجھ کے مطابق گفتگو کیا کرو تاکہ ان کی سمجھ میں آجائے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کریں یعنی جب لوگ اس قسم کے کلام سنینگے جو ان کی فہم سے بالاتر ہوگا تو وہ اس سے انکار کرینگے لہذا اس سے معلوم ہوگیا کہ عام لوگوں کے سامنے تقدیر کے پیچیدہ مسائل توحید کے حقائق اور فقہ کے مشکل مسائل بھی بیان کرنی مناسب نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں لوگوں کی گمراہی کا اندیشہ ہے اور وجاہت وبزرگی کا وجود اس لئے مستحب ہے کہ جو شخص لوگوں میں بے وقعت ہے اور دلوں پر اس کا کوئی دبدبہ و وقار نہیں ہے تو اس کا کلام کبھی اثر نہیں کرسکتا خواہ وہ حق بات بھی کہتا ہو اور مروت وجوانمردی سے یہ مطلب ہے کہ جس شخص میں یہ صفت نہ ہوگی وہ ان لوگوں کے مشابہ ہے جن کے اقوال وافعال میں مطابقت نہیں پائی جاتی ایسے شخص کے وعظ ونصیحت سے تذکرہ کا اصلی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

وعظ گوئی کا طریقہ

واعظ کے لئے یہ چیز زیادہ قابل لحاظ ہے کہ وہ روزانہ اور ہر وقت لوگوں

Marfat.com

کو وعظ و نصیحت نہ کیا کرے بلکہ ایک وعظ سے دوسرے وعظ تک حسب وقت وضرورت کچھ مدت و فاصلہ دیا کرے اور نہ اس حالت میں سلسلہ کلام شروع کرے جبکہ لوگوں پر کسی قسم کا ملال وافسردگی چھائی ہوئی ہو بلکہ پہلے لوگوں کے جذبات کا اندازہ مے لینا ضروری ہے جسوقت وہ یہ چیز محسوس کرے کہ لوگوں میں شوق و رغبت پائی جارہی ہے اور وعظ کے لئے منتظر ہیں اس وقت وعظ گوئی میں مصروف ہو اور اپنا سلسلہ کلام اس وقت سے پہلے ختم کر دینے کی کوشش کرے جبکہ ان میں بر دلی اور بے رغبتی پیدا ہو۔ کیونکہ بد دلی اور بے رغبتی کی حالت میں اگر وعظ کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا تو یہ ان کے حق میں کچھ موثر ثابت نہ ہوگا اس لئے "ازاں پیش بس کن کہ گویند بس"

نیز جو جگہ وعظ کہنے کیلئے مقرر کیجائے وہ پاک وصاف ہونی چاہئے جیسے مسجد یا اور کوئی اسی قسم کی بہتر جگہ۔ حمد و درود سے وعظ کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے اور آخر میں انہی پر اپنا کلام ختم کیا جائے اور تمام مسلمانوں کیلئے خصوصًا حاضرین مجلس کے حق میں اللہ تعالی سے دعائے خیر کرنی چاہئے اور وعظ میں یہ چیز بھی نہ ہونی چاہئے کہ لوگوں کو صرف مژدہ رسانی اور تشویش سے ہی محفوظ کرتا ہے یا تنذیر و تخویف تک ہی محدود رکھے بلکہ اللہ تعالی کے اصول وطریقے کے مطابق کہ وہ قرآن پاک میں وعدہ کے بعد وعید کا ایراد فرماتا ہے۔ اور بشارت کے ساتھ انذار و تخویف اپنے کلام کو مختلف مضامین سے دلچسپ اور جاذب توجہ بناتا ہے اس واسطے کہ

Marfat.com

اگر صرف ترغیب و بشارت کا بیان ہی رکھا جائے گا تو اس سے انسان کے
اندر ایک قسم کی بیباکی کا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر ترہیب و تخویف کو
اختیار کیا جائے تو اس سے یاس و ناامیدی انسان پر طاری ہو جاتی ہے
اس لئے ہر ایک مضمون کو اپنے اپنے موقع اور وقت پر بیان کرنا چاہئے
لوگوں کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو نرمی اور آشتی سے پیش آنا چاہئے
اور آسانی و سہولت کے اپنے خطاب میں عمومیت ہو کسی کی طرف اشارہ
نہ ہو یا کسی ایک گروہ کو چھوڑ کر دوسرے گروہ کی طرف متوجہ نہ ہو یا کسی
قوم کی مذمت یا کسی معین شخص سے بالمشافہ یا بالمقابل نصیحت نہ ہو بلکہ
اشارتاً بیان کرنا چاہئے اس لئے کہ بالمقابل کسی کی مذمت کرنے سے یا
کسی قوم یا کسی خاص شخص سے واعظ کی عداوت قلبی معلوم ہونے لگتی ہے اور سامع
اسی چیز پر اس کو محمول کر سکتے لہذا نصیحت سے اس کا یقینی فائدہ
اس سے کم ہو جاتا ہے اور کسی بات وعظ کا اثر نہیں ہوتا ہے
اور نصیحت کا جو مقصد ہے وہ فوت ہو جاتا ہے۔

نیز یہ مناسب ہے کہ واعظ نرم و پیارے الفاظ کا استعمال
کرے اور خوش خلقی میں وقت گزارے کیونکہ سختی اور سخت بات دل کو
توڑنے والی اور قساوت قلب پیدا کرتی ہے بلکہ اچھی باتوں کی جانب اس کی
توجہ نہیں ہوتی اور وعظ و نصیحت کا مقصد بیان کرنے والے کا فوت ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اور غیر مستقل مزاج نہ ہو کہ جس محفل میں جائے وہاں ان لوگوں کی خواہش نفسانی کے مطابق اپنے وعظ کا موضوع اختیار کرے۔

وعظ کا مقصد و غایت

وعظ کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اعمال و اخلاق بحفظ لسان حالات قلبی اور مداومت اذکار کی حیثیت سے صفات حسنہ پیدا کرائی جائیں اور ان پر کاربند بنایا جائے۔ لہٰذا واعظ کو چاہیے کہ وہ غور کرے کہ اس مجلس میں کن کن صفات کی طرف ترغیب دلانے کی ضرورت ہے اس کا احساس کرنے پر ان صفات کو پورے طور پر سامعین پر مستحق اور ثابت کر دے ان کے فہم و سمجھ کے موافق تھوڑا تھوڑا بیان کرے۔

سب سے پہلے چاہیے کہ لباس شکل اور نماز وغیرہ میں جو جو باتیں بری اور اچھی ہیں ان کی برائیوں اور اچھائیوں کا ذکر کرے جب وہ اس کے عادی اور خوگر ہو جائیں تو اس کے بعد اذکار کی تلقین کا درجہ ہے جب ذکر کے اثرات بھی ان کے اندر ظاہر ہونے لگیں تو پھر ان کو اس چیز کی طرف رغبت دلائی جائے کہ وہ اپنے دل و زبان کو اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں اور ان میں یہ ترغیب پیدا کرنے کے لئے گذشتہ واقعات اور امم سابقہ کے حالات بیان کئے جائیں جن پر ان کے افعال

Marfat.com

نافرمانی کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اپنا عذاب نازل فرما کر تباہ و برباد کر دیا یا جیسے موت کے وقت کو یاد دلایا جائے قبر کا عذاب اور جہنم کی تکالیف و سزائیں قیامت کے دن کی سختی اور مصائب وغیرہ اسی قسم کے تذکروں سے ترغیب پیدا کی جائے اور وعظ گوئی میں قرآن پاک حدیث و تفسیر صحابہ تابعین اور مومنین صالحین کے اقوال اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے استدلال پیش کیا جائے۔ اس قسم کے واقعات اور قصے جو صحیح روایتوں سے ثابت نہیں ہے ان کا بیان کرنا مناسب نہیں کیونکہ صحابہ کرام قصہ خوانی کے مخالف تھے اور قصہ خوانوں کو مار کر مسجد سے نکال دیا کرتے تھے۔ اور اس قسم کے بے بنیاد قصے قرآن پاک کی شان نزول اور سیرت میں اکثر اہل کتاب اسرائیلیوں کی آمیزش میں ہوتے ہیں جن کی صحت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

وعظ کے ارکان

وعظ کے ارکان میں جو چیز شمار کی جاتی ہے وہ ترغیب ترہیب اور کھلی ہوئی نظیروں کا پیش کرنا اور اس قسم کے صحیح قصے جو قلب میں رقت پیدا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ اور وہ رموز و اسرار جو مفید اور نفع بخش ہوں۔ اور یہ سمجھ کر بھی واعظ بیان کرے خواہ وہ حرام یا حلال آداب صوفیا سے ہو یا دعوات کے قبیل سے یا عقائد اسلام سے متعلق خواہ

ہے کہ وہ خود بھی اس کو جانتا ہو اور اس کے سکھانے کا طریقہ بھی اس کو معلوم ہو۔

سامعین کے آداب

وعظ سننے والوں کے لئے مناسب اور لازم ہے کہ جب وہ وعظ سننے کیلئے مجلس میں آئیں اور واعظ وعظ شروع کرے تو نہایت ادب اور توجہ کے ساتھ خاموشی سے وہاں بیٹھے رہیں کسی قسم کا شور و غل نہ کریں نہ آپس میں کچھ گفتگو کریں بلکہ ہمہ تن گوش ہو کر اس کے کلام کو سننے کی کوشش کریں اور ہر بات کو واعظ سے دریافت نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی خلجان و شبہ لاحق ہو یا کسی مسئلہ میں اپنے شکوک رفع کرنا چاہے تو اس کو اگر مسئلہ مذکورہ کیساتھ کوئی قوی تعلق نہ ہو یا اگر تعلق ہو تو مسئلہ اس قدر پیچیدہ ہو جس کو عام لوگ سمجھنے سے معذور ہوں تو اس مجلس میں اس مسئلہ کو پیش نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کو اگر حل کرنا ہی منظور ہو تو اس کو پھر تنہائی میں حل کرنا مناسب ہے۔ اور اگر اس مسئلہ کا اسی وعظ کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے کسی مجمل مسئلہ کا مفصل کرنا یا اور کوئی مشکل لغت معلوم کرنا۔ تو اس کے لئے بھی یہی مناسب ہے کہ جب واعظ اپنا سلسلہ کلام ختم کرے اس وقت آخر میں اس سے معلوم کرے۔

اور واعظ کو یہ مناسب ہے کہ وہ وعظ کے سلسلہ میں اپنے کلام کا تین مرتبہ اعادہ کرے اس واسطے کہ حضور اکرمؐ جب وعظ فرمایا کرتے تھے تو تین

مرتبہ الفاظ کا اعادہ فرمایا کرتے تھے تاکہ لوگوں کی سمجھ میں اچھی طرح آجائے
اور اگر کسی مجلس میں ایسے لوگ شامل ہوتے جنکی زبانیں مختلف ہوں [illegible]
[illegible] زبانوں سے واقفیت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ بغیر تحقیق اور سند کے حدیث کو حضور کی طرف نسبت نہ کرے اور نہ سوائے اہل حدیث کی مشہور کتابوں کے کسی کتاب سے حدیث نقل کرے اس لئے کہ خود جھوٹ بولنا یا جھوٹی حدیث کو بغیر تحقیق کے بیان کرنا عذاب میں دونوں کا ایک درجہ ہے۔

اور ترغیب و ترہیب کے قبیلہ سے واعظوں کی کسی شے کو مبالغہ سے بیان کرنا بھی اسی حد میں داخل ہے یعنی اگر یہ کہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعت نماز فلاں فلاں سورۃ کے ساتھ فلاں دن اور فلاں وقت میں پڑھے گا تو اس کی تمام عمر کی قضا نمازوں کا عذاب دُور ہو جائے گا۔ یا جو کوئی بھنگ پیتا ہے وہ گویا خانہ کعبہ میں اپنی ماں کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح کربلا کا واقعہ اور قصہ وفات اس کے علاوہ اور موسموں میں خطبہ خوانی اور قصہ گوئی بھی اسی چیز کے ماتحت ہے۔ اس واسطے کہ قرونِ سابقہ میں ان باتوں کا کہیں وجود نہیں پایا جاتا اور اکثر اس قسم کے قصہ موضوع اور ضعیف روایات سے مملو ہیں ہر سال نئے نئے مضمون کے مرثیے تیار ہوتے ہیں تاکہ وہ رقت اور گریہ زاری کے مقصد میں زیادہ موثر ثابت ہوں۔ عجیب اُلٹا حساب ہے کہ اگر کوئی شخص فرائض ایمانی کو ادا نہ کرے مسجد میں نماز جمعہ اور جماعت کے لئے حاضر نہ ہو تو اس پر کسی قسم کی لعن وطعن نہیں کی جاتی اور اگر

Marfat.com

کوئی شخص محفلِ تعزیہ داری میں شریک نہ ہو اور ان بدعتوں سے احتراز و اجتناب اختیار کرے تو وہ سات زمانے کا ملعون بنتا ہے۔ بلکہ اس کے ایمان میں بھی نقص بتایا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص خارجی اور اہل بیت کا دشمن ہے۔ معاذ اللہ

Marfat.com

گیارھویں فصل

مصنف کے سلاسل طریقت

مصنف رحمۃ اللہ علیہ اپنے سلسلہ سلوک وطریقت کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہمارا یہ سلسلہ صحیح سند کیساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ہمارے اور حضور کے درمیان میں اس سلسلہ کا کوئی واسطہ منقطع نہیں ہے سلسلہ حضور تک منتہی ہوتا ہے اگرچہ ان آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کا تعین ومفرثابت نہیں ہے یعنی اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے۔

آپ نے عرصہ دراز تک اپنے والد بزرگوار شیخ اجل عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہکر علوم ظاہری وباطنی کا استفادہ کیا ہے مشکلات کو حل فرمایا ہے طریقت وحقیقت کے وہ فوائد وعجائبات ان سے سنے ہیں جو ان پر اور ان کے مرشدوں پر حالات اور کرامات کے قبیلہ سے گذرے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان سے راضی ہو اور مصنف رح کو سلف صالحین کے ساتھ ملائے آپ کے والد شیخ عبدالرحیم نے بھی بہت سے مرشدوں کی صحبت میں اپنی زندگی

Marfat.com

گزاری ہے اور ان سب میں سے بزرگ ترین ہستیاں [illegible] خواجہ خرد میں جو خواجہ شیخ احمد سرہندی، خواجہ شیخ اللہ داد اور خواجہ حسام الدین سے فیض یافتہ تھے۔ یہ تینوں حضرات خواجہ محمد باقی باللہ کے صحبت یافتہ تھے۔ دوسرے مرشد حضرت خواجہ عبداللہ ہیں جنھوں نے حضرت شیخ آدم البنوری کی صحبت حاصل کی تھی اور انھوں نے خواجہ شیخ احمد سرہندی کی اور خواجہ محمد باقی باللہ کے فیوض سے مستفید تھے۔ [illegible] جنھوں نے حضرت خواجہ [illegible] کے اور خواجہ [illegible] محمد [illegible] باللہ [illegible] خواجہ [illegible] صاحب نے خواجہ [illegible] کی صحبت [illegible] مولانا محمد [illegible] کی صحبت [illegible] اور آپ [illegible] کی صحبت [illegible] خواجہ عبداللہ [illegible] ان کو خواجہ عبید اللہ [illegible] خواجہ عبید اللہ [illegible] مولانا یعقوب [illegible] خواجہ علاء الدین غجدوانی [illegible] خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ تھے اور آپ سے پہلے مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کو خواجہ علاء الدین عطار کی صحبت [illegible]

Marfat.com

حاصل تھا اور آپ کے دُوسرے مرشد خواجہ علاؤالدینؒ خواجہ محمد پارساؒ کی خدمت میں رہے ہوئے تھے اور یہ دونوں حضرات خواجہ نقشبندؒ کے بہترین مُریدوں میں سے تھے۔

نقشبند کمخاب بننے والے کو کہتے ہیں چونکہ آپ یعنی خواجہ نقشبند اور آپکے والد کمخاب کا کام کرتے تھے اس وجہ سے آپ نقشبند مشہور ہیں۔ اور آپ کو بھی بہت سے بزرگوں سے فیض حاصل تھا ان میں سے سب سے زیادہ بزرگ ہستی خواجہ بابا سماسیؒ اور ان کے خلیفہ امیر سید کلالؒ ہیں۔ خواجہ بابا سماسیؒ خواجہ علی رامیتنیؒ اور وہ خواجہ محمود ابوالخیر محمود فغنویؒ۔ وہ خواجہ عارف ریوگری۔ ان کو خواجہ عبدالخالقؒ غجدوانی اور آپ کو خواجہ محمد یوسفؒ ہمدانی اور انہیں خواجہ علی فارمدیؒ کی حصول صحبت کا مرتبہ حاصل تھا۔

اسی طرح علیؒ فارمدی کو بھی بہت سے بزرگوں کی خدمت میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے چنانچہ ان میں سے زیادہ بزرگ دو ہستیاں امام ابوالقاسمؒ قشیری جو رسالہ قشیریہ کے مصنف ہیں اور دوسرے مرشد ابوالقاسم کرکانی ہیں۔ امام ابوالقاسم ابو علی دقاق اور یہ ابوالقاسمؒ نصر آبادی اور ابوالحسنینؒ حضری کے مرید تھے اور ان دونوں حضرات نے شبلی کی صحبت پائی جو سید الطائفہ جنید بغدادیؒ کے صحبت یافتہ تھے۔

آپ کے دُوسرے مرشد ابوالقاسمؒ کا سلسلہ صحبت ابوعثمانؒ مغربی

Marfat.com

سے تھا جو ابو علیؒ کاتب کے ہم صحبت تھے اور ان کو ابو علی رودباری اور ان کو جنید بغدادیؒ کی صحبت میسر تھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ اپنے ماموں سری سقطیؒ سے فیض یافتہ تھے اور ان کا سلسلہ حسب ذیل واسطوں سے حضور اکرم تک منتہی ہوتا ہے۔

(۱) سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضرت معروف کرخی آپ نے جن بزرگ مرشدوں کی صحبت حاصل کی تھی جن میں سے دو مشہور بزرگ ترین ہیں یعنی امام علی بن موسیٰ رضا (۳) امام موسیٰ کاظم (۵) امام جعفر صادق (۶) امام محمد باقر (۷) امام زین العابدین (۸) امام حسینؓ (۹) امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ (۱۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

معروف کرخیؒ کے دوسرے مرشد حضرت داؤد طائی ہیں جو فضیل بن عیاض اور حبیب عجمیؒ اور ذوالنونؒ مصری کی خدمت میں زمانہ گذار چکے تھے اور یہ تینوں حضرات تابعین و تبع تابعین میں سے اکثر بزرگوں کی صحبت حاصل کر چکے تھے جن میں سے بزرگ ترین ہستی حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور آپ نے تابعین اصحاب کبار کی صحبت حاصل کی جن میں سے حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات حضور کے خادم اور حدیث کے حافظ تھے۔ اس سلسلہ میں کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

نیز حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہم سے بھی نسبت ہے اور قاسمؒ بن محمد کو حضرت سلمانؓ فارسی سے ان کو حضرت ابو بکر صدیقؓ سے اور ان کو حضور اکرم سے انتساب حاصل ہے

اس کے علاوہ آپ کے یعنی مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے اور بھی سلاسل ہیں جن میں بعض میں صحبت کی حیثیت سے اتصال پایا جاتا ہے اور بعض میں خرقہ پوشی یا بیعت کی بنا پر۔ چنانچہ مصنف نے اپنے والد شیخ عبد الرحیمؒ سے سلسلہ کا اکتساب کیا ہے انہوں نے سید عبد اللہؒ سے ان کو شیخ آدم بنوریؒ سے انہیں شیخ احمد سرہندیؒ سے انہوں نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اور اور ان کو حضرت شاہ کمالؒ سے سلسلہ پہنچا ہے۔

سلسلہ قادریہ کی سند

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ علیہ کو طریقہ قادریہ میں شیخ سکندرؒ سے سلسلہ پہنچا جس کی سند حسب ذیل واسطوں سے وابستہ ہو کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتی ہے۔

(۱) شیخ سکندرؒ (۲) شیخ کمالؒ مذکورہ سابق (۳) سید فضیلؒ (۴) سید گدا رحمٰنؒ (۵) سید شمس الدین عارفؒ (۶) سید گدا رحمٰنؒ بن ابو الحسن (۷) شمس الدین صحرائیؒ (۸) سید عقیل (۹) سید بہاء الدینؒ (۱۰) سید عبد الوہاب (۱۱) سید شرف الدینؒ قتال (۱۲) سید عبد الرزاقؒ (۱۳) امام طریقت ابو محمد

عبدالقادر جیلانی، ابو سعید مخزومی، ابوالحسن قرشی، ابوالفرح
طرطوسی، ابوالفضل عبدالواحد یمنی، عبدالعزیز تمیمی، ابوبکر شبلی
آپ کے بعد حضرت جنید بغدادی سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک سلسلہ پہنچ
جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

بزرگ مصنف کے مرشد اور بزرگوار تایا حضرت صاحب نے اپنے
نانا حضرت شیخ نجم الدین محمد صاحب کی زندگی میں وصال پایا تھا اور
نے آپ کو آپ کے پیدا ہونے کے بعد ... تعلیم ... لیکن
ان ... شیخ نجم الدین محمد صاحب کو اپنے والد
... حضرت ... شیخ ... مصنف ...
عزیز سے فیض ... شیخ ... زندگی ... ایک
... واقعہ ہے کہ آپ کو بیعت ... اور ... آپ
آبا و اجداد سے سلسلوں سے ... منسلک ... ہو ...
منتہی ہوتی ہے۔

شیخ عبد ... صاحب ... قاضی خان ... شاہ ... جناب
... شاہ ... شیخ حسام الدین ... حضرت خواجہ
قطب ... لاہوری السلطان ... حضرت
اور ... سلطان ... نظام الدین اولیا ... شیخ فرید الدین

گنج شکرؒ (۱۱) خواجہ قطب الدین بختیارؒ کاکی ۔ (۱۲) خواجہ معین الدینؒ سنجری (۱۳) خواجہ عثمان ہارونیؒ (۱۴) حاجی شریف زندنیؒ (۱۵) خواجہ مودودؒ چشتی (۱۶) آپ کے والد خواجہ یوسفؒ بن محمد بن سمعان چشتی (۱۷) آپ کے ماموں خواجہ محمد چشتیؒ (۱۸) آپکے والد خواجہ ابو احمد چشتیؒ (۱۹) خواجہ ابو اسحاقؒ شامی (۲۰) شمشاد دینوریؒ (۲۱) بو ہبیرہ بصریؒ (۲۲) حذیفہ مرعشیؒ (۲۳) ابراہیم ادہمؒ (۲۴) فضیل بن عیاضؒ (۲۵) عبدالواحد بنؒ زید (۲۶) حسن بصریؒ (۲۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۔

مصنفؒ کے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی طور پر بذریعہ خواب بھی حضور اکرم سے بھی استفاضہ اور بیعت حاصل کی ہے اور حضور نے آپ کو نفی و اثبات کی تعلیم فرمائی ۔ نیز حضرت زکریا علیہ السلام سے بھی ادب آموزی کا شرف حاصل ہے کہ انہوں نے اسم ذات کی تعلیم فرمائی تھی ۔

اس کے علاوہ ائمہ طریقت کی ارواح سے بھی آپنے اکتساب فیض فرمایا ہے جن میں شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی ۔ خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہم جیسی ہستیاں شامل ہیں ان کو آپنے خواب میں دیکھا اور ان سے اجازت حاصل فرمائی اور ہر بزرگ کی علیحدہ علیحدہ نسبت کا آپنے ادراک کیا اور آپ کے قلب پر ان حضرات کی نسبت کا فیضان ہوا ۔ حضرت والد اس حکایت کو بیان فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ان سے اور ان

ان سب حضرات سے راضی ہو۔

علوم ظاہری کی تحصیل

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے علوم ظاہری کی تکمیل بھی اپنے والد بزرگوار سے بھی فرمائی ہے چنانچہ حدیث تفسیر فقہ عقائد صرف نحو علم کلام اصول منقول وغیرہ کا اکتساب ان سے کیا اور ان کے والد صاحب نے ابتدائی کتابیں اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابوں کی میرزاہد ہروی سے تکمیل فرمائی جو اس مشہور درس کے مصنف ہیں ان کے مرزا فاضل استاذ تھے اور مرزا فاضل نے ملا یوسف کوسج سے شرف تلمذ حاصل کیا تھا انہوں نے مرزا جان الخردست انہوں نے ملا جلال دوانی سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر شریف جرجانی رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

اور مشکوٰۃ شریف صحیح بخاری صحاح ستہ وغیرہ کی اجازت آپ کو مرزا محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی تھی اس سلسلہ میں شیخ عبداللہ کے تلامذہ اور شاگردوں میں سے تھے اور ان کو اپنے والد شیخ محمد سعید سے ان کو اپنے دادا شیخ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی سے شرف تلمذ حاصل تھا

Marfat.com

ان کی تصانیف میں اسکی ایک طویل سند مذکور ہے جس کو بوجہ طوالت پورا بیان نہیں کیا گیا اسی بیان پر اس رسالہ کا اختتام ہے۔ وَالحَمدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّ ظَاہِرًا وَّ بَاطِنًا۔

اور شکر ہے اللہ تعالیٰ کا ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی ظاہر بھی اور باطن بھی۔

Marfat.com

Marfat.com

شفاء العلیل

اردو ترجمہ

القول الجمیل

تالیف

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ الدہلویؒ

اقبال اکیڈمی

ظفر منزل تاج پورہ لاہور